فہرست مضامین

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔ اشرف المخلوقات بنائے جانے کے باوجود لاتعداد ایسے انسان بھی ہیں جنہوں نے اپنے رب سے کیا ہوا عہد بھلا دیا۔ دنیا میں آ کر وہ یعنی اپنے رب کا انکار کر بیٹھے اور بعض اس کے ساتھ شرک کرنے لگے۔

الحمدللہ! مسلمانوں نے اپنا عہد یاد رکھا اور دنیا میں آنے کے بعد بھی وہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی عطا کی ہوئی شریعت کا پابند ہے۔ وہ ہر کام اللہ تعالیٰ کے احکامات کی حدود میں رہ کر کرتا ہے۔ اس کی زندگی کا ہر لمحہ اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی سنتوں کے مطابق گزرتا ہے۔

یقیناً دامن مصطفی ﷺ سے وابستہ ہر مسلمان کی زندگی گزارنے کا طریقہ سرور کائنات ﷺ کی سنتوں کے مطابق ہونا چاہئے اور اس طرح زندگی گزارنے کا طریقہ ہمیں قرآن مجید نے بتایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمہ: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے

(سورۂ احزاب، پارہ 21، آیت 21)

معلوم ہوا کہ رسول پاک صاحب لولاک ﷺ کی زندگی ہمارے لئے عملی نمونہ ہے، مشعل

راہ ہےاور فلاحِ دارین ہے۔رسول پاک ﷺ کی ہر ہر ادا حکمت ودانائی سے بھر پور ہے، جب بندہ کسی سے محبت کرتا ہےتو اس کی ہر ادا کو اپناتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔''اے میرے بیٹے! اگر تم سے ہوسکے کہ تمہاری صبح وشام ایسی حالت میں ہو کہ تمہارے دل میں کسی کے لئے کینہ وبغض نہ ہوتو ایسا ہی کیا کرو۔'' پھر ارشاد فرمایا۔''اے میرے بیٹے! یہ میری سُنّت ہےاور جس نے میری سُنّت سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی، وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا'' (ترمذی ابواب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ، حدیث 2678،ص 1921)

''سنن'' سنّت کی جمع ہے۔سنّت کے لغوی معنی ہیں طریقہ اور روش۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سنۃ من قد ارسلنا قبلک من رسلنا یعنی دستوران کا جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے۔

اور فرماتا ہے: وَیَھْدِیَکُمْ سُنَنَ الَّذِینَ مِنْ قَبْلِکُمْ

اور تمہیں اگلوں کی روشیں بتادے۔

شریعت میں سنّت رسول پاک ﷺ کے وہ فرامین ہیں، جو کتاب اللہ میں مذکور نہیں اور حضور کریم ﷺ کے وہ اعمال جو اُمّت کے لئے لائق عمل ہیں لہذا منسوخ اور مخصوص اعمال سنّت نہیں جسے سرور کائنات ﷺ نے عادتاً کیا۔وہ سنّت زائدہ ہےاور جسے عباداتاً کیا، وہ سنّت بدلے میں سے ہے، جسے ہمیشہ کیا، وہ سنّت موکدہ میں سے ہے، جسے کبھی کبھی کیا، وہ سنّت غیر موکدہ ہے اور ہمیشہ کر کے تاکیدی حکم دیا تو اب واجب ہے۔

مسلمانوں کا یہ شیوہ نہیں کہ وہ اپنے آقا ﷺ کی سنتوں سے منہ موڑے بلکہ مسلمانوں کو تو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگی کو اپنے مولا ﷺ کی سنتوں کے مطابق ڈھال لیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے میری سنّت سے منہ موڑا، وہ مجھ سے نہیں

(مسلم، کتاب النکاح، حدیث 3403، ص 910)

رسول پاک ﷺ کا سچا غلام وہی ہے جو آپ ﷺ کی اداؤں کو اپناتا ہے۔ موجودہ دور میں اس بات کی بہت ضرورت ہے کہ اُمّت مسلمہ کو رسول پاک ﷺ کی سنتیں سکھائی جائیں لہذا آسان حل جو میری سمجھ میں آیا، وہ یہ تھا کہ رسول پاک ﷺ کی تمام سنتیں جو احادیث سے ثابت ہیں، ان کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے تاکہ عاشقانِ رسول اس کتاب کو پڑھ کر رسول پاک ﷺ کی ادا کو باآسانی اپنا سکیں۔ چنانچہ میں نے بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابو داؤد شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، سنن دارمی شریف، موطا امام محمد، موطا امام مالک، مشکوٰۃ شریف، ریاض الصالحین، الترغیب والترہیب، الادب المفرد اور دیگر احادیث کی کتب سے سرور کونین ﷺ کی سنتیں یکجا کی ہیں۔ یہ میری ایک عرصے سے خواہش تھی جو کہ پوری ہوئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول پاک ﷺ کی سنتوں کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فقط والسلام

محمد شہزاد قادری ترابی

سنّت رسول ﷺ کے سچے شیدائیوں کی جماعت دیکھنی ہے تو وہ جماعت صحابہ کرام علیہم الرضوان ہے جو کہ سرورکونین ﷺ کے افعال، اعمال، اقوال اوراحوال الغرض ہر سنّت کے سچے شیدائی تھے اور آپ ﷺ کی بھرپور اتباع کرتے تھے۔

☆ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں۔ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی سفر میں تھے کہ وہ ایک مکان کے پاس سے گزرے تو اس کے راستے سے ہٹ کر چلے۔ پوچھا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ جواب دیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ (آپ ﷺ اس راستے سے گزرے تو) آپ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ اس لئے میں نے ایسے کیا ہے۔ احمد و بزار نے اسناد جید کے ساتھ روایت کیا

(الترغیب والترہیب، جلداول، ص45، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک درخت کے پاس آیا کرتے تو اس کے نیچے دیر آرام کیا کرتے اور بتایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے (آپ ﷺ بھی اس درخت کے نیچے قیلولہ فرمایا کرتے تھے) بزار نے اسی سند کے ساتھ روایت کیا جس میں کوئی نقص نہیں (الترغیب والترہیب، جلداول، ص45، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

حضرت امام بیہقی علیہ الرحمہ نے ''المدخل'' میں فرمایا کہ حضرت ابوجعفر محمد بن علی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ رسول محتشم ﷺ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان جب آپ ﷺ سے کوئی بات سنتے تو اس پر پورا پورا عمل کرنے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سب سے آگے ہوتے۔

''المدخل'' ہی میں ہے کہ امام مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ

آپ رضی اللہ عنہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے حکم اور قول وفعل کی اتباع کرتے اور اس کا اہتمام اس قدر کرتے کہ اس اہتمام کے ساتھ کبھی کبھی آپ رضی اللہ عنہ کی عقل کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہونے لگتا۔

اللہ تعالیٰ اس مقدس جماعت کے صدقے ہمیں سنتوں کا پاسدار بنادے۔ آمین

غسل سے قبل وضو کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی پاک ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو ابتداء میں دونوں ہاتھ دھوتے، پھر وضو کرتے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے، پھر اپنی انگلیاں پانی میں ڈالتے اوران سے (سر) کے بالوں کا جڑوں تک خلال کرتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے تین چلو پانی سر پر بہاتے، پھر اپنے تمام جسدِ اطہر پر پانی بہادیا کرتے (بخاری، باب الوضوء قبل الغسل، جلد سوم، حدیث 243، ص 168، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

اعضائے وضو کو تین مرتبہ دھونا سُنّت ہے

حدیث شریف: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا (اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھوئے) تو یہ وضو کے لئے فرض ہے جس نے دو دو مرتبہ وضو کیا۔ اس کے لئے دوگنا اجر ہے اور جس نے تین تین مرتبہ وضو کیا تو یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کا وضو ہے

(الترغیب والترہیب، جلد اول، ص 109، مطبوعہ ضیاء القرآن، لاہور)

وضو اور غسل میں کم پانی کا استعمال سُنّت ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ ایک مُدّ پانی سے وضو فرماتے اور ایک صاع پانی سے غسل فرمالیا کرتے (ابن ماجہ، ابواب الطہارۃ وسننھا، جلد اول، حدیث 281، ص 108، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نماز کے لئے وضو لازم ہے

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں فرماتا اور حرام مال سے صدقہ بھی قبول نہیں فرماتا (ابن ماجہ، ابواب الطہارۃ وسننھا، جلد اول، حدیث 286، ص 109، مطبوعہ فرید بک لاہور)

وضو نماز کی کنجی ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت ہے اور اس کی حرمت تکبیر ہے اور اس کی حلّت سلام ہے یعنی تکبیر تحریمہ اس کا دروازہ ہے اور سلام نماز سے باہر آنے کا راستہ ہے (ابن ماجہ، باب مفتاح الصلوٰۃ الطہور، جلد اول، حدیث 290، ص 109، مطبوعہ فرید بک، لاہور)

پاکیزگی مومن کی پہچان ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین پر ثابت رہو۔ اگر تم دین پر قائم رہو گے تو یہ بہت ہی اچھا ہوگا اور تمام اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے اور مومن کے سوا کوئی وضو کی پابندی نہیں کرتا (ابن ماجہ، باب المحافظۃ علی الوضوء، جلد اول، حدیث 294، ص 110، مطبوعہ فرید بک، لاہور)

کامل وضو آدھا ایمان ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: کامل وضو کرنا نصف ایمان ہے۔ الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور اللہ اکبر زمین و آسمان کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے، زکوٰۃ حجت ہے، صبر اجالا ہے اور قرآن تیرے لئے دلیل ہے یا تجھ پر دلیل ہے۔ آدمی جب

صبح کرتا ہے تو اپنے نفس کو فروخت کرتا ہے، اب چاہے اسے بچالے یا ہلاکت میں ڈال دے
(ابن ماجہ، باب الوضوء شطر الایمان، جلداول، حدیث 295، ص 110 ، مطبوعہ فرید بک لاہور)

وضو کر کے مسجد کی جانب جانے پر اجر

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کر کے صرف نماز کے ارادے سے مسجد جائے، تو وہ جو بھی قدم رکھتا ہے، اللہ اس کے سبب سے ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور اس سے ایک برائی مٹاتا ہے، یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہوتا ہے
(ابن ماجہ، باب ثواب الطہور، جلداول، حدیث 296، ص 110 ، مطبوعہ فرید بک لاہور)

وضو پورے جسم کے گناہوں کو دھوڈالتا ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا: بندہ جب وضو کرتا ہے اور ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے تمام گناہ نکل جاتے ہیں، جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرہ سے تمام گناہ نکل جاتے ہیں اور جب بازو دھوتا اور سر کا مسح کرتا ہے تو بازو اور سر سے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ، باب ثواب الطہور، جلداول، حدیث 298، ص 111 ، مطبوعہ فرید بک، لاہور)

قیامت کے دن اُمّت محمدی کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: آپ اپنی اُمّت کے لوگوں کو کیسے پہچانیں گے، جنہیں آپ ﷺ نے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وضو کے نشانات سے ان کے ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے۔ (ابن

ماجہ، باب ثواب الطھور، جلد اول، حدیث 299، ص 112، مطبوعہ فرید بک، لاہور)

جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی وضو کرے تو پورا پورا یا مکمل وضو کرے پھر کہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس میں سے چاہے داخل ہوجائے (الترغیب والترہیب، جلد اول، ص 120، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

مسواک والی نماز ستر رکعتوں سے افضل ہے

حدیث شریف: نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو رکعت مسواک کر کے پڑھنا بغیر مسواک کی ستر رکعتوں سے افضل ہے

(الترغیب والترہیب، جلد اول، حدیث 18، ص 102)

بیدار ہو کر مسواک کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ جب رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو اپنے دہن مبارک (منہ مبارک) کو مسواک سے صاف فرماتے (ابن ماجہ، باب السواک، جلد اول، حدیث 303، ص 113، مطبوعہ فرید بک لاہور)

گھر پہنچ کر مسواک کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ جب گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے تھے (ابن ماجہ، باب السواک، جلد اول، حدیث 307، ص 113، مطبوعہ فرید بک، لاہور)

مسواک رضائے الٰہی کا بہترین ذریعہ

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا: مسواک ضرور کیا کرو، کیونکہ مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور خدا کو خوش کرنے والی ہے (ابن ماجہ، باب السواک، جلد اول، حدیث 306، ص 113، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نو چیزیں فطرت میں داخل ہیں

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ چیزیں فطرت میں داخل ہیں۔ کلی

کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، مونچھوں کا کتروانا (پست کروانا)، بغلوں کے بال اکھاڑنا، زیر ناف بال اکھیڑنا، جوڑوں کا میل صاف کرنا، پانی کے چھینٹے دینا اور ختنہ کرنا (ابن ماجہ، باب الفطرۃ، جلد اول، حدیث 311،ص 114، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مسواک کی سنتیں اور آداب

☆ مسواک وضو کی سُنّت قبلیہ ہے۔ البتہ سُنّت موکدہ اسی وقت ہے جبکہ منہ میں بد بو ہو (فتاویٰ رضویہ جلد اول،ص 623)

☆ جب بھی مسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے

☆ ہر بار دھو لیجئے

☆ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کیجئے

☆ مسواک سیدھے ہاتھ میں اس طرح لیجئے کہ چھنگلیا یعنی چھوٹی انگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو

☆ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر الٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر بھی سیدھی طرف نیچے پھر الٹی طرف نیچے مسواک کیجئے

☆ مٹھی باندھ کر مسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے

☆ مسواک جب نا قابل استعمال ہو جائے تو مت پھینکئے کہ یہ آلہ ادائے سُنّت ہے، کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

☆ مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو

☆ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اس پر شیطان بیٹھتا ہے

☆ مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی انگلی کے برابر ہو

☆ اس کے ریشے نرم ہوں کہ سخت ریشے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خلا کا باعث بنتے ہیں

☆ مسواک تازہ ہوتو خوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کر لیجئے

☆ مناسب یہ ہے کہ اس کے ریشے روزانہ کاٹتے رہیں کہ ریشے اس وقت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

حدیث شریف: رسول اللہﷺ نے فرمایا: پاخانوں میں شیاطین آتے جاتے ہیں جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء جائے تو یہ کہا کرے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اے اللہ میں ناپاکی اور ناپاکوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں (ابن ماجہ، باب مایقول اذا دخل الخلاء، جلد اول، حدیث 314، ص 115، مطبوعہ فرید بک لاہور)

بیت الخلاء سے باہر نکل کر غُفْرَانَكَ کہنا سُنّت ہے

حدیث شریف: رسول پاکﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو کہا کرتے "غُفْرَانَكَ" (ابن ماجہ، باب مایقول اذا دخل الخلاء، جلد اول، حدیث 320، ص 116، مطبوعہ فرید بک لاہور)

غسل خانہ میں پیشاب کرنے کی ممانعت

حدیث شریف: رسول پاکﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے، کیونکہ عام وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں (ابن ماجہ، باب کراہۃ البول فی المغتسل، جلد اول، حدیث 325، ص 117، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت

حدیث شریف: رسول اللہﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 328، ص 118، مطبوعہ فرید بک لاہور)

پیشاب کرتے وقت سیدھے ہاتھ سے

استنجاء کی ممانعت

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنے دائیں ہاتھ سے آلہ تناسل (پیشاب کے مقام) کو نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے (ابن ماجہ، باب کراہۃ مس الذکر بالیمین والاستنجاء بالیمین، جلد اول، حدیث 331، ص 119، مطبوعہ فرید بک لاہور)

قضائے حاجت کرتے وقت منہ اور پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کی جائے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم بیت الخلاء جایا کرو تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرو اور نہ پیٹھ کرو (ابن ماجہ، باب الاستنجاء بالحجارۃ والنہی عن الروث والرمۃ، جلد اول، حدیث 335، ص 119، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور)

پتھر سے استنجاء کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ بیت الخلاء تشریف لے گئے، تو مجھے تین ڈھیلے لانے کا حکم دیا۔ میں دو پتھر اور ایک لید لے آیا، چنانچہ حبیب پروردگار ﷺ نے پتھر لے لئے اور لید پھینک دی اور فرمایا یہ ناپاک ہے (ابن ماجہ، باب الاستنجاء بالحجارۃ والنہی عن الروث والرمۃ، جلد اول، حدیث 336، ص 120، مطبوعہ فرید بک لاہور)

راستے میں قضا حاجت نہ کی جائے

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راستے کے درمیان نہ شب بسری کرو، نہ وہاں نماز پڑھو، کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کی آمدورفت کی جگہ ہوتی ہے اور نہ وہاں قضائے

حاجت کرو، کیونکہ یہ لعنت کا سبب بننے والے کاموں میں داخل ہے (ابن ماجہ، باب النہی عن الخلاء علی قارعۃ الطریق، جلد اول، حدیث 354، ص 124 مطبوعہ فرید بک لاہور)

تین کاموں سے بچنے کا حکم

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو حائضہ سے مجامعت (ہم بستری) کرے، یا عورت کے دبر (پیچھے کے مقام) میں فعل کرے یا کاہن کے پاس جائے تو وہ اس کی تصدیق کرتا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے احکامات کی تکفیر کرتا ہے (ابن ماجہ، باب النہی عن اتیان الحائض، جلد اول، حدیث 677، ص 201، مطبوعہ فرید بک، لاہور)

پیشاب، پاخانہ روک کر نماز نہ پڑھی جائے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے پیشاب، پاخانہ روک کر نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی ہے (ابن ماجہ، باب ماجاء فی النہی للحاقن ان تصلی، جلد اول، حدیث 692، ص 205، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نماز کے لئے اطمینان سے آؤ

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو قضائے حاجت کی ضرورت ہو اور تکبیر ہو رہی ہو تو پہلے قضاء حاجت سے فراغت حاصل کرلو (ابن ماجہ، باب ماجاء فی النہی للحاقن ان تصلی، جلد اول، حدیث 691، ص 205، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مرد و عورت ایک دوسرے کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھیں

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت، دوسری عورت کی

شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور اسی طرح نہ کوئی مرد دوسرے مرد کی شرمگاہ کو دیکھے (ابن ماجہ، باب النبی ان یری عورۃ اخیہ، جلداول، حدیث 704، ص 207، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نماز پڑھنا بھول جائے یا سو جائے تو کیا کرے

حدیث شریف: رسول اللہﷺ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو نماز بھول جائے یا وہ سو جائے۔ آپﷺ نے فرمایا: جب اسے یاد آئے تو پڑھ لے (ابن ماجہ، باب من نام عن الصلوٰۃ او نسیہا، جلداول، حدیث 740، ص 216، مطبوعہ فرید بک لاہور)

اذان کہنے کی فضیلت

حدیث شریف: رسول اللہﷺ نے فرمایا: موذن کی جہاں تک آواز پہنچتی ہے، اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اس کے لئے ہر خشک و تر شے استغفار کرتی ہے اور نماز میں حاضر ہونے والے کے لئے پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دو نمازوں کے مابین کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (ابن ماجہ، باب فضل الاذان وثواب الموذنین، جلداول، حدیث 769، ص 226، مطبوعہ فرید بک لاہور)

جس مسجد میں اذان سنے وہیں نماز باجماعت پڑھے

حدیث شریف: رسول پاکﷺ نے فرمایا: مسجد میں اذان ہو جانے کے بعد اگر کوئی شخص بلاضرورت چلا جائے اور واپسی کا ارادہ نہ ہو تو وہ منافق ہے (ابن ماجہ، حدیث 780، جلداول، ص 228، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مسجد بناؤ، جنت میں گھر پاؤ گے

حدیث شریف: رسول اللہﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے جو کوئی مسجد بنائے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی جیسا ایک گھر جنت میں بناتا ہے (ابن ماجہ، باب من بنی للہ مسجدا، جلد اول، حدیث 782، ص 229، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مسجد کو سات کاموں سے پاک رکھے

حدیث شریف: رسول اللہﷺ نے فرمایا: چند باتیں مسجد میں نہیں چاہئیں، اسے نہ تو راستہ بنایا جائے، نہ اس میں اسلحہ کی نمائش کی جائے، نہ اس میں کمان لے جائی جائے، نہ تیر، نہ کچا گوشت، نہ اس میں کسی سے قصاص لیا جائے اور نہ اسے بازار بنایا جائے (ابن ماجہ، باب ما یکرہ فی المساجد، جلد اول، حدیث 794، ص 231، مطبوعہ فرید بک، لاہور)

چھینک کی سنتیں اور آداب

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند (بخاری شریف، حدیث 6226، جلد 4، ص 163)

حدیث شریف: تاجدارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو فرشتے کہتے ہیں رب العلٰمین اور اگر وہ رب العلٰمین کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے (المعجم الکبیر، حدیث 12284، جلد 11، ص 385)

فائدہ: چھینک کے وقت سر جھکائیے، منہ چھپائیے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے (ردالمحتار، جلد 9، ص 684)

☆ چھینک آنے پر الحمدللہ کہنا چاہئے (خزائن العرفان، ص 3 پر طحطاوی شریف کے حوالے سے چھینک آنے پر حمد الٰہی کو سُنّت موکدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ الحمدللہ رب العٰلمین یا الحمدللہ علی کل حال کہے۔

☆ سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ اللّٰه کہے اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے (بہار شریعت، حصہ 16، ص 119)

☆ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے

(عالمگیری، جلد 5، ص 326)

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ" (ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے)

جواب دینے والا ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہے پھر چھینکنے والا کہے

یَھْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ

(ترمذی، باب ماجاء کیف یشمت العالمین، جلد اول، حدیث 639،ص 266،مطبوعہ فرید بک لاہور)

گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی سنتیں

گھر میں داخل ہونے کی دعا

☆ جب بھی گھر میں داخل ہوں سب سے پہلے ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' پڑھ کر اپنا سیدھا پاؤں گھر میں رکھ کر گھر میں داخل ہونے کی دعا پڑھیں۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا

حدیث شریف: اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ، وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا، وبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

(ابوداؤد، حدیث 5095، جلد 4، ص 420)

☆ دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہ رسالت ﷺ میں سلام عرض کرے۔ اس کے بعد سورۂ اخلاص (ایک مرتبہ) پڑھے۔ ان شاء اللہ روزی میں برکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہوگی۔

☆ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہیئے

''اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ''

(یعنی ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام) فرشتے اس سلام کا جواب دیں گے (ردالمحتار، جلد 9، ص 682) یا اس طرح کہے ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ ''(یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضور ﷺ کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے (بہار شریعت، حصہ 16 ص 96، شرح الشفاء للقاری، جلد 2، ص 118)

جب گھر جاؤ تو سلام کرو

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا اے بیٹے! جب گھر جاؤ تو سلام کیا کرو۔ تمہارے اور تمہارے اہل خانہ کے لئے باعث برکت ہوگا (ترمذی، باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ، جلد اول، حدیث 596، ص 250، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کسی کے گھر پر دستک دو تو اپنا نام بتاؤ

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں، میں نے ایک قرض کے سلسلے میں جو میرے والد پر تھا۔ رسول پاک ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''کون ہے؟'' میں نے عرض کیا ''میں ہوں'' حضور ﷺ نے فرمایا ''میں'' ''میں'' گویا کہ آپ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا (یعنی دستک دینے والا ''میں'' نہ کہے بلکہ اپنا نام بتائے (ترمذی، باب التسلیم قبل الاستیذان، جلد اول، حدیث 609، ص 254، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کسی کے گھر میں مت جھانکو

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ کو ایک شخص نے حجرۂ مبارک کے سوراخ سے جھانکا۔ آپ لوہے کی کنگھی سے سر مبارک کھجا رہے تھے۔ (فرمانے لگے) اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو اس سے تیری آنکھ چھبو دیتا (تیری آنکھ میں چھبو دیتا) نظر سے بچاؤ کے لئے ہی تو اجازت طلب کرنے کا حکم ہے (ترمذی، باب من اطلع فی دار قوم بغیر اذنہم، جلد اول، حدیث 607، ص 253، مطبوعہ فرید بک لاہور)

گھر سے باہر نکلنے کی دعا

حدیث شریف: جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دعا پڑھے

بِاسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَي اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، اللہ تعالیٰ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت (ابوداؤد شریف، حدیث 5095، جلد 4، ص 420)

عیدین کی سنتیں

نمازِ عید کیلئے پیدل جانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔نمازِ عید کے لئے پیدل چلنا اور نماز سے پہلے کچھ کھا لینا سُنّت ہے (ترمذی جلد اول، ابواب العیدین، حدیث 515،ص 315،مطبوعہ فرید بک لاہور)

نمازِ عید الفطر سے قبل کچھ کھانا اور نمازِ عید الاضحیٰ کے بعد کھانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر عیدگاہ کی طرف تشریف نہ لے جاتے اور عید الاضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ تناول نہ فرماتے (ترمذی جلد اول، ابواب العیدین، حدیث 527،ص 320،مطبوعہ فرید بک لاہور)

نمازِ عید الفطر سے قبل کھجوریں کھانا سُنّت ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ عید الفطر میں عیدگاہ کی طرف جانے سے قبل چند کھجوریں تناول فرماتے (ترمذی جلد اول، ابواب العیدین، حدیث 528،ص 321،مطبوعہ فرید بک لاہور)

عیدگاہ کی طرف ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپسی سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ عیدگاہ کی طرف ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس آتے (ترمذی

جلداول، ابواب المناقب، حدیث 526، ص 320، مطبوعہ فرید بک لاہور)

عیدین کی نماز میں اذان و اقامت نہیں

حدیث شریف: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے بارہا عیدین کی نماز سید عالم ﷺ کی اقتداء میں اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی ہے (ترمذی جلد اول، ابواب العیدین، حدیث 517، ص 316، مطبوعہ فرید بک لاہور)

عیدین کی نماز میں یہ دو سورتیں پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی سے پوچھا کہ رسول پاک ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نمازوں میں کیا پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا "ق والقرآن المجید" اور "اقترب الساعۃ وانشق القمر" پڑھا کرتے تھے (ترمذی جلد اول، ابواب العیدین، حدیث 519، ص 317، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سرکار ﷺ اور آپ کے دووزیر نماز عید کے بعد خطبہ پڑھتے

حدیث شریف: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلے نماز عید پڑھاتے پھر خطبہ ارشاد فرماتے (ترمذی، جلد اول، ابواب العیدین، حدیث 516، ص 212، مطبوعہ فرید بک لاہور)

جمعۃ المبارک کی سنتیں

جمعہ کے دن غسل کرنے، جلدی مسجد جانے اور ناپسندیدہ کاموں سے بچنے پر اجر

حدیث شریف: سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص (جمعہ کے دن) نہلائے اور نہائے اور سویرے جائے اور امام کے نزدیک بیٹھے اور خاموش رہے۔ فضول و بے ہودہ باتیں نہ کرے تو اس شخص کو ہر قدم پر ایک برس کے روزوں اور عبادت کا ثواب ملے گا (سنن نسائی، جلد اول، حدیث 1401، ص 423، مطبوعہ فرید بک لاہور)

جمعہ کے دن غسل کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لئے آئے تو غسل کرلیا کرے (مسلم، بخاری) (مرأۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد اول، حدیث 492، ص 333، مطبوعہ قادری پبلشرز اردو بازار لاہور)

فائدہ: امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اور جمہور علماء کے نزدیک یہ حکم وجوب کا نہیں بلکہ سُنّت ہے اور جن پر جمعہ فرض نہیں۔ ان کے لئے یہ غسل سُنّت بھی نہیں۔ جمعہ کا غسل صبح کے بعد کیا جائے، رات میں کر لینے سے سُنّت ادا نہ ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ خطبۂ جمعہ مختصر اور نماز طویل فرماتے

حدیث شریف: سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار کائنات ﷺ ذکر الٰہی کافی کرتے اور بے کار باتیں نہ کرتے۔ آپ ﷺ نماز کو طویل فرماتے اور خطبے کو مختصر اور بیواؤں، مسکینوں کے ساتھ چلنے اور ان کے کام کر دینے سے نہیں شرماتے تھے۔

(سنن نسائی، جلد اول، حدیث 1417، ص 438، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا اور دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں سرور کائنات ﷺ کے ساتھ رہا۔ میں نے کھڑے ہونے کے سوا خطبہ پڑھتے ہوئے نہ دیکھا اور سید عالم ﷺ بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے (سنن نسائی، جلد اول، حدیث 1418، ص 438، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نماز جمعہ کی دو رکعتوں میں یہ دو سورتیں پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نماز جمعہ میں (پہلی رکعت میں) سبح اسم ربك الاعلیٰ اور (دوسری رکعت میں) ھل اتاك حدیث الغاشیه تلاوت فرماتے (سنن نسائی، جلد اول، حدیث 1425 ص 438، مطبوعہ فرید بک لاہور)

جمعۃ المبارک کے دن عصر تا مغرب قبولیت کا وقت ہے

حدیث شریف: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جمعۃ المبارک کے دن بارہ ساعتوں پر مشتمل ہے جو بندہ مسلمان اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عنایت فرمائے گا تو اس وقت کو عصر کے بعد آخری ساعت میں تلاش کرو (سنن نسائی، جلد اول، حدیث 1392، ص 430،

مطبوعہ فرید بک لاہور)

عطر (خوشبو) لگانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات ﷺ کے لئے سکہ نامی خوشبو ہوتی، جس میں سے لگایا کرتے (ابوداؤد، جلدسوم، حدیث 761، ص 26m، مطبوعہ فرید بک، لاہور)

عطر (خوشبو) قبول کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ خوشبو رد نہ فرماتے تھے (بخاری، کتاب الھبۃ، جلداول، حدیث 2405، ص 1016، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

عطر (خوشبو) کا تحفہ ملے تو انکار نہ کیا جائے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا جس کو خوشبو پیش کی جائے تو وہ قبول کرنے سے انکار نہ کرے کیونکہ خوشبو کا وزن کم ہوتا ہے (ابوداؤد جلدسوم، حدیث 770، ص 264، مطبوعہ فرید بک لاہور)

عورتیں وہ خوشبو نہ لگائیں جو مردوں تک پہنچے

حدیث شریف: نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب عورت خوشبو لگائے اور لوگوں کے پاس سے گزرے تا کہ انہیں خوشبو پہنچے تو وہ ایسی اور ایسی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ سخت الفاظ ارشاد فرمائے (ابوداؤد، جلدسوم، حدیث 771، ص 264، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں رسول پاک ﷺ کے ساتھ چلا کرتا تھا اور ہم نماز کے ارادے سے جایا کرتے تھے تو نبی پاک ﷺ کے قریب قریب قدم رکھتے تھے (چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے تھے) آپ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو، میں قریب

قریب کیوں رکھتا ہوں؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا بندہ اس وقت تک نماز ہی میں رہتا ہے جب تک نماز کی طلب میں (رستہ میں) ہوتا ہے

(الترغیب والترہیب، جلد اول، ص 148، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

قربانی کی سنتیں اور آداب

عیدالاضحیٰ میں دومینڈھوں کی قربانی سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ دو (خصی) مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے اور میں بھی دومینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں (بخاری شریف، کتاب الاضاحی، جلد سوم، حدیث 514، ص 265، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

اپنے ہاتھوں سے قربانی کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے سیاہ اور سفید رنگ والے دومینڈھوں کی قربانی فرمائی اور میں نے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ نے ان کے پہلو پر اپنا پاؤں مبارک رکھ کر "بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہ اَکْبَرُ" کہا اور ان دونوں کو اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا (بخاری، کتاب الاضاحی جلد سوم، حدیث 519، ص 267، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

اونٹ کو کھڑا کر کے نہر کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت زیاد بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک مرد کے پاس آئے جو اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کررہا تھا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کو کھڑا کر کے باندھو۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی سُنّت ہے (بخاری، کتاب الحج، جلد اول، حدیث 1600، ص 694، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

آل مصطفی ﷺ اور امت مصطفی ﷺ کی جانب سے قربانی کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ رسول پاک ﷺ جب قربانی کا ارادہ کرتے تو دو خصی مینڈھے خریدتے جو موٹے تازے سینگوں دار کالے اور سیاہ رنگ دار ہوتے۔ایک اپنی امت کی جانب سے قربانی کرتے جو بھی اللہ تعالیٰ کو ایک مانتا ہو اور رسول کی رسالت کا قائل ہو اور دوسرا (مینڈھا) محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کی جانب سے ذبح فرماتے (ابن ماجہ، جلد دوم، ابواب الاضاحی رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث 907،ص 263،مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

انگوٹھی کی سنتیں اور مسائل

مہر والی چاندی کی انگوٹھی پہننا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول پاک ﷺ نے بعض عجمی حاکموں کے لئے خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ کی بارگاہ میں عرض کی گئی، وہ خط نہیں پڑھتے مگر جس پر مہر ہو۔ پس آپ ﷺ نے چاندی کی انگشتری تیار کروائی اور ''محمد رسول اللہ'' اس پر نقش کر دیا (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 812، ص 275، مطبوعہ فرید بک لاہور)

انگوٹھی ایک ہو اور ایک نگینے والی ہو

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم ﷺ کی انگشتری مبارک چاندی کی تھی اور نگینہ بھی اسی کا تھا (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 814، ص 275، مطبوعہ فرید بک لاہور)

پیتل اور لوہے کی انگوٹھیاں، کڑے اور چھلے پہننا ناجائز ہے

حدیث شریف: ایک آدمی رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے پیتل کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا کیا بات ہے کہ مجھے تم میں سے بتوں کی بدبو آ رہی ہے؟ اس نے وہ (پیتل کی انگوٹھی) پھینک دی اور پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوا۔ فرمایا کیا بات ہے کہ میں تمہیں دوزخیوں کا زیور پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ پس اس نے وہ پھینک دی اور عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میں کس چیز کی پہنوں؟ فرمایا کہ چاندی کی پہنو اور پورے ایک مثقال کی نہ ہو (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 821، ص 277، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سیدھے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ دائیں دستِ مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے (ابو داؤد جلد سوم، حدیث 824، ص 279، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سونے کی انگوٹھی مردوں پر حرام ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ (صحیح بخاری، جلد 4، حدیث 5863، ص 67)

☆ مرد کے لئے (چاندی کی) وہی انگوٹھی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو اور اگر اس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لئے ناجائز ہے (ردالمحتار، جلد 9، ص 597)

☆ بغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلا ہے

☆ حروف مقطعات کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حروف مقطعات والی انگوٹھی بغیر وضو پہننا اور چھونا یا مصافحہ کے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وضو چھو جانا جائز نہیں۔

☆ مردوں کے لئے ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننا یا (ایک یا زیادہ) چھلے پہننا بھی ناجائز ہے کہ یہ (چھلا) انگوٹھی نہیں۔ عورتیں چھلے پہن سکتی ہیں (بہارِ شریعت، جلد 3، ص 428)

☆ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے (فتاویٰ رضویہ، جلد 22، ص 141)

عقیقے کی سنتیں اور آداب

حدیث شریف: نبی کریم ﷺ سے ارشاد فرمایا: عقیقہ میں لڑکے کی جانب سے دو بکریاں اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری کافی ہے (ابن ماجہ جلد دوم، حدیث 948، ابواب الذبائح، ص 273، مطبوعہ فرید بک لاہور)

☆ عقیقہ کے شرعی معنی بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جانور کو ذبح کرنا

☆ عقیقہ کرنا فرض یا واجب نہیں، مستحب ہے اور مستحب کو چھوڑنا گناہ نہیں

☆ لڑکے کے لئے ایک بکری یا بکرا بھی عقیقہ کی نیت سے ذبح کیا تو عقیقہ ہوجائے گا

☆ عقیقے کا گوشت ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی وغیرہ سب کھا سکتے ہیں۔

☆ عقیقے کا گوشت پکا کر کھلانا کچا تقسیم کرنے سے افضل ہے۔

اپنے بچے کا ساتویں دن عقیقہ کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: سرورکونین ﷺ نے فرمایا۔ ہر بچہ عقیقہ کے بدلے رہن ہے۔ ساتویں روز اس کی جانب سے عقیقہ کیا جائے، اس کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام رکھا جائے (ابن ماجہ جلد دوم، ابواب الذبائح، حدیث 951، ص 273، مطبوعہ فرید بک لاہور)

☆ بہتر یہ ہے کہ دہنے (یعنی سیدھے) کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں (یعنی الٹے) کان میں تین مرتبہ اقامت کہی جائے۔ ساتویں دن اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے اور سر مونڈنے کے وقت عقیقہ کیا جائے اور بالوں کو وزن کر کے اتنی چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے (بہارشریعت، حصہ 15، ص 153)

☆ ساتویں دن عقیقہ کرنا لازمی نہیں ہے۔ ساتویں دن سے پہلے پہلے یا ساتویں دن کے بعد یا زندگی میں کبھی بھی عقیقہ کرے تو کوئی حرج نہیں، عقیقہ ہوجائے گا۔

☆ عقیقے کے جانور کی کھال بطور اجرت قصائی کو نہیں دے سکتے۔

☆ کھال کو اپنے صرف میں لائے یا مسکین کو دے یا کسی اور نیک کام مثلاً مسجد یا مدرسہ میں صرف کرے۔

حدیث شریف: حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس بچہ کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہی جائے تو اسے ان شاء اللہ ام الصبیان (بچوں کی مرگی جس میں بچہ سوکھتا جاتا ہے) نہیں ہوتی (شعب الایمان، جلد 6، حدیث 8619، ص 390، مطبوعہ دارالکتب، بیروت)

داڑھي کي سنتيں اور مسائل

داڑھی بڑھانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ عظمت والے نگاہوں میں عظیم دلوں میں معظم تھے، چہرۂ انور دو ہفتے کے چاند کی طرح چمکتا، جگمگاتی رنگت، کشادہ پیشانی، گھنی داڑھی (شمائل ترمذی، ترمذی شریف، جلد دوم، ص 821، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے باپ ان پر قربان، ان پر قربان، آپ ﷺ میانہ قد تھے، گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی اور گھنی داڑھی (ابن عساکر)

مسئلہ: داڑھی رکھنا سُنّت موکدہ ہے، اس کا منڈوانا حرام ہے۔

مسئلہ: داڑھی منڈوانا، خشخشی کروانا یا ایک مٹھی سے گھٹانا حرام ہے

مسئلہ: داڑھی اگر مٹھی سے بڑھ جائے تو ٹھوڑی کے نیچے سے ایک مٹھی ہونے کے بعد ترشوا سکتے ہیں۔

مسئلہ: داڑھی کا منڈوانا کہ وہ مٹھی سے کم ہوجائے، یہ کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ داڑھی منڈوانا یہ عجمیوں کی روش تھی لیکن اس زمانہ میں بہت سے مشرکوں، انگریزوں، ہندوؤں اور ان لوگوں کی روش ہے جن کا دین میں حصہ میں نہیں ہے۔

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

سلام کو عام کرو

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تم ایمان کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتے اور جب تک باہمی محبت نہ ہو (کامل) مومن نہیں کہلا سکتے۔ تو کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم آپس میں محبت کرنے لگو؟ وہ بات آپس میں سلام کو عام کرنا ہے (ترمذی شریف، باب ماجاء فی افشاء السلام، جلد اول، حدیث 586، ص 245، مطبوعہ فرید بک لاہور)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے پر تیس نیکیاں

حدیث شریف: ایک شخص نے بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر کہا ''السلام علیکم'' حضور ﷺ نے فرمایا ''دس نیکیاں'' دوسرا آدمی حاضر ہوا اور کہا ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' آپ ﷺ نے فرمایا ''بیس نیکیاں'' پھر تیسرا آدمی آیا اور کہا ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' حضور ﷺ نے فرمایا ''تیس نیکیاں'' (ترمذی شریف، باب ما ذکر فی فضل السلام، جلد اول، حدیث 587، ص 246، مطبوعہ فرید بک، لاہور)

انگلیوں اور ہتھیلیوں سے سلام مت کرو

حدیث شریف: سرور کونین ﷺ نے فرمایا۔ ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرنے والا ہم میں سے نہیں۔ یہود ونصاریٰ کے مشابہ نہ ہو۔ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے

اشارے سے ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے ہے (ترمذی باب ما جاء فی کراھیۃ اشارۃ الید فی السلام، جلد اول، حدیث 593، ص 249، مطبوعہ فرید بک لاہور)

خود سلام میں پہل کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: سرورِ کونین ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ان کو سلام کہا (ترمذی، باب ما جاء فی التسلیم علی الصبیان، جلد اول، حدیث 594، ص 249، مطبوعہ فرید بک لاہور)

گھر میں داخل ہوتے ہی سلام کرو

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا اے بیٹے! جب گھر جاؤ تو سلام کیا کرو۔ تمہارے اور تمہارے اہل خانہ کے لئے باعث برکت ہوگا (ترمذی، باب ما جاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ، جلد اول، حدیث 596، ص 250، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ایک دوسرے کو سلام کرو

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھوٹے بڑے کو، چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے (افراد) زیادہ کو سلام کریں (ترمذی، باب ما جاء فی التسلیم الراکب علی الماشی، جلد اول، حدیث 603، ص 252، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سلام کے بعد آنے والے کو مرحبا کہنا سُنّت ہے

حدیث شریف: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایسے چلتے ہوئے آئیں جیسے نبی پاک ﷺ چلا کرتے تھے، حضور ﷺ نے انہیں کہا۔ اے

میری بیٹی! مرحبا...... اور پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں طرف بٹھا لیا (ادب المفرد، باب مرحبا، حدیث 1062، ص469، مطبوعہ ادارۂ پیغام القرآن اردو بازار لاہور)

مصافحہ کی سنتیں

مصافحہ سلام کی تکمیل ہے

حدیث شریف: حضورﷺ نے فرمایا مصافحہ کرنا سلام کی تکمیل ہے (ترمذی، باب ماجاء وفی والمصافحۃ، جلداول، حدیث 627،ص 261، مطبوعہ فرید بک لاہور)

گرم جوشی سے مصافحہ کرنے کی فضیلت

حدیث شریف: نبی مکرمﷺ کا ارشاد ہے کہ جب دومسلمان ملاقات کرتے ہوئے مصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے نوے رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں (المعجم الاوسط للطبرانی، حدیث 7672، جلد 5 ص 380)

بوقت مصافحہ درود پاک پڑھنے کی فضیلت

حدیث شریف: جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور نبیﷺ پر درود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (شعب الایمان، للبیہقی حدیث 8944، جلد 6، ص 471، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

محبت سے مصافحہ کرنے پر بخشش کا انعام

حدیث شریف: رسول اللہﷺ نے فرمایا جو مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ دونوں کے

گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف محبت بھری نظر سے دیکھے اور اس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے (کنز العمال، جلد 9، ص 57)

مصافحہ کرنے سے کینہ دور ہوتا ہے

حدیث شریف: سرکار ﷺ نے فرمایا مصافحہ کیا کرو، کینہ دور ہوگا اور تحفہ دیا کرو محبت بڑھے گی اور بغض دور ہوگا (موطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، حدیث 1731، جلد 2، ص 407)

فائدہ: مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ مرأۃ المناجیح جلد 6، ص 368، پر اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں۔ یہ دونوں عمل بہت ہی مجرب (تجربہ شدہ) ہیں جس سے مصافحہ کرتے رہو۔ اس سے دشمنی نہیں ہوتی۔ اگر اتفاقاً کبھی ہو بھی جائے تو اس کی برکت سے ٹھہرتی ہیں۔ یونہی ایک دوسرے کو ہدیہ دینے سے عداوتیں ختم ہو جاتی ہیں

صحابہ کرام علیہم الرضوان میں مصافحہ کرنے کا دستور تھا

حدیث شریف: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان میں مصافحہ کرنے کا دستور تھا؟

انہوں نے فرمایا "ہاں" (ترمذی، باب ماجاء فی المصافحۃ، جلد اول، حدیث 626، ص 261، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سلام، مصافحہ سے مکمل ہوتا ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا: مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اس کی خیریت پوچھو اور تمہارا آپس میں سلام، مصافحہ سے مکمل

ہوتا ہے (ترمذی، باب ماجاء فی المصافحۃ، جلد اول، حدیث 628، ص 261، مطبوعہ فرید بک لاہور)

معانقہ (گلے ملنا) سُنّت ہے

حدیث شریف 1۔ حضرت ایوب بن بشیر بن کعب عدوی سے روایت ہے کہ عنزہ کے ایک آدمی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کی جبکہ وہ شام سے چلے گئے تھے کہ میں آپ سے تاجدار کائنات ﷺ کی حدیثوں میں سے ایک حدیث پوچھنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کہ اگر کوئی راز نہ ہوا تو میں تمہیں بتادوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ راز نہیں ہے۔ کیا رسول اللہ ﷺ ملاقات کے وقت آپ حضرات سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں جب بھی ملا تو آپ ﷺ نے مجھ سے مصافحہ فرمایا اور ایک روز آپ نے مجھے بلوایا لیکن میں گھر میں نہیں تھا۔ جب میں آیا تو مجھے بتایا گیا کہ رسول پاک ﷺ نے مجھے یاد فرمایا ہے پس میں حاضر بارگاہ ہوا اور آپ ﷺ اپنے تخت پر جلوہ افروز تھے تو آپ نے مجھے چمٹا لیا (یعنی معانقہ کیا) اور یہ بڑی عمدہ بات ہے، بڑی عمدہ ہے (ابوداؤد جلد سوم، حدیث 1773، ص 637، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 2۔ شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ حضرت جعفر بن ابو طالب سے ملے تو ان سے معانقہ کیا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 1771، ص 640، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر مت بیٹھو

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنے دوسرے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے (ترمذی، باب ماجاء فی کراہیۃ ان یقام الرجل من مجلسہ ثم تجلس فیہ، جلد اول، حدیث 651، ص 270، مطبوعہ فرید بک لاہور)

موئے زیر ناف اور غیر ضروری بالوں کو ترشوانے کا حکم

جسم کے غیر ضروری بالوں کو صاف کرنے کا حکم

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا پانچ باتیں فطرت سے ہیں۔ استرا لینا (ناف کے نیچے کے بالوں کا مونڈنا) ختنہ کرنا، مونچھیں کٹوانا (کم کرنا)، بغلوں کے بال صاف کرنا اور ناخن کتروانا (ترمذی، باب ماجاء فی تقلیم الاظفار، جلد اول، حدیث 658، ص 272، مطبوعہ فرید بک لاہور)

غیر ضروری بالوں کو صاف کرنے میں چالیس دن سے زیادہ نہ گزارے

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ہمارے لئے مونچھیں کترنے (پست کروانے) ناخن کاٹنے، زیر ناف بال مونڈنے اور بغلوں کے بال صاف کرنے میں وقت مقرر کیا گیا کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں (ترمذی، باب ماجاء فی توقیت تقدیم الاظفار واخذ الشارب، جلد اول، حدیث 661، ص 273، مطبوعہ فرید بک لاہور)

لیٹنے کے آداب

حدیث شریف: حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا (ترمذی باب ماجاء فی وضع احدی الرجلین علی الاخری مستلقیا، جلد اول، حدیث 668، ص 275، مطبوعہ فرید بک لاہور)

پیٹ کے بل لیٹنا (الٹا سونا) رب کو ناپسند ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھ کر فرمایا۔اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا (ترمذی، باب ماجاء فی کراھیۃ الاضطجاع علی البطن، جلداول، حدیث 670، ص 276، مطبوعہ فرید بک لاہور)

تکیہ استعمال کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول پاک ﷺ کو تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا ہے (ترمذی، باب ماجاء فی الاتکاء، جلد اول، حدیث 673، ص 276، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نماز فجر کی سُنّت وفرض کے درمیان دہنی کروٹ لیٹنا سُنّت ہے

حدیث شریف: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تاجدار کائنات ﷺ فجر کی سنتیں پڑھ لیتے تو اپنی دہنی کروٹ پر لیٹ جاتے (مسلم و بخاری) (مرأۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، حدیث 1122، جلد 2، ص 227، مطبوعہ قادری پبلشرز اردو بازار لاہور)

ف: مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ سُنّت وفرض فجر کے درمیان قدرے لیٹنا خصوصا جبکہ تہجد کی وجہ سے تھکن ہوگئی ہو، بہت بہتر ہے اور دہنی کروٹ پر لیٹنا سُنّت ہے، شب کو بھی اولاً دہنی کروٹ پر لیٹے قبلہ رو ہو کر پھر بائیں اس ترتیب میں بہت حکمتیں ہیں (مرأۃ المناجیح)

مقررہ امام کی جگہ بغیر اس کی

اجازت کے نماز مت پڑھاؤ

حدیث شریف: رسول محتشم ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کی اجازت کے بغیر نہ تو اس کی مقررہ امامت میں نماز پڑھائی جائے اور نہ کسی کے گھر میں اس کی مخصوص جگہ پر بیٹھا جائے (ترمذی، باب 293، جلداول، حدیث 674، ص 277، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نامحرم کی طرف دوسری نظر ڈالنا ناجائز ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا: اے علی! ایک نظر (نامحرم کی طرف ایک نظر پڑ جانے) کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو کیونکہ تمہارے لئے پہلی نظر ہے، دوسری نظر نہیں (ترمذی، باب ماجاء فی نظرۃ الفجاءۃ، جلداول، حدیث 678، ص 278، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مردوں کا عورتوں اور عورتوں کا مردوں کی مشابہت سے بچنا

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے مردوں کے مشابہ بننے والی عورتوں اور عورتوں کے مشابہ بننے والے مردوں پر لعنت کی ہے (ترمذی، باب ماجاء فی المتشبہات بالرجال، من النساء، جلداول، حدیث 687، ص 281، مطبوعہ فرید بک لاہور)

عورتیں وہ خوشبو نہ لگائیں جس کی مہک نامحرم کو پہنچتی ہو

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہر آنکھ زنا کار ہے اور عورت جب

خوشبولگا کرکسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہےتو وہ ایسی اورایسی ہےیعنی زانیہ ہے(ترمذی، باب ماجاءفی کراہیۃخروج المراۃ متعطرہ، جلداول، حدیث 689،ص 282،مطبوعہ فرید بک لاہور)

عورتوں کی خوشبو کا رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ ہونی چاہئے

حدیث شریف: رسول محتشمﷺ نے فرمایا۔مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو، ظاہراوررنگ پوشیدہ ہواورعورتوں کی خوشبووہ ہےجس کا رنگ ظاہراور بو، پوشیدہ ہو(ترمذی، باب ماجاءفی طیب الرجال والنساء، جلداول، حدیث 690،ص 282،مطبوعہ فرید بک لاہور)

تین چیزیں واپس مت لوٹاؤ

حدیث شریف: رسول پاکﷺ نے فرمایا۔تین چیزیں تکیہ، تیل اوردودھ واپس نہ کئے جائیں (ترمذی، باب ماجاءفی کراہیۃ ردالطیب، جلداول، حدیث 693،ص 283، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مردوعورت ایک دوسرے کی شرمگاہ نہ دیکھیں

حدیث شریف: رسول اللہﷺ نے فرمایا۔کوئی مرد کسی دوسرے مرد کی شرمگاہ کواورکوئی عورت کسی دوسرے عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھےاورایک مرددوسرے مرد کے ساتھ اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں اکھٹے نہ ہوں (ترمذی، باب ماجاءفی کراہیۃ مباشرۃ الرجل، الرجل والمرأۃ المرأۃ، جلداول، حدیث 697،ص 284،مطبوعہ فرید بک لاہور)

موزے پہننا سُنّت ہے

حدیث شریف: نجاشی (شاہ حبشہ) نے نبی پاکﷺ کے لئے سیاہ رنگ کے دو

سادے موزے بھیجے۔آپ نے ان کو پہنا پھر وضو فرمایا اوران پر مسح کیا (ترمذی، باب ماجاء فی الخف الاسود، جلد اول، حدیث 726، ص 294، مطبوعہ فرید بک لاہور)

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے

حدیث شریف: رسول محتشم ﷺ نے فرمایا۔جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے (ترمذی، باب ماجاء ان المستشار موتمن، جلد اول، حدیث 738، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نام

رکھنے کی سنتیں اور آداب

اچھوں کے نام پر نام رکھو

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھوں کے نام پر نام رکھو اور اپنی حاجتیں اچھے چہرہ والوں سے طلب کرو (الفردوس بماثور الخطاب، جلد 2، حدیث 2329 ص 58، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

''محمدؐ'' نام رکھنے پر بہشت کی خوشخبری

حدیث شریف: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام محمد رکھے وہ (یعنی نام رکھنے والا والد) اور اسی کا لڑکا دونوں بہشت (یعنی جنت) میں جائیں گے (کنزالعمال، جلد 16، حدیث 45215 ص 175، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

''محمدؐ'' اور ''احمدؐ'' نام رکھنے پر دوزخ سے چھٹکارا

حدیث شریف: نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ روز قیامت دو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے کئے جائیں گے۔ حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ۔ عرض کریں گے۔ الٰہی! ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے؟ ہم نے تو جنت کا کوئی کام کیا نہیں۔ فرمایا جائے گا جنت میں جاؤ، میں نے حلف کیا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو، دوزخ میں نہ جائے گا (فتاویٰ رضویہ، جلد 24، ص 687)

☆ اگر بغیر اچھی نیت کے فقط یوں ہی محمد نام رکھ لیا تو ثواب نہیں ملے گا کیونکہ ثواب کمانے

کے لئے اچھی نیت ہونا شرط ہے۔ احادیث میں دو اچھی نیتوں کی صراحت بھی ہے کہ سرور کونین ﷺ سے محبت اور آپ ﷺ کے نام نامی اسم گرامی سے برکت حاصل کرنے کی نیت سے محمد نام رکھنے والے خوش قسمت باپ اور محمد نامی بیٹے کے لئے جنت کی بشارت ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ جلد 24 ص 691 پر فرماتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے۔ ان کے نام ''خان'' وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ وہ فضائل تنہا اسمائے مبارکہ کے وارد ہوئے ہیں۔ آج کل معاذ اللہ نام بگاڑنے کی وباء عام ہے حالانکہ ایسا کرنا گناہ ہے اور محمد نام کا بگاڑنا تو بہت ہی سخت تکلیف دہ ہے۔ لہذا عقیقہ میں نام محمد یا احمد رکھ لیجئے اور پکارنے کے لئے بلال رضا، ہلال رضا، جمال رضا، جنید رضا وغیرہ رکھ لیا جائے۔ اسی طرح بچیوں کے نام بھی صحابیات وولیات کے ناموں پر رکھنا مناسب ہے جیسا کہ سکینہ، رذینہ، فاطمہ، جمیلہ، زینب، مریم، میمونہ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین نام

حدیث شریف: رسول محتشم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ''عبداللہ'' اور ''عبدالرحمن'' بہترین نام ہیں (ترمذی، ماجاء مایستحب من الاسماء، جلد اول، حدیث 741، ص 299، مطبوعہ فرید بک لاہور)

☆ عبداللہ اور عبدالرحمن بہت اچھے نام ہیں مگر اس زمانے میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ عبدالرحمن کے بجائے اس شخص کو لوگ رحمن کہتے ہیں اور غیر خدا کو رحمن کہتے ہیں اور غیر خدا کو رحمن کہنا حرام ہے۔ اسی طرح کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رواج ہے۔ یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہذا جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی، یہ نام نہ رکھے جائیں۔ دوسرے نام رکھے جائیں (بہار شریعت،

حصہ 15،ص154،مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

وعظ کے لئے دن مقرر کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ ہمارے لئے وعظ کے دن مقرر فرما دیتے تھے تا کہ ہم پر گراں نہ ہو (ترمذی، جلد اول، حدیث 766،ص 307 مطبوعہ فرید بک لاہور)

استقامت کے ساتھ کرنے والے اعمال کی فضیلت

حدیث شریف: نبی کریم ﷺ کو ہمیشہ کیا جانے والا عمل بہت پسند تھا، چاہے وہ تھوڑا کیوں نہ ہو (ترمذی، جلد اول، حدیث 747،ص 307،مطبوعہ فرید بک لاہور)

بال رکھنے کی سنتیں

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ کی زلفیں کبھی نصف (یعنی آدھے) کان مبارک تو، کبھی کان مبارک کی لوتک اور بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مبارک شانوں یعنی کندھوں کو چھونے لگتیں (شمائل ترمذی، صفحات 18,45,43)

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ کے بال مبارک کانوں کے نصف تک پہنچتے تھے (شمائل ترمذی، باب ماجاء شعر رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 826، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف: حضور اکرم ﷺ میانہ قد تھے۔ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا) اور آپ ﷺ کے بال مبارک کانوں کی لوتک پہنچتے تھے (شمائل ترمذی، باب ماجاء شعر رسول اللہ ﷺ، ص 826، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کے بال کندھوں سے کچھ اوپر اور کانوں سے قدرے نیچے ہوتے تھے (شمائل ترمذی، باب ماجاء شعر رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 826، مطبوعہ فرید بک لاہور)

بیچ (درمیان) کی مانگ نکالنا سُنّت ہے

حدیث شریف: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں مانگ نکالنے کا ارادہ کرتی تو پیشانی مبارک کے بالوں کو دونوں جانب لٹکا دیتی یعنی چشمان مبارک کے درمیان کی سیدھ سے آپ ﷺ کی مبارک پیشانی پر مانگ نکالتی (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 787، ص 268، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سرکار ﷺ کے چار گیسو تھے

حدیث شریف: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ میرے

گھر تشریف لائے (تو میں نے دیکھا کہ) آپ کے چار گیسو مبارک تھے (شمائل ترمذی، باب ماجاء شعر رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 826، مطبوعہ فرید بک لاہور)

داڑھی میں مہندی لگانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ایک شخص یا میرے والد محترم سے فرمایا کہ یہ کون ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میرا بیٹا ہے۔ فرمایا کہ تمہارا بوجھ اس پر نہیں لادا جائے گا۔ اور آپ ﷺ نے ریش مبارک میں مہندی لگائی ہوئی تھی (ابو داؤد، جلد سوم، حدیث 806، ص 293، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سرمہ لگانے کی سُنّتیں

حدیث شریف: رسول محتشم ﷺ نے فرمایا۔ اثمد سرمہ لگایا کرو کیونکہ وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور (پلکوں کے) بال پیدا کرتا ہے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ) حضور کریم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی۔ اس میں سے آپ ہر رات، تین مرتبہ ایک آنکھ میں اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں سرمہ لگاتے تھے (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی کحل رسول اللہ ﷺ، حصہ دوم، ص 830، مطبوعہ فرید بک لاہور)

فائدہ: سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے

1۔ کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں

2۔ کبھی سیدھی آنکھ میں تین اور الٹی آنکھ میں دو

3۔ کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سرمے والی کرکے اس کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے

(شعب الایمان، جلد 5،ص 218، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ ، بیروت)

☆ پتھر کا سرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصد زینت (یعنی زینت کی نیت سے) مرد کولگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں (فتاویٰ عالمگیری، جلد 5،ص 359)

☆ سرمہ سوتے وقت استعمال کرنا سُنّت ہے

(مرأۃ المناجیح، جلد 6،ص 180)

تیل لگانے کی سنتیں

حدیث شریف: سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو بھنوؤں (یعنی ابروؤں) سے شروع کرے۔ اس سے سر کا درد دور ہوتا ہے (الجامع الصغیر، حدیث 329، ص 28)

سرکار ﷺ کے تیل لگانے کا طریقہ

حدیث شریف: رسولِ رحمت ﷺ جب تیل استعمال فرماتے تو پہلے اپنی الٹی ہتھیلی پر تیل ڈال کر لیتے تھے، پھر پہلے دونوں ابروؤں پر بھی دونوں آنکھوں پر اور پھر سر مبارک پر لگاتے تھے (کنز العمال، حدیث 18290، جلد 7، ص 46)

داڑھی پر تیل لگانا سُنّت ہے

حدیث شریف: رحمت للعالمین ﷺ جب داڑھی مبارک کو تیل لگاتے تو عنفقہ (یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان بالوں) سے ابتداء فرماتے (طبرانی، المعجم الاوسط، حدیث 7629، جلد 5، ص 366)

تیل لگانے سے پہلے ''تسمیہ'' پڑھیں

حدیث شریف: جو بغیر بسم اللہ پڑھے تیل لگائے تو ستر شیاطین اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، ص 327، حدیث نمبر 173)

کنگھی کرنے کی سنتیں

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اکثر سر مبارک کو تیل لگاتے تھے اور داڑھی میں کنگھی کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ اکثر دستار مبارک کے نیچے ایک (چھوٹا سا) رومال رکھتے تھے، یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر رہتا تھا (شمائل ترمذی، باب ماجاء ترجل رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 827، مطبوعہ فرید بک لاہور)

بالوں کا احترام کرو

حدیث شریف: رسول محتشم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے بال ہوں تو وہ ان کا احترام کرے (ابوداؤد شریف، حدیث 4163، جلد 4، ص 103)

فائدہ: یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے (اشعۃ اللمعات، جلد 3، ص 617)

سیدھی جانب سے کنگھی کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ طہارت فرمانے، کنگھی استعمال فرمانے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے (شمائل ترمذی، باب ماجاء ترجل رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 827، مطبوعہ فرید بک لاہور)

لباس کی سنتیں

نیا کپڑا پہنتے وقت کی دعا

حدیث شریف: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول پاک ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے، خواہ وہ قمیص ہوتی یا عمامہ اور پھر کہتے "اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ"

اے اللہ! تیرے ہی لئے سب تعریفیں ہیں تو نے مجھے یہ پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 622، ص 217، مطبوعہ فرید بک لاہور)

رسول پاک ﷺ کو قمیص پسند تھی

حدیث شریف: حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول پاک ﷺ کو تمام کپڑوں میں قمیص سب سے پسند تھی (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 627، ص 219، مطبوعہ فرید بک لاہور)

اِزار (شلوار) آدھی پنڈلی تک رکھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ازار کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ تم نے کیسے خبردار پر ذمہ داری ڈال دی؟ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی ازار نصف پنڈلی تک ہے اور کوئی مضائقہ نہیں یا کوئی گناہ نہیں کہ وہ ٹخنوں تک ہو اور جتنی ٹخنوں سے نیچے ہے وہ جہنم میں ہے، جو از راہ تکبر اپنی ازار کو لٹکائے (ٹخنوں سے نیچے رکھے) تو اس کی طرف اللہ

تعالیٰ نگاہ کرم نہیں فرمائے گا (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 693، ص 240، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کپڑے پہنتے وقت سیدھی جانب سے ابتداء کرو

حدیث شریف: رسول پاکﷺ نے فرمایا۔ تم جب کپڑے پہنو یا وضو کرو تو اپنے دائیں جانب سے ابتداء کیا کرو (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 740، ص 254، مطبوعہ فرید بک لاہور)

قمیص کی آستین کلائی تک رکھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضورﷺ کی قمیص مبارک کی آستین، کلائی مبارک تک تھی (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی لباس رسول اللہﷺ، جلد دوم، ص 830، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سفید لباس سُنّت ہے

حدیث شریف: رسول محتشمﷺ نے فرمایا۔ تم خود بھی سفید کپڑے پہنو اور مردوں کو بھی یہی کفن دو کیونکہ یہ (سفید کپڑے) بہترین کپڑے ہیں (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی لباس رسول اللہﷺ، جلد دوم، ص 832، مطبوعہ فرید بک لاہور)

جُبّہ پہننا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضورﷺ نے تنگ آستینوں والا رومی جُبّہ پہنا (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی لباس رسول اللہﷺ، جلد دوم، ص 832، مطبوعہ فرید بک لاہور)

چادر اوڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بے شک نبی کریم ﷺ اس حال میں تشریف لائے کہ آپ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور آپ پر یمنی منقش چادر تھی جسے آپ دونوں کاندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔ پھر آپ نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی لباس رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 831، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

حدیث شریف: حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے والد ماجد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کے اوپر دو سبز چادر دیکھیں (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 665، ص 231، مطبوعہ فرید بک لاہور)

جوتے پہننے کی سنتیں

حدیث شریف: رسول پاکﷺ نے ارشادفرمایا۔جوتے بکثرت استعمال کروکہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سوار ہوتا ہے (یعنی کم تھکتا ہے) (مسلم شریف، حدیث 2096،ص 1161)

☆ جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یاکنکروغیرہ ہوتونکل جائے۔

ایک جوتا مت پہنو

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔سرکارﷺ نے بائیں ہاتھ سے (کھانا) کھانے اورایک جوتے میں چلنے سے منع فرمایا (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی نعل رسول اللہﷺ، جلددوم،ص 834،مطبوعہ فرید بک لاہور)

عورتیں زنانہ اورمردمردانہ جوتے پہنیں

حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔انہوں نے فرمایا رسول پاکﷺ نے مردانی عورتوں پرلعنت فرمائی ہے(ابوداؤد، حدیث 4099،جلد 4،ص 84)

پہلے سیدھے پاؤں میں جوتا پہنے

حدیث شریف: رسول اللہﷺ نے فرمایا۔جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دایاں پہنے اورجب اتارے تو پہلے بایاں اتارے۔پس دایاں پہننے میں اول اوراتارنے میں آخرہونا چاہیۓ (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی نعل رسول اللہﷺ، جلددوم،ص 834،مطبوعہ فرید بک لاہور)

عمامے کی سنتیں اور آداب

حدیث شریف: رحمت عالم نور مجسم ﷺ نے فرمایا۔ عمامے کے ساتھ دو رکعت نماز بغیر عمامے کی ستر رکعتوں سے افضل ہے (الفردوس بما ثور الخطاب، حدیث 3233، جلد، ص 265)

☆ عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا الٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مرض میں مبتلا ہو گا جس کی دوا نہیں (بہار شریعت، جلد 3، ص 660، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

☆ مناسب یہ ہے کہ عمامے کا پہلا پیچ سر کی سیدھی جانب جائے (فتاویٰ رضویہ، جلد 22، ص 199)

☆ رسول پاک ﷺ کے عمامے کا شملہ عموماً پشت (یعنی پیٹھ مبارک) کے پیچھے ہوتا تھا اور کبھی کبھی سیدھی جانب، کبھی دونوں کندھوں کے درمیان دو شملے ہوتے، الٹی جانب شملہ لٹکانا خلاف سُنّت ہے (اشعۃ اللمعات، جلد 3، ص 582)

☆ عمامے کے شملے کی مقدار کم از کم چار انگل اور زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (بیچ کی انگلی کی سرے سی لے کر کہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے) (فتاویٰ رضویہ، جلد 22، ص 182)

☆ عمامہ قبلہ رو کھڑے ہو کر باندھیئے (کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص 38، مصنف شاہ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ)

☆ عمامے میں سُنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندش گنبد نما ہو (فتاویٰ رضویہ، جلد 22، ص 186)

☆ عمامے کو جب ازسرنو باندھنا ہوتو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے (عالمگیری،جلد5،ص330)

سیاہ عمامہ پہننا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب نبی کریم ﷺ (فتح مکہ) کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے (اس وقت) آپ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی عمامۃ النبی ﷺ ،جلد دوم،ص839،مطبوعہ فرید بک لاہور)

سبز عمامہ پہننا سُنّت ہے

حدیث شریف: ''دستار مبارک آنحضرت ﷺ دراکثر سفید بودوگاہے سیاہ احیانا سبز'' نبی اکرم ﷺ کا عمامہ شریف اکثر سفید، کبھی سیاہ اور کبھی سبز ہوتا تھا۔ (کشف الالتباس،ص 38)

عمامہ کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان رکھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب سرور کائنات ﷺ عمامہ شریف باندھتے تو دونوں کندھوں کے درمیان شملہ چھوڑتے (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی عمامۃ النبی ﷺ ،جلد دوم،ص840،مطبوعہ فرید بک لاہور)

ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہم ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھتے ہیں

(جبکہ مشرکین ٹوپی کے بغیر ہی پگڑی باندھتے ہیں) (ابوداؤد جلد سوم، حدیث 678، ص 234، مطبوعہ فرید بک لاہور)

تہبند پہننا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں دکھانے کے لئے ایک پیوند لگی چادر اور ایک موٹا تہبند نکال لائیں اور فرمایا۔ ان دونوں کپڑوں میں سرکارﷺ کا وصال ہوا (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی صفۃ ازار رسول اللہﷺ، جلد دوم، ص 840، مطبوعہ فرید بک لاہور)

چلنے، پھرنے کی سنتیں

سرکارﷺ آگے جھک کر چلتے تھے

حدیث شریف: حضرت مولیٰ علیؓ فرماتے ہیں۔ جب رسول پاکﷺ چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بلندی سے اتر رہے ہیں (شمائل ترمذی، باب ما جاء مشیۃ رسول اللہﷺ، جلد دوم، ص 841، مطبوعہ فرید بک لاہور)

چلتے ہوئے کبھی اپنے صحابی کا ہاتھ پکڑ لیتے

حدیث شریف: بسا اوقات چلتے ہوئے اپنے کسی صحابیؓ کا ہاتھ اپنے دست مبارک سے پکڑ لیتے (المعجم الکبیر، حدیث 7132، جلد 7، ص 277)

کھانا کھانے کی سنتیں

تکیہ لگا کر کھانا خلاف سُنّت ہے

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں تکیہ لگا کر (کھانا) نہیں کھاتا (شمائل ترمذی، باب ما جاء فی تکاۃ رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 843، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مل کر کھاؤ الگ الگ مت کھاؤ

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مل کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ جماعت کے ساتھ برکت ہے (سنن ابن ماجہ، جلد 2، ابواب الاطعمۃ حدیث 1075، ص 304، مطبوعہ فرید بک لاہور)

تین انگلیوں سے کھانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے تھے اور (پھر) ان کو چاٹتے تھے (شمائل ترمذی، باب ما جاء فی صفۃ اکل رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 844، مطبوعہ فرید بک لاہور)

گرم کھانے پر پھونک نہ ماری جائے

حدیث شریف: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو کھانے اور پانی میں پھونک مارتے اور نہ برتن میں سانس لیتے (سنن ابن ماجہ، جلد 2، ابواب الاطعمۃ حدیث 1077، ص 304، مطبوعہ فرید بک لاہور)

دسترخوان پر کھانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اور نبی کریم ﷺ نے کبھی خوان یا سینی میں کھانا نہیں کھایا۔ لوگوں نے دریافت کیا پھر کس چیز پر کھاتے تھے۔ انہوں نے فرمایا۔ دسترخوان پر (سنن ابن ماجہ، جلد 2، حدیث 1081، ص 305، مطبوعہ فرید بک لاہور)

بیٹھنے کا ناپسندیدہ طریقہ

حدیث شریف: حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول پاک ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا اور میں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی پیٹھ کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور اپنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا ان کی طرح بیٹھتے ہو جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا (ابوداؤد جلد سوم، حدیث 1421، ص 521، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کبھی کبھی پالتی (چوکڑی) مار کر بیٹھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تاجدار کائنات ﷺ جب نماز فجر پڑھ لیتے تو اسی جگہ پر چار زانو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جاتا (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 1423، ص 522، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کھانا کھاتے وقت کوئی آ جائے تو اسے بھی کھانے کے لئے بلانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ حضور ﷺ ناشتہ کر رہے تھے تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ اے بلال! ناشتہ کرلو۔ عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں روزہ دار ہوں تو رسول پاک ﷺ

نے فرمایا۔ ہم اپنی روزی کھا رہے ہیں اور بلال کی بہتر روزی جنت میں ہے۔ اے بلال کیا تمہیں خبر ہے کہ جب تک روزے دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اسے فرشتے دعائیں دیتے ہیں (بیہقی، شعب الایمان، مرأۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد سوم، حدیث 1982، ص 216، مطبوعہ قادری پبلشرز، اردو بازار لاہور)

ف: معلوم ہوا کہ اگر کھانا کھاتے وقت کوئی آ جائے تو اسے بھی کھانا کے لئے بلانا سُنّت ہے۔

اکڑوں بیٹھ کر کھانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک کھجور پیش کی گئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ بھوک کی وجہ سے اکڑوں بیٹھے ہوئے تناول فرما رہے تھے (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی صفۃ اکل رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 844، مطبوعہ فرید بک لاہور)

جب تک دوسرے فارغ نہ ہوں، دسترخوان سے نہ اٹھیں

حدیث شریف: نبی پاک ﷺ نے فرمایا جب دسترخوان بچھ جائے تو دسترخوان اٹھنے تک کوئی شخص نہ اٹھے اور جب تک دوسرے فارغ نہ ہو جائیں تو اس وقت تک ہاتھ نہ روکے، چاہے پیٹ بھر جائے یا کوئی شدید عذر ہو کیونکہ آدمی کے اٹھنے سے یا ہاتھ روکنے سے قریب کا بیٹھنے والا شرمسار ہوتا ہے (سنن ابن ماجہ، جلد 2، ابواب الاطعمۃ، حدیث 1084، ص 306، مطبوعہ فرید بک لاہور)

تاجدارِ کائنات ﷺ نے کبھی جو کی روٹی بھی پیٹ بھر نہ کھائی

حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے وصال مبارک تک (کبھی) دو دن متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی صفۃ اکل رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 846، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کھانا سامنے رکھ کر دعائیہ کلمات کہنا سُنّت ہے

حدیث شریف: سید عالم ﷺ، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے روٹی توڑ کر اس پر گھی ڈال کر آقا و مولیٰ ﷺ کی خدمت میں پیش کی۔ آگے مسلم شریف کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں یعنی اس کھانے پر آقا کریم ﷺ نے کچھ دعائیہ کلمات کہے اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ پڑھتے رہے (بخاری جلد سوم، کتاب الاطعمۃ، حدیث 346، باب من اکل حتی سبع، ص 198، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور) (مسلم جلد سوم، کتاب الاشربہ، حدیث 5200، ص 55، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

کھانے کا وضو سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے تورات شریف میں پڑھا کہ (کھانا) کھانے کے بعد وضو کرنے میں برکت ہے۔ یہ بات میں نے نبی پاک ﷺ سے عرض کی اور جو کچھ تورات شریف میں پڑھا تھا، آپ ﷺ کو سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا (یعنی ہاتھ دھونا) کھانے کی برکت ہے (شمائل ترمذی، جلد دوم، باب ماجاء فی صفۃ وضوء رسول اللہ ﷺ عند الطعام، ص 853، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سیدھے ہاتھ سے کھاؤ، الٹے ہاتھ سے نہ کھاؤ

حدیث شریف: تاجدار کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بائیں ہاتھ سے نہ کھایا کرو کیونکہ اس سے شیطان کھاتا ہے (سنن ابن ماجہ، جلد دوم، ابواب الاطعمۃ، حدیث 1057، ص 299، مطبوعہ فرید بک لاہور)

قیامت کے دن کون لوگ بھوکے ہوں گے؟

حدیث شریف: ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کے سامنے ڈکار لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے سامنے ڈکار نہ لیا کرو کیونکہ قیامت کے دن وہی لوگ بھوکے ہوں گے جو خوب سیر ہو کر کھاتے ہیں (ابن ماجہ، جلد دوم، حدیث 1139، ص 320، مطبوعہ فرید بک لاہور)

روٹی کی قدر کرو ورنہ قحط آئے گا

حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے تو روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا۔ آپ ﷺ نے اسے اٹھا کر صاف کیا اور رکھ لیا اور فرمایا اے عائشہ! عزت دار چیز کی عزت کرو۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کا رزق چھین لیتا ہے تو وہ واپس نہیں کرتا

(ابن ماجہ، جلد دوم، حدیث 1142، ص 320، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کھانا کھانے سے قبل ''بسم اللہ'' شریف ضرور پڑھیں

حدیث شریف: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن سرور کائنات ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ میں نے

اس جیسا آغاز کے لحاظ سے بہت بابرکت اور آخر کے لحاظ سے نہایت بے برکت کھانا (کبھی) نہیں دیکھا۔ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ایسا کیوں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ جب ہم نے کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھی (لیکن) پھر اسے ایک آدمی نے کھانا شروع کیا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی چنانچہ اس کے ساتھ شیطان نے کھایا (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی قول رسول اللہ ﷺ قبل الطعام وبعد مایفرغ منہ، جلد دوم، ص 854، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کھانے میں سے عیب نہیں نکالنا چاہئے

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول محتشم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر پسند ہوتا تو کھالیتے ورنہ چھوڑ دیتے (ابن ماجہ، جلد دوم، ابواب الاطعمۃ، حدیث 1048، ص 297، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لینی چاہئے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ (کھانا کھانے کے بعد) چاٹنے سے پہلے نہ پونچھے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کون سے کھانے میں برکت ہے (ابن ماجہ، جلد دوم، ابواب الاطعمۃ، حدیث 1059، ص 299، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

برتن کو چاٹنے والے کے لئے برتن استغفار کرتا ہے

حدیث شریف: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو پیالہ (برتن) میں کھائے تو اسے چاٹ کر صاف کرے کیونکہ پیالہ (برتن) اس کے لئے استغفار کرتا ہے (ابن ماجہ جلد دوم، حدیث 1060، ص 300، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کھانا کھانے سے قبل ''بسم اللہ'' شریف بھول جائے تو

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو (جب یاد آئے) یہ الفاظ کہے ''بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ'' میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی قول رسول اللہ ﷺ قبل الطعام وبعد مایفرغ منہ، جلد دوم، ص 854، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ایک کا کھانا، دو کے لئے، دو کا چار کے لئے اور چار کا آٹھ کے لئے کافی ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہے اور دو کا چار کے لئے کافی ہے اور چار کا (کھانا) آٹھ (افراد) کے لئے کافی ہے (ابن ماجہ، جلد دوم، ابواب الاطعمۃ حدیث 1042، مطبوعہ فرید بک لاہور)

اپنے آگے سے کھانا، کھانا چاہیئے

حدیث شریف: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کے پاس کھانا (رکھا ہوا) تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بیٹے! قریب ہو جا اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر دائیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھا (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی قول رسول اللہ ﷺ قبل الطعام و بعد مایفرغ منہ، جلد دوم، ص 854، مطبوعہ فرید بک لاہور)

''بسم اللہ'' پڑھ کر کھانے سے

کھانے میں برکت ہوتی ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا مل کر کھایا کرو اور اس پر "بسم اللہ" پڑھ لیا کرو تو اس میں برکت فرمائی جائے گی (الترغیب والترہیب، جلد دوم، ص 100، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

کھانا کھا کر یہ دعا پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول پاک ﷺ کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ (کلمات) فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

(تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا اور مسلمان بنایا) شمائل ترمذی، باب ماجاء فی قول رسول اللہ ﷺ قبل الطعام و بعد ما یفرغ منہ، جلد دوم، ص 854، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ٹیک لگا کر کھانا خلاف سُنّت ہے

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں کبھی ٹیک لگا کر (کھانا) نہیں کھاتا (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی تکاۃ رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 843، مطبوعہ فرید بک لاہور)

لوگوں کو کھانا کھلایا کرو

حدیث شریف: ایک شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ لوگوں کو کھانا کھلایا کرو اور ہر ایک کو سلام کیا کرو چاہے تو اسے پہچانتا

ہو یا نہ پہچانتا ہو (سنن ابن ماجہ، جلد دوم، ابواب الاطعمۃ، حدیث 1041، ص 295، مطبوعہ فرید بک لاہور)

رات کا کھانا نہ کھانا بڑھاپا لاتا ہے

حدیث شریف: نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ رات کا کھانا نہ چھوڑو چاہے ایک میٹھی کھجور کیوں نہ ہو کیونکہ رات کا کھانا چھوڑنا آدمی کو ضعیف کر دیتا ہے (سنن ابن ماجہ، جلد دوم، حدیث 1144، ص 321، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سرکار ﷺ کی پسندیدہ غذائیں

سرکہ بہترین سالن ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ بہترین سالن سرکہ ہے (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی صفۃ ادام رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 846، مطبوعہ فرید بک لاہور)

دودھ سرکار ﷺ کو محبوب تھا

حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تاجدار کائنات ﷺ کے پاس جب دودھ لایا جاتا تو فرماتے۔ ایک برکت ہے یا دو برکتیں ہیں (ابن ماجہ، باب اللبن، جلد دوم، حدیث 1110، ص 312، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مرغ کا گوشت کھانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس مرغ لایا گیا۔ حاضرین میں سے ایک آدمی دور ہٹ گیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے اس (مرغ) کو گندی چیز کھاتے ہوئے دیکھا تو میں نے قسم کھائی کہ اسے نہیں کھاؤں گا۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ قریب ہوجاؤ! بے شک میں نے رسول پاک ﷺ کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی صفۃ ادام رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 847، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجور کے ساتھ ککڑی کھاتے دیکھا ہے (سنن ابن ماجہ، جلد دوم، حدیث 1114، ص

313، مطبوعہ فرید بک لاہور)

برکت والا تیل

حدیث شریف: حضرت ابوا سیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول پاکﷺ نے فرمایا۔ زیتون کا تیل کھایا کرو اور بدن پر (بھی) لگایا کرو کیونکہ وہ ایک مبارک درخت سے نکلتا ہے (شمائل ترمذی، باب ماجاء صفۃ ادام رسول اللہﷺ، جلد دوم، ص 847، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کدو تاجدار کائناتﷺ کو محبوب تھا

حدیث شریف: حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ نبی پاکﷺ کدو پسند فرماتے تھے پس جب آپﷺ کے لئے کھانا لایا گیا یا آپﷺ کھانے کے لئے بلائے گئے تو میں تلاش کر کے آپ کے سامنے کدو رکھتا تھا کیونکہ مجھے علم تھا کہ آپﷺ اسے پسند کرتے تھے (شمائل ترمذی، باب ماجاء صفۃ ادام رسول اللہﷺ، جلد دوم، ص 847، مطبوعہ فرید بک لاہور)

تر کھجور کے ساتھ تربوز کھانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ بے شک نبی پاکﷺ تر کھجور کے ساتھ تربوز تناول فرمایا کرتے تھے (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی صفۃ فاکہۃ رسول اللہﷺ، جلد دوم، ص 856، مطبوعہ فرید بک لاہور)

شہد اور حلوا محبوب خداﷺ کی پسند ہیں

حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاکﷺ حلوا اور شہد کو پسند فرماتے تھے (بخاری، باب الحلواء والعسل، حدیث 394، کتاب الاطعمۃ، جلد

سوم، ص216، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

کدو کھانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے آزاد کردہ غلام درزی کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے حضور کدو پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ اسے کھانے لگے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سے میں نے رسول پاک ﷺ کو کدو تناول فرماتے ہوئے دیکھا۔ میں کدو سے بہت محبت کرتا ہوں (بخاری، باب الدباء، جلد سوم، حدیث 396، ص217، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

کھرچن سید عالم ﷺ کو پسند تھی

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول پاک ﷺ کو کھرچنی پسند تھی (ترمذی، بیہقی، شعب الایمان، مرأۃ المناجیح، جلد 6، حدیث 4032، ص 39، مطبوعہ لاہور)

فائدہ: ہانڈی کی کھرچن لذیذ بھی ہوتی ہے، زود ہضم بھی۔ تمام ہانڈی کی طرقت ایک طرف اور کھرچن ایک طرف۔ غرضیکہ چاول وغیرہ کی کھرچن میں بہت خوبیاں ہیں۔

مرغی کا گوشت کھانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم نور مجسم ﷺ کو مرغی کا گوشت تناول فرماتے ہوئے دیکھا ہے (بخاری، باب لحم الدجاج، کتاب الذبائح، جلد سوم، حدیث 479، ص282، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

شہد اور حلوا آقا کریم ﷺ کی محبوب چیزیں ہیں

حدیث شریف: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی پاک ﷺ میٹھی چیز (حلوا) اور شہد پسند فرماتے تھے (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی صفۃ ادام رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 849، مطبوعہ فرید بک لاہور)

گوشت کھانوں کا سردار ہے

حدیث شریف: تاجدار کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جنت والوں اور دنیا والوں کے کھانوں کا سردار گوشت ہے (سنن ابن ماجہ، جلد 2، باب اللحم، حدیث 1094، ص 308، مطبوعہ فرید بک لاہور)

(بکری کا) بھنا ہوا گوشت کھانا سُنّت ہے

حدیث شریف: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے سرور کائنات ﷺ کے سامنے (بکری) کا بھنا ہوا پہلو پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے کھایا اور پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے وضو نہیں فرمایا (شمائل ترمذی، باب ماجاء صفۃ ادام رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 849، مطبوعہ فرید بک لاہور)

(بکری کا) شانہ آپ ﷺ کو پسند تھا

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک بار گوشت لایا گیا۔ اس میں شانہ آپ کو پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا اور آپ ﷺ کو شانہ بہت مرغوب تھا (سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب اطائب اللحم، حدیث 1096، ص 309، مطبوعہ فرید بک لاہور)

پانی پینے کی سنتیں اور آداب

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی پاک ﷺ نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا ہے (ابن ماجہ، جلد دوم، حدیث 1213، ص 337، مطبوعہ فرید بک لاہور)

لکڑی کے پیالے میں پانی پینا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکڑی کا ایک موٹا پیالہ لاکر دکھایا جس میں لوہے کے پترے لگے ہوئے تھے اور فرمایا۔ اے ثابت! یہ رسول پاک ﷺ کا پیالہ ہے (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی قدح رسول اللہ ﷺ! جلد دوم، ص 855، مطبوعہ فرید بک لاہور)

شیشے کے برتن میں پانی پینا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شیشہ کا پیالہ تھا جس میں آپ ﷺ پانی پیا کرتے تھے (ابن ماجہ، باب الشرب فی الزجاج، جلد دوم، حدیث 1224، ص 339، مطبوعہ فرید بک لاہور)

دائیں جانب والے کو پلانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ ہمارے اس گھر میں تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ ہم نے آپ ﷺ کے لئے بکری کا دودھ دوہا۔ پھر اس کو اپنے کنویں کے پانی سے ملایا اور آپ کو پیش کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے اور ایک اعرابی آپ کے دائیں جانب تھا۔ جب رسول

پاک ﷺ دودھ پی کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں تو آپ ﷺ نے اعرابی کو دے دیا پھر فرمایا دائیں جانب والے دائیں جانب والے ہیں۔ خبردار سن لو! دائیں طرف والے کو دو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تین دفعہ فرمایا۔ یہ سُنّت ہے یہ سُنّت ہے

(بخاری، کتاب الھبۃ، جلداول، حدیث 2394، ص 1011، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

میٹھا اور ٹھنڈا پانی پینا سُنّت ہے

حدیث شریف: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی زیادہ پسند تھا (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی صفۃ شراب رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 857، مطبوعہ فرید بک لاہور)

تین سانس میں پانی پینا سُنّت ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں پانی مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بسم اللہ پڑھو اور فراغت پر الحمدللہ کہا کرو (ترمذی شریف، حدیث 1892، جلد 2، ص 352)

برتن میں سانس لینا اور پھونکنا منع ہے

حدیث شریف: رسول محتشم ﷺ نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد حدیث 3728، جلد 3، ص 474)

فائدہ: مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں۔ برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے۔ نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اس لئے برتن سے الگ منہ کر کے سانس

لو (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو، بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہوجائے پھر پیو (مرأۃ جلد 6،ص 77) البتہ قرآنی آیات، درود پاک اور دعائے ماثورہ پڑھ کر بہ نیت شفا پانی پر دم کرنے میں حرج نہیں۔

دودھ، غذا بھی ہے اور پانی بھی ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ دودھ کے سوا اور کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے اور پانی (دونوں کی جگہ) کفایت کرتی ہو (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی صفۃ شراب رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 857، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سونے اور چاندی کے برتن میں پانی نہ پیو

حدیث شریف: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتن میں پانی پینے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں (سنن ابن ماجہ، جلد دوم، حدیث 1203، ص 335، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ساقی (دوسروں کو پلانے والا) خود بعد میں پیئے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ دوسروں کو پلانے والا خود بعد میں پیئے گا (ابن ماجہ، جلد دوم، حدیث 1223، ص 339، مطبوعہ فرید بک لاہور)

زم زم شریف کھڑے ہوکر پینا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے زم زم کا پانی کھڑے ہوکر نوش فرمایا (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی صفۃ شرب رسول اللہ ﷺ،

جلد دوم، ص 857، مطبوعہ فرید بک لاہور)

زم زم شریف لے جانا سُنّت ہے

حدیث شریف: ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زم زم کا پانی اٹھا کر لے جاتیں اور فرماتیں کہ سرکار ﷺ بھی اسے لے جاتے تھے (ترمذی، جلد اول، حدیث 951، ص 500، مطبوعہ فرید بک لاہور)

تین سانس میں پانی پینا سیراب کرنے والا ہے

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ جب پانی پیتے تین سانس لیتے اور فرماتے۔ یہ زیادہ خوشگوار اور سیراب کرنے والا ہے (شمائل ترمذی، باب ما جاء فی صفۃ شرب رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 858، مطبوعہ فرید بک لاہور)

پانی پینے کے آداب

حدیث شریف: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار کائنات ﷺ نے ہمیں اوندھے منہ لیٹ کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ برتن میں ایسے منہ نہ ڈالو جیسے کتا منہ ڈالتا ہے اور نہ ایک ہاتھ سے پیو جیسے وہ لوگ پیتے ہیں جن پر خدا کا غضب نازل ہوا ہے اور نہ اس برتن کا پانی پیو جو رات کو کھلا رکھا ہے۔ ہاں اگر بند ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اور جو شخص اپنے ہاتھ سے باوجود برتن ہونے کے عاجزی و انکساری کی وجہ سے پانی پیئے گا، اللہ تعالیٰ اسے ہر انگلی کے بدلے ایک نیکی عطا فرمائے گا چونکہ یہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا برتن ہے جب انہوں نے پیالہ پھینک کر فرمایا تھا افسوس یہ بھی دنیا کا سامان ہے (ابن ماجہ، جلد دوم، حدیث 1220، ص 338، مطبوعہ فرید بک لاہور)

پانی پیتے ہوئے یہ دعا پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ جب پانی نوش فرماتے تو یہ کلمات کہتے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ جَعَلَہٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوبِنَا

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے محض اپنی رحمت سے اسے (یعنی پانی کو) میٹھا نہایت شیریں بنایا اور ہمارے (یعنی امت کے) گناہوں کی وجہ سے اسے کھاری، نہایت تلخ نہ بنایا (کتاب الدعاء، للطبرانی، باب یقول عند الفراغ، حدیث 899، ص 280، جلد 4)

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

رسول پاک ﷺ کے گفتگو کرنے کا طریقہ

حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ، تمہاری طرح لگا تار گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ (ایسا) صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے کہ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کرلیتا (شمائل ترمذی، باب کیف کان کلام رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 860، مطبوعہ فرید بک لاہور)

اہم بات کو تین مرتبہ دہرانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ (ایک) بات کو تین مرتبہ دہراتے تا کہ وہ آپ ﷺ سے سمجھی جاسکے (شمائل ترمذی، باب کیف کان کلام رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 860، مطبوعہ فرید بک لاہور)

خاموش رہنے والا نجات یافتہ ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا جو چپ رہا اس نے نجات پائی (ترمذی شریف، حدیث 2509، جلد 4، ص 225)

کم بولنے والے کی صحبت اختیار کرو

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قربت وصحبت اختیار کرو کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے (سنن ابن ماجہ، حدیث 4101، جلد 4، ص 422، مطبوعہ فرید بک لاہور)

فحش گوئی جہنم میں لے جانے والا کام ہے

حدیث شریف: تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا۔ اس شخص پر جنت حرام ہے جو فحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے (کتاب الصمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، حدیث 325، جلد 7، ص 204، مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

مسکرانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ کی ہنسی صرف مسکراہٹ ہوتی تھی (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی ضحک رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 862، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم نور مجسم ﷺ کو کبھی بھی منہ پھاڑ کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کا کوا نظر آ جائے۔ آپ ﷺ صرف مسکرایا کرتے تھے (ریاض الصالحین، جلد اول، باب وقار والسکینۃ، حدیث 706، ص 424، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

خوش طبعی سُنّت ہے مگر جھوٹ اور دل آزاری پر مبنی نہ ہو

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں سچی بات ہی تو کہتا ہوں (یعنی باوجود مزاح کے جھوٹی بات نہیں کہتا) (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی صفۃ مزاح رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 864، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سونے کی سنتیں اور آداب

سوتے وقت یہ کام کرلیا کرو

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا سوتے وقت برتنوں کو ڈھانکا کرو، مشکیزوں کے منہ بند کردیا کرو، دروازے بند رکھا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ چھوٹے فاسق (چوہے) نے کئی مرتبہ بتی کو گھسیٹ کر گھر والوں کو جلایا (ترمذی، جلد اول، حدیث 763، ص 306، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

بغیر منڈیر والی چھت پر سونے کی ممانعت

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا جہاں (گرنے سے) کوئی رکاوٹ نہ ہو (ترمذی، جلد اول، حدیث 765، ص 307، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

سوتے وقت یہ دعا پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ سوتے وقت اپنے ہاتھ کو تکیہ بناتے پھر دعا مانگتے

رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادِكَ

(ترمذی، جلد دوم، حدیث 1325، ص 757، مطبوعہ فرید بک لاہور)

بستر پر جاتے وقت سورۂ کافرون پڑھنے کا حکم

حدیث شریف: حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے رسول

پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔ یارسول اللہ! مجھے ایسی چیز بتائیں جسے میں بستر پر جاتے وقت پڑھا کروں۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ سورۂ کافرون پڑھا کرو (ترمذی جلد دوم، حدیث 1329، ص 577، مطبوعہ فرید بک لاہور)

آرام کرنے سے قبل ان دوسورتوں کی تلاوت کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ آرام فرما ہونے سے پہلے سورۂ الم التنزیل السجدہ اور سورۂ ملک پڑھا کرتے تھے (ترمذی، جلد دوم، حدیث 801، ص 325، مطبوعہ فرید بک لاہور)

رات کو یہ دوسورتیں پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ جب تک سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر نہ پڑھ لیتے تھے، آرام فرما نہ ہوتے (ترمذی، جلد دوم، حدیث 831، ص 338، مطبوعہ فرید بک لاہور)

رات کو مسبحات کی تلاوت سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ آرام فرما ہونے سے پہلے مسبحات (وہ سورتیں جن کے شروع میں سبح، یسبح اور سبحان کے الفاظ ہیں) پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے، ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے

(ترمذی، جلد دوم، حدیث 832، ص 338، مطبوعہ فرید بک لاہور)

دائیں ہتھیلی کو دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر سونا سُنّت ہے

حدیث شریف: جب رسول محتشم ﷺ اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دائیں ہتھیلی کو دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور (بارگاہ الٰہی میں) عرض کرتے "رَبِّ قِنِی عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ" (اے رب! مجھے (اس دن کے) عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا) (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی صفۃ نوم رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 871، مطبوعہ فرید بک لاہور) (ترمذی شریف، جلد دوم، حدیث 1328، ص 576، مطبوعہ فرید بک لاہور)

چمڑے کا بستر استعمال کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس بستر پر رسول پاک ﷺ آرام فرمایا کرتے تھے، وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی مونجھ بھری ہوئی تھی (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی فراش رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 889، مطبوعہ فرید بک لاہور)

بستر پر جا کر یہ دعا پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: جب رسول پاک ﷺ اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دعا مانگتے "اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ" (اے اللہ! مجھے تیرے ہی نام سے موت آئے گی اور تیرے نام سے ہی زندہ رہتا ہوں) اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ"

(تمام تعریفیں اللہ کو سزاوار ہیں جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جانا ہے)

(شمائل ترمذی، باب ما جاء فی صفۃ نوم رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 872، مطبوعہ فرید بک لاہور) (ترمذی جلد دوم، حدیث 1334، ص 582، مطبوعہ فرید بک لاہور)

بستر پر جا کر یہ عمل کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول پاک ﷺ کا مبارک معمول تھا کہ جب رات کے وقت بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہاتھوں کو (دعا کے انداز میں) جمع فرما کر ان میں پھونک مارتے اور سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھتے پھر دونوں ہاتھوں کو جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا، پھیرتے اور ابتداء سر انور، چہرۂ مبارک اور جسم کے سامنے والے حصے سے کرتے۔ آپ ﷺ تین مرتبہ ایسا کرتے۔ (شمائل ترمذی، باب ما جاء فی صفۃ نوم رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 872، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نیند سے بیدار ہو کر یہ دعا پڑھنا سُنّت ہے

جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھیئے

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ"

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (بخاری، حدیث 6325، جلد 4، ص 196)

عصر کے بعد سونا عقل کو نقصان پہنچاتا ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی

عقل جاتی رہے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

(مسند ابو یعلیٰ حدیث 4897، جلد 4، ص 278)

☆ دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے

(عالمگیری، جلد 5، ص 376)

☆ دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے

(عالمگیری، جلد 5، ص 376)

☆ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سلانا چاہیے بلکہ اس عمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنے عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مردوں کے ساتھ نہ سوئے (درمختار، ردالمحتار، جلد 9، ص 629)

☆ میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچے کو اپنے ساتھ نہ سلائیں۔ لڑکا جب حد شہوت کو پہنچ جائے تو وہ مرد کے حکم میں ہے (درمختار، جلد 9، ص 630)

رات میں بیدار ہو کر عبادت کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول محتشم ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں آرام فرماتے پھر (نماز کے لئے) کھڑے ہو جاتے پھر جب اذان سنتے تو فوراً کھڑے ہو جاتے (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی عبادۃ رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 873، مطبوعہ فرید بک لاہور)

رات میں قیام کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رات کے قیام کو ترک

نہ کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ اسے ترک نہیں کرتے تھے اور آپ ﷺ جب کبھی بیمار یا تھکے ہوتے تو (رات کی) نماز بیٹھ کر پڑھ لیا کرتے تھے (الترغیب والترہیب، جلد اول، ص 257، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

نکاح کی سنتیں اور آداب

نکاح کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سُنّت ہے

حدیث شریف: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ چار چیزیں انبیاء کرام علیہم السلام کی سُنّت میں سے ہیں۔ حیا کرنا، عطر لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا (ترمذی، جلد اول، ابواب النکاح، حدیث 1070، ص 552 مطبوعہ فرید بک لاہور)

ماہ شوال میں نکاح کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے مجھ سے شوال میں نکاح کیا اور شوال ہی میں شب زفاف گزاری۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پسند فرماتی تھیں کہ ان (کے خاندان) کی عورتوں کے ساتھ شوال ہی میں شب زفاف منائی جائے (ترمذی، جلد اول، ابواب النکاح، حدیث 1085، ص 558، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ولیمہ کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (سے نکاح) پر ستو اور کھجوروں سے ولیمہ کیا (ترمذی جلد اول، ابواب النکاح، حدیث 1087، ص 558، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نکاح کی سُنّت کی برکات

حدیث شریف: سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے نوجوانوں کی جماعت! تمہیں نکاح کر لینا چاہئے۔ اگر تمہیں طاقت ہو کیونکہ نکاح آنکھوں کو بدنظری سے محفوظ رکھتا ہے اور مرد و عورت کی شرم گاہ کو بدکاری سے بچاتا ہے اور جس شخص کو استطاعت نہیں، اسے چاہئے کہ وہ

روزہ رکھا کرے کیونکہ روزہ اس کی شہوت کا توڑ ہے (سنن نسائی، جلد دوم، حدیث 3213، ص 353، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نکاح سے قبل عورت کو دیکھنے کا حکم

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے ایک انصاری عورت کے پاس پیغام بھیجا تو اسے سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تو نے اسے دیکھ لیا ہے، اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس عورت کو دیکھ لے (نسائی، حدیث 3238، ص 365، مطبوعہ فرید بک لاہور)

وتر کی رکعتیں تہجد کے ساتھ پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ رسول رحمت ﷺ کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کے دروازے یا خیمے کی چوکھٹ سے تکیہ لگا کر کھڑا ہو گیا (میں نے دیکھا) آنحضرت ﷺ نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں نہایت طویل پڑھیں، ہر پچھلی دو رکعتیں پہلی دو کی نسبت مختصر ہوتیں۔ پھر آپ ﷺ نے وتر پڑھے، اس طرح یہ تیرہ رکعتیں ہو گئیں (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی عبادۃ رسول اللہ ﷺ، جلد دوم، ص 875، مطبوعہ فرید بک لاہور)

بیعت کے وقت ہاتھ میں ہاتھ دینا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سرور کونین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا کہ اپنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ آپ کی بیعت کروں۔ آپ ﷺ نے ہاتھ بڑھایا۔ میں نے اپنا ہاتھ سمیٹ لیا۔ فرمایا اے عمرو! یہ کیا؟ میں نے عرض کیا کہ میری بخشش

ہوجائے، فرمایا اے عمرو! کیا تمہیں خبر نہیں کہ اسلام پچھلے گناہ ڈھا دیتا ہے اور ہجرت پچھلے گناہ ڈھا دیتی ہے اور حج بھی پچھلے گناہ ڈھا دیتا ہے (مسلم شریف، مرأۃ المناجیح، شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، حدیث 25، ص 62، مطبوعہ قادری پبلشرز اردو بازار لاہور)

فائدہ: مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ یہ بیعت اسلام ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان اسلام لاتے وقت حضورﷺ سے بیعت بھی کیا کرتے تھے یعنی استقامت کا وعدہ بیعت توبہ، بیعت تقویٰ، بیعت جہاد، بیعت شہادت، کسی خاص مسئلہ پر بیعت اس کے علاوہ ہیں۔ آج کل علی العموم، مشائخ سے بیعت توبہ یا تقویٰ ہوتی ہے۔ بیعت کے وقت شیخ کے ہاتھ میں ہاتھ دینا سُنّت ہے، جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا۔

نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اپنی جگہ بیٹھے رہنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم نور مجسمﷺ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اپنے مصلی پر بیٹھے رہتے (ترمذی، جلد اول، حدیث 567، ص 339، مطبوعہ فرید بک لاہور)

اشراق کی دو رکعت پورے حج اور عمرہ کا ثواب

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا جو صبح کی نماز باجماعت پڑھ کر طلوع آفتاب تک بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا پھر دو

رکعت (اشراق) کی نماز ادا کی، اس کے لئے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ہے (ترمذی، جلد اول، حدیث 568، ص 339، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نماز چاشت کی چھ رکعتیں پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ چاشت کے وقت چھ رکعتیں ادا فرماتے تھے (شمائل ترمذی باب صلوٰۃ الضحیٰ جلد دوم، ص 881، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نوافل، تلاوت اور ذکر اللہ اپنے گھر میں بھی کیا کرو

حدیث شریف: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اپنی نمازوں کا کچھ حصہ (نوافل) اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انہیں قبریں مت بنالو (الترغیب والترہیب، جلد اول، ص 193، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

خوشی حاصل ہونے پر سجدۂ شکر ادا کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور اکرم نور مجسم ﷺ کو کوئی خوشی ہوتی تو آپ ﷺ سجدۂ شکر ادا فرماتے (ابن ماجہ، جلد دوم، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ، حدیث 1394، ص 163، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مرغ کو برا نہ کہو

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مرغ کو برا نہ کہا کرو۔ کیونکہ وہ تو نماز کے لئے جگاتا ہے (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 1662، ص 602، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مرغ کی آواز پر اللہ کا فضل مانگو

حدیث شریف: نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا۔ جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ لو شیطان سے کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 1663، ص 602، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے چِلّانے پر اللہ کی پناہ مانگو

حدیث شریف: رسول محتشم ﷺ نے فرمایا جب تم رات کو کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے چِلّانے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ لو کیونکہ وہ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 1664، مطبوعہ فرید بک لاہور)

بچوں کو بوسہ دینا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سید عالم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا۔ پاس ہی اقرع بن حارث تمیمی بیٹھے تھے، کہنے لگے کہ میرے تو دس بچے ہیں لیکن میں نے کبھی کسی کو چوما نہیں۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا ''جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی کوئی رحم نہیں کرتا'' (ادب المفرد، باب قبلۃ الصبیان، حدیث 91، ص 90، مطبوعہ ادارہ پیغام القرآن، اردو بازار لاہور)

بچوں سے مزاح کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت

حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا پھر اپنے قدموں پر ان کا قدم رکھ کر فرمایا۔ اوپر چڑھو (ادب المفرد، باب المزاح مع الصبی، حدیث 272، ص 158، مطبوعہ ادارہ پیغام القرآن اردو بازار لاہور)

روزانہ سو مرتبہ استغفار کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کیا کرو۔ میں خود اس کی بارگاہ میں روزانہ سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں (مسلم شریف، جلد سوم، حدیث 6732، ص 818، مطبوعہ فرید بک لاہور)

گھر کے کام کاج کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا۔ نبی کریم ﷺ گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے تو انہوں نے جواب دیا۔ رسول پاک ﷺ گھر کے کام کاج کر رہے ہوتے تھے، جب نماز کا وقت ہو جاتا تھا تو آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے (ریاض الصالحین جلد اول، باب التواضع وخفض الجناح للمومنین، حدیث 609، ص 381، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

جو جس سے محبت رکھے وہ اسی کے ساتھ ہے

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ! ایک آدمی قوم سے محبت رکھتا ہے۔ لیکن ان جیسے کام نہیں کر سکتا۔ فرمایا کہ اے ابوذر! تم اس کے ساتھ محبت کرتے ہو، عرض گزار ہوئے کہ میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہو جس سے محبت رکھتے ہو

(ابوداؤد، جلدسوم، حدیث 1687، ص610، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مسلمان پر مسلمان کے چار حق

حدیث شریف: تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا۔ ایک مسلمان کے دوسرے پر چار حق ہیں۔

سلام کا جواب دینا

جب وہ دعوت کرے تو دعوت قبول کرنا

جب وہ مر جائے تو جنازہ میں حاضر ہونا

اور جب وہ بیمار ہو تو بیمار کی عیادت کرنا

(ان ماجہ، جلداول، کتاب الجنائز، حدیث 1495، ص413، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مریض کی عیادت پر انعام

عیادت کے لئے جاؤ تو مریض کی درازی عمر کے لئے دعا کرو

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس کے لئے درازی عمر کی دعا کرو۔ اگرچہ اس سے کوئی فائدہ نہیں لیکن مریض کی طبیعت بہل جائے گی (ابن ماجہ، جلد اول، کتاب الجنائز، حدیث 1499، ص 414، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مریض کے پاس جا کر اس سے اپنے لئے دعا کراؤ

حدیث شریف: نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ تم جب کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اپنے لئے دعا کراؤ کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے (ابن ماجہ، جلد اول، کتاب الجنائز، حدیث 1502، ص 414، مطبوعہ فرید بک لاہور)

عیادت کرنے والا جنت کے باغ میں چلتا ہے

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب آدمی کسی (مریض) کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو وہ جنت کے باغ میں چلتا ہے، جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ اگر یہ صبح کا وقت ہے تو ستر ہزار فرشتے اس پر شام تک رحمت بھیجتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں (ابن ماجہ، جلد اول، کتاب الجنائز، حدیث 1503، ص 415، مطبوعہ فرید بک لاہور)

عیادت کرنے والے کیلئے ملائکہ کی خوشخبری

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مریض کی عیادت کرنے

والے کے لئے ایک منادی آسمان سے آواز دیتا ہے۔تو خوش ہو، تیرا چلنا بھی مبارک ہے،تو نے جنت میں اپنے لئے مکان تیار کرلیا ہے (ابن ماجہ،جلد اول، کتاب الجنائز، حدیث 1504، مطبوعہ فرید بک لاہور)

میت کے احکام

مرنے والے کو کلمہ طیبہ کی تلقین کرو

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مرنے والے کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی تلقین کیا کرو (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1506، ص 415، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مردوں کے نزدیک سورۂ یٰسین پڑھو

حدیث شریف: رسول محتشم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اپنے مردوں کے نزدیک (سورۂ) یٰسین پڑھا کرو (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1509، ص 416، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کسی کے انتقال پر ماتم نہ کرو

حدیث شریف: رحمت عالم ﷺ نے فرمایا۔ مردہ پر ماتم جاہلیت کا طریقہ ہے اور اگر ماتم کرنے والی مرنے سے قبل توبہ نہ کریگی تو قیامت کے روز وہ اس حال میں اٹھائی جائیگی کہ وہ تارکول کا کرتہ پہنے ہوگی اور پھر اسے آگ کی زرہ پہنائی جائیگی (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1645، ص 448، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نوحہ کرنے والی پر لعنت

حدیث شریف: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول پاک ﷺ نے چہرہ نوچنے والی، گریبان پھاڑنے والی اور تباہی اور ہلاکت پر شور مچانے والی پر لعنت فرمائی ہے (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1647، ص 449، مطبوعہ فرید بک لاہور)

اولاد کے انتقال پر آنسو بہہ جائیں تو حرج نہیں

حدیث شریف: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب (رسول پاک ﷺ کے صاحبزادے) ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو رسول پاک ﷺ رونے لگے۔ تعزیت کرنے والوں میں ابوبکر وعمر بھی تھے۔ انہوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ حکم خداوندی پر عمل کرنے کے آپ زیادہ حقدار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ آنکھ آنسو بہاتی اور دل رنجیدہ ہوتا ہے، باقی ہم زبان سے وہ الفاظ نہ کہیں گے جس سے خدا ناراض ہو۔ اگر خدا کا وعدہ سچا نہ ہوتا، یعنی ایک روز جمع نہ ہونا ہوتا اور آخرت دنیا کے تابع ہے تو اے ابراہیم تیری وجہ سے ہمیں وہ غم ہوتا جس کی کوئی انتہا نہ ہوتی اور اب بھی ہم تمہارے باعث رنجیدہ ہیں (ابن ماجہ، جلداول، حدیث 1352، ص 451، مطبوعہ فرید بک لاہور)

فوت شدہ کی آنکھیں بند کرتے وقت دعا قبول ہوتی ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ جب تم مردوں پر حاضر ہو تو ان کی آنکھیں بند کردیا کرو کیونکہ جب روح قبض ہوتی ہے تو نگاہ اس کا تعاقب کرتی ہے اور نیک کلمات کہا کرو کیونکہ جو گھر والے کہتے ہیں، فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں (ابن ماجہ، جلداول، حدیث 1516، ص 418، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نیک مسلمان کی پیشانی پر بعداز وصال بوسہ لینا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ تاجدار کائنات ﷺ نے عثمان بن مظعون (رضی اللہ عنہ) کی وفات کے بعد ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ گویا میں

آپ ﷺ کے رخسار مبارک پر آنسو بہتے دیکھ رہی ہوں (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1517، ص418، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے آقا ﷺ کی سُنّت پر عمل کیا

حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سرورِ کونین ﷺ کے وصال کے بعد سرکار ﷺ کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیا (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1518، ص418، مطبوعہ فرید بک لاہور)

غسلِ میت کے آداب

میت کوامانت دارلوگ غسل دیں

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔میت کوامانت داراشخاص غسل دیں

(ابن ماجہ،جلداول،حدیث 1522،ص419،مطبوعہ فرید بک لاہور)

میت کے سترعورت کوبھی نہ دیکھا جائے

حدیث شریف: نبی پاک ﷺ نے فرمایا اے علی! ران نہ کھولو، نہ کسی زندہ اور مردے کی ران کی جانب دیکھو

(ابن ماجہ،جلداول،حدیث 1521،ص419،مطبوعہ فرید بک لاہور)

آ قا کریم ﷺ کوبیئرغُرس کے پانی سے غسل دیا گیا

حدیث شریف: نبی رحمت شفیع امت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب میرا وصال ہوجائے تو مجھے بیئر غُرس کے سات مشک پانی سے غسل دیا جائے (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1529،مطبوعہ فرید بک لاہور)

پانی میں کافوراور بیری کے پتے ملانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہواتو آپ ﷺ نے ہمیں بلا بھیجااورفرمایا کہ انہیں تین، پانچ یا سات دفعہ یااس سے زیادہ بارغسل دو۔اگرتمہیں ضرورت محسوس ہوتو پانی اور بیری سے غسل دواورآخر میں تھوڑا ساکافورملادو یااس قسم کی کوئی چیز شامل کرو(سنن نسائی،جلد1،ص484)

غسل میت کا طریقہ

جب میت کو تختے پر لٹایا جائے پھر اس کے کپڑے اتار لئے جائیں تو پھر جس شخص نے غسل دینا ہو، وہ اپنے ہاتھوں پر کپڑا چڑھائے کیونکہ جس طرح انسان کے بعض جسم کو دیکھنا منع ہے، اسی طرح اس حصے کو ننگے ہاتھوں سے چھونا بھی منع ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک میت کو پہلے استنجاء کرایا جائے۔ اس کی صورت بھی یہی ہے کہ استنجاء کرانے والا اپنے ہاتھوں پر کپڑا چڑھا کر اس کے مقام استنجاء کو دھوئے۔ خیال رہے کہ کپڑے اتارنے یا غسل دینے کے وقت مرد کو مرد کا بقیہ جسم دیکھنا جائز ہے۔

بہرحال غسل دیتے وقت سب سے پہلے میت کو نماز جیسا وضو کرایا جائے، البتہ اس میں کلی کرانا یا ناک میں پانی چڑھانا نہیں ہے کیونکہ میت کی طاقت میں نہیں کہ وہ کلی وغیرہ کا پانی باہر نکال سکے، لہذا بہتر یہ ہے کہ کوئی کپڑا وغیرہ تر کرکے اس کے دانتوں اور ہونٹوں کے اندرونی حصہ پر ملا جائے اور اسی طرح سے پانی سے تر کیا ہوا کپڑا ناک کے سوراخوں میں بھی مل دیا جائے۔

اس بات کا بھی خیال رہے کہ وضو و غسل میت کو کرایا جائے گا، خواہ وہ پاکیزگی کی حالت میں فوت ہو یا جنابت کی حالت میں۔ اسی طرح خواہ عقلمند تھا یا مجنون، کیونکہ جس طرح میت کو پاکیزہ کرنے کے لئے غسل دیا جاتا ہے، اسی طرح میت کو غسل دینے اور کفن، دفن کے انتظام کرنے میں میت کا زندہ پر حق ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب کر فوت ہوجاتا ہے تو پھر بھی اسے غسل دیا جاتا ہے اس لئے کہ وہ زندہ لوگ اپنا حق ادا کریں۔

پیارے بھائیو! وضو کرانے اور سر پر پانی بہانے کے بعد دائیں جانب پانی ڈالا جائے، اس طرح کہ وہ بائیں جانب نیچے تک پہنچ جائے، پھر دائیں جانب کو نیچے کردیا جائے اور بائیں

جانب پر اس طرح پانی بہائیں کہ نیچے حصہ تک پہنچ جائے، دائیں یا بائیں سے مراد سر سے لے کر پاؤں تک کا تمام حصہ ہے۔

دونوں جانب کو دھونے کے بعد میت کو سہارا دے کر سیدھا کیا جائے جیسے کہ بٹھایا جاتا ہے، پھر میت کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملا جائے۔ اگر کوئی چیز خارج ہو تو اسے دھونے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ میت کو وضو اس لئے نہیں دیا جاتا کہ وہ بے وضو ہے بلکہ اس کو نجاست سے پاک کرنے کے لئے غسل دیا جاتا ہے۔ لہٰذا میت کے وضو کو زندہ کی طرح نہ سمجھا جائے۔ عام طور پر میت کے ناک کان وغیرہ سے خون نکل آئے تو کہا جاتا ہے کہ میت کا وضو قائم نہیں رہا، یہ بالکل غلط ہے۔ میت کو ایک مرتبہ وضو اور غسل دینا کافی ہے۔ اگر ناک یا کان وغیرہ سے خون نکل آئے تو صاف کر دینا کافی ہے۔

جب غسل دے چکیں تو میت کے جسم کو کسی رومال وغیرہ سے صاف کریں تاکہ کفن پانی سے تر نہ ہو، پھر میت کے سجدہ والے اعضاء پر خوشبو لگائی جائے یعنی پیشانی، ناک، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں، دونوں پاؤں پر خوشبو لگائی جائے (موت کا منظر، ص 125)

میت کو سفید کپڑے میں کفن دیا جائے

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے لئے بہترین کپڑے سفید کپڑے ہیں۔ ان میں مردوں کو کفن دو اور انہیں پہنا کرو (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1533، ص 422، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کفن بنانے کا طریقہ اور مسائل

مسلمان میت کو کفن پہنانا فرض کفایہ ہے

پیارے بھائیو! میت کے متعلق جاننے سے پہلے اس بات کا جاننا ازحد ضروری ہے کہ ہر مسلمان میت کو کفن پہنانا فرض کفایہ ہے۔فرض کفایہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی ایک مسلمان نے بھی کفن دے دیا تو سب بری الذمہ ہو گئے۔ ورنہ جن کو اس کی خبر تھی اور اس میں مدد نہ کی وہ سب گناہ گار ہوں گے۔

کفن میں کتنے کپڑے ہوتے ہیں

پیارے بھائیو! کفن بنانے سے پہلے تو یہ معلومات ہونا ضروری ہے کہ کفن میں کپڑے کتنے ہوتے ہیں۔ جب یہ معلوم ہو جائے گا تو پھر ان شاءاللہ عزوجل کفن بنانا آسان ہو جائے گا۔

مرد کے کفن میں تین کپڑے استعمال کئے جاتے ہیں اور یہ سُنّت مبارکہ بھی ہے چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے ''مرد کا کفن سُنّت تہبند، قمیص اور لفافہ ہے''

عورت کا کفن پانچ کپڑے ہیں ''قمیص، تہبند، اوڑھنی، لفافہ اور سینہ بند''

نابالغ بچے اور بچی کا کفن یہ ہے کہ ''اگر یہ حد شہوت کو پہنچ گئے ہوں جس کا اندازہ لڑکوں میں بارہ سال اور لڑکیوں میں نو سال ہے تو پھر وہ بالغ کے حکم میں ہیں، اب کفن میں جتنے کپڑے بالغ کو دیئے جاتے ہیں اسے بھی اتنے ہی دیئے جائیں گے اور اس سے چھوٹے بچے کو ایک کپڑا اور چھوٹی بچی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں اور اگر لڑکے کو بھی دو کپڑے دیئے جائیں تو اچھا ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو ہی پورا کفن دیں، اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو'' (فتاویٰ فیض الرسول، ج 1، ص 437، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری)

مرد کا کفن بنانے کا طریقہ

مرد کے کفن میں تین کپڑے ہوتے ہیں یعنی ازار بند، قمیص اور لفافہ۔ اب ان کی تفصیل بیان کی جائے گی۔

ازار بند بنانے کا طریقہ

ازار بند کو تہبند بھی کہتے ہیں اور چادر بھی کہتے ہیں۔اس کو بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ''میت کے قد کے برابر اسے کاٹ لیں'(یعنی اس کی مقدار چوٹی سے قدم تک ہے)

(فتاویٰ فیض الرسول، ج 1، ص 437، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری، ج 1، مصری ص 150، ہدایہ ج 1، ص 37)

قمیص بنانے کا طریقہ

قمیص کو کفنی بھی کہتے ہیں ''یہ گردن سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک ہو اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف سے برابر ہو، بعض لوگ پیچھے کم رکھتے ہیں اور آگے زیادہ یہ غلط ہے (اور کچھ لوگ اس کی سلائی کراتے ہیں جو کہ درست نہیں) اس میں چاک اور آستین نہیں ہوتی، اس کو بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مرد کے کفن کو مونڈھے پر سے چیزیں'' (یعنی جس طرح ہم عام قمیص استعمال کرتے ہیں اس طرح اس کا گریبان نہ ہو بلکہ ایک کندھے سے لے کر دوسرے کندھے تک ہو)

(فتاویٰ فیض الرسول، ج 1، ص 437، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری ج 1، ہدایہ ج 1)

لفافہ بنانے کا طریقہ

لفافہ کو بڑی چادر بھی کہتے ہیں، اس کی مقدار یہ ہے کہ ''میت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف سے آسانی کے ساتھ باندھی جا سکے'' (اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اسے میت کے قد سے ناپ لیں پھر تقریباً دو یا تین بالشت بڑی کاٹ لیں) (فتاویٰ فیض الرسول، جلد 1، ص 437)

عورت کا کفن بنانے کا طریقہ

عورت کا کفن پانچ کپڑے ہیں۔ ازار بند، قمیص، لفافہ، خمار، خرقہ۔ اب ان کی تفصیل بیان کی جائے گی۔

ازار بند بنانے کا طریقہ

جس طرح مردوں کا ازار بند ہوتا ہے، بالکل اسی طرح عورتوں کا ازار بند ہوتا ہے

قمیص بنانے کا طریقہ

مرد اور عورت کی قمیص یعنی کفنی میں فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ "مرد کی کفنی کندھوں کی سمت سے چیری جاتی ہے اور عورتوں کی چھاتی کی طرف ہے" (یعنی جس طرح ہماری عام قمیص بنائی جاتی ہے، سامنے گریبان ہوتا ہے، بالکل اسی طرح عورتوں کی قمیص کفنی بنائی جاتی ہے)

لفافہ بنانے کا طریقہ

ان میں بھی کوئی فرق نہیں، لیکن اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ "لفافہ یعنی بڑی چادر میت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ میت کو آسانی کے ساتھ لپیٹا جا سکے"

خمار بنانے کا طریقہ

خمار یعنی اوڑھنی اس کو دوپٹہ بھی کہا جاتا ہے، یہ نصف پشت سے لے کر سینہ تک ہونی چاہیئے، جس کا اندازہ تین ہاتھ یعنی ڈیڑھ گز ہے اور عرض ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک، اور جو لوگ میت پر زندگی کی طرح اوڑھنی رکھتے ہیں، بیجا اور خلاف سُنّت ہے۔ (فیض الرسول، ج1، ص438، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری، ج1، ص150، ہدایہ ج1، ص137)

خرقہ بنانے کا طریقہ

خرقہ یعنی سینہ بند" یہ پستان سے لے کر ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو" عالمگیری میں ہے کہ "بہتر یہ ہے کہ سینہ بند پستان سے ران تک ہو" (فتاویٰ فیض الرسول، جلد 1، ص 438، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری، بحوالہ جوہرہ نیرہ)

نابالغ بچے اور بچی کا کفن

نابالغ بچہ جو حد شہوت کو پہنچ گیا ہو، اس کا اندازہ آپ یوں لگا سکتے ہیں کہ "اگر لڑکا 12 سال کی عمر تک پہنچ گیا ہو تو حد شہوت میں یعنی بلاغت میں شمار کیا جائے گا"

اور بچی کی عمر "اگر نو سال کی ہو تو وہ بھی بالغ کے حکم میں ہے نیز جو بالغ نہ ہو یعنی چھوٹی لڑکی کو آپ دو کپڑے دے سکتے ہیں۔ اگر بچہ چھوٹا ہو تو اسے ایک کپڑا بھی پہنا سکتے ہیں۔ مگر افضل یہی ہے کہ ان کو بھی سُنّت کے مطابق کفن دیا جائے، اگر چہ ایک دن کا ہی بچہ کیوں نہ ہو" (فتاویٰ فیض الرسول، ج 1، ص 437)

کفن پہنانے کا طریقہ

کفن پہنانے کا آسان اور مختصر طریقہ یہ ہے کہ میت کو غسل دینے کے فوراً بعد بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ آہستہ پونچھ لیں تا کہ کفن تر نہ ہو اور کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے لیں، اس سے زیادہ نہیں۔

پھر کفن یوں بچھائیں کہ پہلے لفافہ، پھر تہبند، پھر کفنی چونکہ یہ دوہری ہوتی ہے، اس لئے اس کا ایک حصہ اوپر کی جانب لپیٹ لیا جائے گا پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی کا اوپر والا حصہ جو لپیٹا تھا، پہنائیں۔

پھر داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں اور موضع سجود یعنی ماتھے، ناک، ہاتھ، گھٹنے اور قدم پر کافور لگائیں۔

پھر تہبند لپیٹیں، پہلے بائیں جانب سے پھر دہنی طرف سے۔

پھر لفافہ لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے، پھر دہنی طرف سے تاکہ دہنا (حصہ) اوپر رہے، اور (پھر) سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں تاکہ اڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔

عورت کا کفنی پہنانے کے بعد اس کے بالوں کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب ڈال دیں کہ سینہ پر رہے۔

پھر مرد کی طرح عورت کو بھی تہبند اور لفافہ لپیٹیں، پھر سب کے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لا کر باندھیں۔

جیسا کہ عالمگیری جلد اول ص 82 میں ہے۔ پھر سینہ بند سب کپڑوں کے اوپر بالائے پستان باندھیں (فتاویٰ فیض الرسول، ج1، ص438، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری ج1، ص82)

مسلمان میت کی اچھائیاں بیان کرو

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے اس کی مدح بیان کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ اس کے بعد دوسرا جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی مذمت بیان کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ قوم کی گواہی، مومنین زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1552، ص426، مطبوعہ فرید بک لاہور)

جنازہ کے اہم مسائل

جنازہ حاضر ہو جائے تو تاخیر مت کرو

حدیث شریف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب جنازہ حاضر ہو جائے تو تاخیر نہ کرو (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1547، ص 425، مطبوعہ فرید بک لاہور)

جس کی نماز جنازہ سو افراد پڑھیں، اس کی نجات

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ جس کی نماز جنازہ سو مسلمان پڑھیں، اس کی بخشش کر دی جاتی ہے (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1549، ص 525، مطبوعہ فرید بک لاہور)

جس کے جنازہ میں تین صفیں ہوں، اس کے لئے جنت واجب ہے

حدیث شریف: حضرت مالک بن ہبیرۃ الشامی رضی اللہ عنہ کے سامنے جنازہ لایا جاتا اور لوگ کم ہوتے تو آپ لوگوں کی تین صفیں بناتے۔ پھر نماز پڑھتے اور فرماتے رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جس میت پر تین صفیں ہوں۔ اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1551، ص 426، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں

حدیث شریف: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی پاک ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے جنازہ پر چار تکبیریں فرمائی (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1563، ص 429، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نماز جنازہ پڑھنے کے بعد دعا

حدیث شریف: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب تم کسی جنازے کی نماز پڑھ چکو تو اس کے لئے خلوص سے دعا کرو (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1558، ص 428، مطبوعہ فرید بک لاہور)

تدفین کی سنتیں اور آداب

نماز جنازہ پڑھنے کی فضیلت

حدیث شریف: رسول اللہﷺ نے فرمایا۔جس نے جنازہ کی نماز پڑھی۔اس کے لئے ایک قیراط (اجر) ہے اور جو دفن کے وقت بھی حاضر ہوا،اس کے لئے دو قیراط ہیں۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے،ایک قیراط احد پہاڑ سے بڑا ہے

(ابن ماجہ،جلد اول،حدیث 1602،ص 438،مطبوعہ فرید بک لاہور)

میت کو قبر میں اتارتے وقت کیا پڑھیں

حدیث شریف: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریمﷺ جب میت کو قبر میں اتارتے تو فرماتے:

میت کو قبر میں اتارتے وقت دعا

بِسمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلّۃِ رَسُولِ اللّٰہ

(ابن ماجہ،جلد اول،حدیث 1611،ص 440،مطبوعہ فرید بک لاہور)

تدفین کے بعد پانی چھڑکنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رحمت عالمﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو پائنتی کی جانب سے اتارا اور قبر پر پانی چھڑکا (ابن ماجہ،جلد اول،حدیث 1612،ص 441،مطبوعہ فرید بک لاہور)

تدفین کے بعد ٹھہرنا اور دعائے مغفرت کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو وہاں کچھ ٹھہرتے اور فرماتے، اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ پھر اس کے لئے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کہ اس سے اب سوالات ہو رہے ہیں (ابوداؤد) (مرأۃ المناجیح، شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، حدیث 125، ص 139، مطبوعہ قادری پبلشرز اردو بازار لاہور)

فائدہ: ہمارے ہاں رواج ہے کہ بعد دفن فوراً واپس نہیں ہوتے بلکہ قبر کے آس پاس حلقہ بنا کر کھڑے ہوتے ہیں، کچھ پڑھ کر بخشتے ہیں اور میت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے، یہ تمام افعال سُنّت ہیں۔

تدفین کے بعد قبر پر اذان دینا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت امام احمد، امام طبرانی اور امام بیہقی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ دفن ہو چکے اور ان کی قبر درست کر دی گئی تو رسول پاک ﷺ دیر تک ''سبحان اللہ'' ''سبحان اللہ'' فرماتے رہے اور صحابہ کرام بھی رسول پاک ﷺ کے ساتھ ''سبحان اللہ'' کہتے رہے۔ پھر رسول پاک ﷺ اللہ اکبر، اللہ اکبر فرماتے رہے اور صحابہ بھی رسول پاک ﷺ کے ساتھ ''اللہ اکبر'' کہتے رہے۔ ارشاد فرمایا اس نیک مرد پر اس کی قبر تنگ ہوئی تھی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف اس سے دور فرما کر قبر کشادہ فرما دی (مسند امام احمد بن حنبل، جلد سوم، ص 377/360، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ف: اس حدیث کی شرح میں امام شرف الدین بن محمد طیبی شافعی علیہ الرحمہ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے میت پر آسانی کے لئے دفن کے بعد قبر پر اللہ اکبر، اللہ اکبر کہا اور یہی کلمہ اذان میں ہیں تو اس سے قبر پر اذان کہنا سُنّت سے ثابت ہے۔

قبر پر تر شاخ، مروہ اور پھول چڑھانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے کسی باغ کے نزدیک سے گزرے، وہاں دو ایسے افراد کی آواز سنی جن کو عذاب قبر ہو رہا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور عذاب بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک تو اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ بعد ازاں حضور ﷺ نے ایک شاخ منگوائی، اس کے دو ٹکڑے کئے اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب تک یہ دونوں خشک نہ ہوں شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو (سنن نسائی، جلد اول، حدیث 2072، ص 637، مطبوعہ فرید بک لاہور)

قبر کو وسیع اور عمدہ کھودا کرو

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قبر کو وسیع اور عمدہ کھودا کرو (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1621، ص 443، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نشانی کیلئے قبر پر کچھ لگانا سُنّت ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر پتھر کا نشان لگایا تھا (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1622، ص 443، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مصیبت پر ''اناللہ'' پڑھنے پر اجر و ثواب

حدیث شریف: رسول محتشم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتا ہے اور کہتا ہے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ اَللّٰھُمَّ عِنۡدَكَ اَحۡتَسَبۡتُ مُصِیۡبَتِیۡ فَاۡجِرۡنِیۡ فِیۡھَا وَعَوِّضۡنِیۡ مِنۡھَا

تو اللہ تعالیٰ اسے اس پر ثواب دیتا اور بدلہ دیتا ہے (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1661، ص 453، مطبوعہ فرید بک لاہور)

گزشتہ مصیبت کو یاد کر کے ''انا للہ'' پڑھنے پر اجر

حدیث شریف: نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ جسے مصیبت پہنچے اور پھر مصیبت یاد کر کے

''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ''

پڑھے تو اللہ تعالیٰ مصیبت کے دن سے لے کر اس وقت تک اجر دے گا (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1663، ص 454، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مصیبت زدہ سے تعزیت پر اجر

حدیث شریف: رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کی، تو اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1665، ص 454، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نابالغی میں انتقال کر جانے والا بچہ

دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہوگا

حدیث شریف: رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے تین نابالغ بچے آگے بھیجے

(یعنی نابالغی میں انتقال کر گئے) وہ اس کے لئے دوزخ سے ایک قلعہ ہوں گے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے دو بھیجے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا دو بھی۔ ابن بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ میں نے ایک بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور ایک بچہ بھی (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1669، ص 455، مطبوعہ فرید بک لاہور)

پیدائش سے قبل گر جانے والا بچہ ماں باپ کی شفاعت کرے گا

حدیث شریف: نبی رحمت شفیع امت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن جب ساقط الحمل کے بچے کے ماں باپ کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا تو وہ اپنے رب جل جلالہ سے لڑے گا، حکم ہوگا اے لڑنے والے جا اپنے ماں باپ کو جنت میں لے جا تو وہ انہیں ہنسی خوشی جنت میں لے جائے گا (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1671، ص 455، مطبوعہ فرید بک لاہور)

قبرستان میں داخل ہونے کی سنتیں

قبرستان جا کر سب سے پہلے کیا کرے

☆ قبرستان میں اس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو۔اس کے بعد کہے

اَلسَّلامُ عَلَيۡكُمۡ يَا أَهۡلَ الۡقُبُورِ ، يَغۡفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمۡ ، أَنۡتُمۡ سَلَفُنا وَنَحۡنُ بِالۡأَثَرِ

اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔تم ہم سے پہلے آ گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں (عالمگیری، جلد 5، ص 350)

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔جو شخص قبرستان میں داخل ہوا پھر اس نے سورۂ فاتحہ، سورۂ تکاثر اور سورۂ اخلاص پڑھی پھر یہ دعا مانگی۔ یا اللہ جل جلالہ! میں نے جو کچھ قرآن پڑھا، اس کا ثواب اس قبرستان کے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو پہنچا۔تو وہ تمام مومن قیامت کے روز اس (یعنی ایصال ثواب کرنے والے) کے سفارشی ہوں گے (شرح الصدور، ص 311)

سرکار اعظم ﷺ نے زیارت قبور کی ترغیب دی

حدیث شریف: تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا لیکن اب تم قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ دنیا میں بے رغبتی کا سبب اور آخرت کی یاد دلاتی ہے (ابن ماجہ، جلد 1، حدیث 1633، ص 446، مطبوعہ فرید بک لاہور)

قبر پر بیٹھنے کی ممانعت

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آگ پر بیٹھنا جس سے آدمی جل جائے، یہ قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔اس لئے کہ اس میں مسلمان بھائی کی توہین ہے (سنن ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1627، ص 444، مطبوعہ فرید بک لاہور)

☆ قبرستان میں اس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنایا ہو اس پر نہ چلے۔ ردالمحتار میں ہے (قبرستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو، اس پر چلنا حرام ہے (ردالمحتار، جلد اول، ص 612)

قبر پر پیر رکھ کر چلنے کی سخت ممانعت

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ آگ یا تلوار پر چلنا یا آگ کے جوتے پہننا مجھے مسلمانوں کی قبر پر چلنے سے زیادہ پسند ہے۔ قبروں اور بازار کے درمیان مجھے قضائے حاجت میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1628، ص 444، مطبوعہ فرید بک لاہور)

☆ قبرستان میں نئے راستے کا صرف گمان ہو، تب بھی اس راستے پر چلنا ناجائز و گناہ ہے (درمختار، جلد 3، ص 183)

جوتوں سمیت قبروں پر چلنے والے کو روکا گیا

حدیث شریف: سرکار کریم ﷺ نے ایک شخص کو جوتوں سمیت قبرستان میں چلتے دیکھا تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ اے جوتوں والے جوتے اتار دے (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1629، ص 445، مطبوعہ فرید بک لاہور)

☆ اگر عزیز و رشتہ دار کی قبریں اندر ہیں اور وہاں پہنچنے کے لئے قبروں کے اوپر چڑھ کر گزرنا ہوگا تو بہتر یہی ہے کہ دور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے۔

قبرستان جانے والی عورتوں پر لعنت

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول پاک ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے (ابن ماجہ، جلد اول، حدیث 1638، ص 447، مطبوعہ فرید بک لاہور)

شعبان کی پندرھویں شب قبرستان جانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا۔ میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی۔ آپ بقیع میں تھے۔ آپ کا سر آسمان کی جانب اٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اے عائشہ! کیا تو اس بات کا خوف کرتی ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے۔ میں نے عرض کیا۔ یہ بات نہیں بلکہ مجھے خیال ہوا کہ آپ دوسری ازواج کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب کو آسمان دنیا کی جانب تجلی خاص فرماتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کے گناہوں کی بخشش کرتا ہے (ابن ماجہ، جلد اول، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث 1447، ص 398، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حجامے کی سنتیں

حجامہ (پچھنے لگانا) سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابن ثعبان رضی اللہ عنہ کے والد ماجد نے حضرت ابو کبشہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ سر اقدس پر مانگ کے اندر پچھنے لگوایا کرتے اور دونوں کندھوں کے درمیان اور فرمایا کرتے کہ ان دونوں جگہوں کا خون بہا دیا جائے تو اور کسی طرح کسی بیماری کا علاج نہ کیا جائے، تب بھی کوئی نقصان نہیں پہنچے گا (ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الطب، حدیث 462، ص 167، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کن مقامات پر پچھنے لگوائے جائیں

حدیث شریف: قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول پاک ﷺ گردن کے دونوں جانب اور دونوں کندھوں کے درمیان تین مقامات پر پچھنے لگوایا کرتے (ابوداؤد، جلدسوم، کتاب الطب، حدیث 463، ص 167، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ان تاریخوں میں پچھنے لگوانا شفا ہے

حدیث شریف: حضرت سہیل رضی اللہ عنہ کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے سترہ تاریخ کو پچھنے لگوائے یا انیسویں کو یا اکیس تاریخ کو تو یہ اس کے لئے ہر بیماری سے شفا ہے (ابوداؤد، جلدسوم، کتاب الطب، حدیث 464، ص 168، مطبوعہ فرید بک لاہور)

منگل کے روز پچھنے مت لگواؤ

حدیث شریف: حضرت موسیٰ بن اسمٰعیل، ابوبکرہ، بکار بن عبدالعزیز، ان کی

پھوپھی جان کیسہ بنت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد اپنے گھر والوں کو منگل کے روز پچھنے لگوانے سے منع فرمایا کرتے اور رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے کہ منگل کے روز ہے جس میں ایک ایسی ساعت ہے جس کے اندر خون بند نہیں ہوتا (ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الطب، حدیث 465، ص 168، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ہر بیماری کی دوا ہے، لیکن حرام دوا سے علاج نہ کیا کرو

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں کو اتارا ہے اور ہر بیماری کی دوا بنائی ہے۔ پس علاج کروایا کرو لیکن حرام دوا سے علاج نہ کیا کرو (ابو داؤد، جلد سوم، کتاب الطب، حدیث 473، ص 170، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح شمار کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول پاک ﷺ کو ہاتھ سے تسبیح شمار کرتے دیکھا ہے (ترمذی جلد دوم، حدیث 1413، ص 614، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سحری تناول کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں سرکار دوعالم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سحری تناول فرمارہے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی برکت ہے تو تم اسے ترک نہ کرو

(سنن نسائی، جلد دوم، حدیث 2166، ص 19، مطبوعہ فرید بک لاہور)

دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دعا مانگنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فخر انسانیت سرور کونین ﷺ پر جب وحی اترتی تو آپ ﷺ کے چہرۂ انور کے پاس شہد کی مکھیوں کی سی بھنبھناہٹ سنی جاتی تھی۔ایک دن آپ ﷺ پر وحی اتری تو ہم کچھ ٹھہرے پھر وہی حالت جاتی رہی۔حضور ﷺ نے قبلہ کو منہ کیا۔دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا:

اللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَأَکْرِمْنَا وَلَا تُہِنَّا، وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا، وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا

اے اللہ تعالٰی! سب کو بڑھادے گھٹا مت ہمیں،عزت دے ہمیں ذلیل نہ کر۔ہمیں عطائیں دے محروم نہ کر۔ہم پراوروں کو ترجیح نہ دے،ہم کو راضی کر ہم سے راضی ہوجا (ترمذی)

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح،جلد چہارم،حدیث 2380،ص 90،مطبوعہ قادری پبلشرز اردو بازار لاہور)

دونوں ہاتھوں کو دعا کے لئے اٹھا کر پھر چہرہ پر پھیرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے چہرۂ اقدس پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہ چھوڑتے (ترمذی شریف، جلد دوم،حدیث 1312،ص 596،مطبوعہ فرید بک لاہور)

حقوق زوجین (میاں بیوی کے حقوق)

حدیث شریف: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاکﷺ فرماتے تھے۔تقوے کے بعد مومن کے لئے نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔اگراسے حکم کرتا ہےتو وہ اطاعت کرتی ہے۔اگراسے دیکھےتو خوش کردےاوراس پرقسم کھا بیٹھےتوقسم سچی کردے اورکہیں چلا جائےتواپنےنفس اورشوہر کے مال میں بھلائی کرے (خیانت وضائع نہ کرے)

(سنن ابن ماجہ،ابواب النکاح،باب افضل النساء،حدیث 1467،ص 774)

حدیث شریف: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول پاکﷺ نے فرمایا:عورت پرسب آدمیوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہےاورمرد پراس کی ماں کا (المستدرک للحاکم،کتاب البروالصلۃ،باب اعظم الناس،حدیث 7418،جلد 5،ص 244)

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم نور مجسمﷺ نے فرمایا:عورت ایمان کا مزہ نہ پائے گی جب تک شوہر کا حق ادا نہ کرے (المعجم الکبیر،حدیث 90،جلد 20،ص 52)

حدیث شریف: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاکﷺ نے فرمایا:اگرمیں کسی شخص کوکسی مخلوق کے لئے سجدہ کرنے کاحکم دیتا توعورت کوحکم دیتا کہ وہ اپنے شوہرکوسجدہ کرے (المستدرک الحاکم،کتاب البروالصلۃ،باب حق الزوجۃ،حدیث 7409،جلد 5،ص 240)

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاکﷺ

فرماتے ہیں: شوہر نے عورت کو بلایا (ہمبستری کے لئے) اس نے انکار کر دیا اور غصہ میں اس نے رات گزاری تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں (بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم، حدیث 3237،ص 388)

حدیث شریف: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول محتشم ﷺ نے فرمایا: عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اس کی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو (المعجم الکبیر، باب التاء، حدیث 1258، جلد 2،ص 52)

حدیث شریف: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سوا فرض کے کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے (نفلی روزہ نہ رکھے) اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو گنہ گار ہوئی اور بغیر اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں۔ اگر عورت نے کرلیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے، اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے، اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ عرض کی گئی اگر شوہر ظالم ہو؟ فرمایا، اگرچہ ظالم ہو (کنز العمال، کتاب النکاح، حدیث 44801، ج 16،ص 144)

حدیث شریف: ابو نعیم، علی رضی اللہ عنہ سے راوی، کہ فرمایا: اے عورتو! خدا تعالیٰ سے ڈرو اور شوہر کی رضامندی کی تلاش میں رہو۔ اس لئے کہ عورت کو اگر معلوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے تو جب تک اس کے پاس کھانا حاضر رہتا، یہ کھڑی رہتی (کنز العمال، کتاب النکاح، حدیث 44809، جلد 16،ص 140)

حدیث شریف: رسول پاک صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا: تم میں اچھے وہ لوگ

ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں (ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب حسن معاشرۃ النساء، حدیث 1978، ج2، ص478)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنی عورت کو نہ مارے، جیسے غلام کو مارتا ہے پھر دوسری وقت اس سے مجامعت کرے گا (بخاری، کتاب النکاح، باب ما یکرہ من ضرب النساء، حدیث 5204، جلد3، ص465)

حدیث شریف: دوسری روایت میں ہے: عورت کو غلام کی طرح مارنے کا قصد کرتا ہے (یعنی ایسا نہ کرے) کہ شاید دوسرے وقت اسے اپنا ہم خواب کرے (بخاری شریف، کتاب التفسیر سورۂ شمس، حدیث 4942، جلد3، ص378)

رسول کریم ﷺ کی خاص دعائیں

حدیث شریف 1: حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور ﷺ کی دعائیں متعین تھیں جنہیں آپ ﷺ نے کبھی بھی ترک نہیں فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡھَمِّ وَالۡحُزۡنِ وَ الۡعَجۡزِ وَالۡکَسَلِ وَ الۡبُخۡلِ وَالۡجُبۡنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ

یااللہ! میں رنج اور غم سے اور عاجزی وسستی، بخیلی اور بزدلی اور لوگوں کے مجھ پر غالب آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں (سنن نسائی، جلد سوم، حدیث 5454، ص 412، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 2: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرکار ﷺ اکثر قرض داری اور گناہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ قرض داری سے اکثر پناہ مانگتے ہیں تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص مقروض ہوگا وہ جھوٹی بات کہے گا اور وعدہ خلافی کرے گا (سنن نسائی، جلد سوم، حدیث 5459، ص 483، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 3: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ (بارگاہ الٰہی میں یوں دعا مانگتے)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡقِلَّۃِ وَالۡفَقۡرِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوۡذُبِکَ اَنۡ اَظۡلِمَ اَوۡ اُظۡلَمَ

اے اللہ! میں کمی، فقیری اور ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور خود ظلم کرنے یا مجھ پر ظلم ہونے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں (نسائی، جلد سوم، حدیث 5467، ص 484، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 4: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار کائنات ﷺ (بارگاہ الٰہی میں یوں دعا مانگتے)

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَآءٍ لا یُسْمَعُ (نسائی جلد سوم، حدیث 5472، ص 486، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ترجمہ: اے اللہ میں چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس علم سے جو فائدہ نہ دے اس دل سے جس میں خوف خدا نہ ہو، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

حدیث شریف 5: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار مدینہ ﷺ (بارگاہ الٰہی میں یوں دعا مانگتے)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّہٗ بِئْسَتِ الْبِطَانَۃِ

اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ وہ بہت برا ساتھی ہے اور امانت میں خیانت کرنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں (نسائی جلد سوم، حدیث 5473، ص 486، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 6: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم ﷺ (بارگاہ

الٰہی میں یوں دعا مانگتے)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡجُوۡعِ فَاِنَّهٗ بِئۡسَ الضَّجِیۡعُ، مِنَ الۡخِیَانَةِ فَاِنَّهَا بِئۡسَتِ الۡبِطَانَةِ

یا اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، جو بری بات رفیق ہے اور خیانت سے جو بہت بری خصلت ہے (نسائی، جلد سوم، حدیث 5474، ص 486، مطبوعہ فرید بک لاہور)

پریشانی کے وقت سرکار ﷺ نے یہ کلمات سکھائے

حدیث شریف 7: حضرت عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ پریشانی کے وقت کہنے کے لئے یہ کلمات سکھایا کرتے۔

اَعُوۡذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنۡ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنۡ هَمَزَاتِ الشَّیۡطٰنِ وَاَنۡ یَّحۡضُرُوۡنَ

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی ان کے غضب سے اور ان کے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ یہ دعا اپنے ان بیٹوں کو سکھایا کرتے جو سمجھدار ہوتے اور جو ناسمجھ ہوتے، ان کے گلوں میں لکھ کر لٹکا دیا کرتے (ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الطب، حدیث 496، ص 177، مطبوعہ فرید بک لاہور)

اس دعا کو دم کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف 8: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کیا میں تم پر

وہ دم نہ کروں جو رسول پاک ﷺ کیا کرتے تھے؟ کہا کیوں نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْھِبَ الْبَاْسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا

اے اللہ! لوگوں کے رب، تکلیف کو ہٹانے والے، شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے۔ شفا دینے والا نہیں ہے مگر تو۔ اسے ایسی شفا دے جو مرض کو ذرا نہ چھوڑے (ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الطب، حدیث 493، ص 176، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مجلس سے اٹھتے وقت یہ دعا پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف 9: حضرت برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول پاک ﷺ جب کسی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو اس کے آخر میں کہتے

سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ

اے اللہ تعالیٰ! تو پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر تو اور تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری جانب رجوع کرتا ہوں

ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ایسی بات کہہ رہے ہیں جو ابھی تک آپ ﷺ نے نہیں کہی تھی۔ فرمایا کہ جو مجلس میں ہو، یہ اس کا کفارہ ہے (ابوداؤد جلد سوم، حدیث 1432، ص 524، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 10: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

حضور پرنور ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعُدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ

اے اللہ! میں قرضے اور دشمن کے غلبہ اور دشمنوں کی لعن طعن سے تیری پناہ مانگتا ہوں (نسائی، جلد سوم، حدیث 5480، ص 488، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 11: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُنُوْنِ، وَالْجُذَامِ، وَالْبَرَصِ، سَيِّئِ الْاَسْقَامِ

اے اللہ میں جنون، جذام، برص اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں (نسائی، جلد سوم، حدیث 5498، ص 492، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 12: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کو سنا، وہ ہمیں پانچ باتیں سکھاتے تھے جن کے ساتھ سرور عالم ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

یا اللہ! میں بخیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ نیز بزدلی اور ضعیف العمری تک زندہ رہنے اور

عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں (نسائی، جلد سوم، حدیث 5501، ص 492، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 14: حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین ﷺ دوران سفر فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ ، وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلِبِ ، وَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ ، وَدَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ ، وَسُوْءِ الْمَنْظِرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ والْوَلَدِ

اے اللہ! میں سفر کی سختی، لٹنے کے رنج، نفع کے بعد نقصان، مظلوم کی بد دعا، مال اور گھر میں اور اولاد میں بری بات دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں (نسائی، جلد سوم، حدیث 5504، ص 493، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 14: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کائنات ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَرَبَّ مِیْکَائِیْلَ وَرَبَّ اِسْرَافِیْلَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

اے جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے پروردگار، میں جہنم کی گرمی اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں (نسائی، جلد سوم، حدیث 5524، ص 542، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 15: حضرت عبدہ بن ابولبابہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابن یساف

نے آپ سے بیان کیا کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ سرکار اعظم ﷺ وصال شریف سے قبل زیادہ تر کون سی دعا فرمایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا کہ حضور ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ بَعْدُ

اے اللہ! میں اپنے عمل کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

(نسائی، جلد سوم، حدیث 5528، ص 543، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 16: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ آقائے نامدار ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ تم یہ دعا مانگا کرو

اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِکْرِكَ، وَشُکْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے اللہ تعالیٰ! اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی اچھی طرح عبادت پر میری مدد فرما (ابو داؤد، کتاب الوتر، حدیث 1522، جلد 2، ص 123)

حدیث شریف 17: تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا۔ بوقت صبح جس نے ان کلمات کو کہا اس نے اس دن کا شکر ادا کر لیا:

اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَۃٍ اَوْبِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّکْرُ

اے اللہ تعالیٰ! مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جو بھی نعمت ہے وہ تیری ہی طرف سے ہے تو یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور تیرے لئے حمد ہے اور تیرا شکر ہے (نسائی، کتاب عمل الیوم اللیلۃ، حدیث 9835، جلد 6، ص 5)

حدیث شریف 18: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ نبی پاک ﷺ اکثر اوقات کون سی دعا مانگا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ آپ اکثر اوقات یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے اللہ تعالیٰ! ہمیں دنیا میں اچھائی عطا کر اور آخرت میں اچھائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا

(مسلم، جلد سوم، حدیث 6781، ص 489، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

حدیث شریف 19: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی خَطِیْئَتِی، وَجَھْلِی، وَاِسْرَافِی فِی أَمْرِی، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِہٖ مِنِّی، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَجِدِّی وَھَزْلِی وَخَطَئِی، وَعَمْدِی، وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِی

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی مَا قَدَّمْتُ وَما اَخَّرْتُ، وَما اَسْرَرْتُ وَما

اَعْلَنْتُ، وَما اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّی، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اے اللہ! میری خطا، میری لاعلمی، اپنے معاملات میں میری زیادتی اور ہر اس چیز کو جس کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے، بخش دے۔اے اللہ! میری کوششوں اور غیر سنجیدہ کاموں، غلطی سے ہونے والے کاموں اور جان بوجھ کر کرنے والے کاموں، غرض یہ کہ میرے ہر عمل کو بخش دے۔اے اللہ! میں جو پہلے کر چکا ہوں اور جو آئندہ کروں گا جو چھپ کر کیا اور جو اعلانیہ کیا اور ہر وہ عمل جس کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے، انہیں بخش دے! تو پہلے کرنے والا ہے اور بعد میں کرنے والا ہے اور تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے (مسلم، جلد سوم، حدیث 6739، ص 504، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 20: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ لوگوں کو یہ دعا اس طرح سکھاتے ہیں جیسے قرآن پاک کی کوئی سورت سکھاتے ہیں۔ یہ دعا کچھ اس طرح ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

اے اللہ! بے شک ہم جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، مسیح دجال کے فتنہ اور زندگی و موت کی ہر آزمائش سے تیری پناہ مانگتے ہیں (سنن نسائی، جلد اول، حدیث 2062، ص 674،

مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 21: حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں میں نبی اکرم نور مجسم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ ﷺ نے فرمایا۔قبیصہ! کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کی۔عمر بہت ہوگئی اور سن رسیدہ ہوگیا ہوں۔اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے کچھ ایسی باتیں سکھا دیں جن سے اللہ تعالیٰ میرا بھلا کردے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔اے قبیصہ! تم جس پتھر، درخت یا مٹی کے ڈھیلے کے پاس سے گزرے ہو، ہر ایک نے تمہارے لئے دعائے مغفرت کی ہے۔اے قبیصہ! جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو تین مرتبہ کہا کرو سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اندھے پن، کوڑھ اور فالج سے محفوظ رہو گے۔

اے قبیصہ! دعا کیا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ، وَاَنْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَحْمَتِكَ، وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ

اے پروردگار! میں تجھ سے وہ مانگتا ہوں جو تیرے پاس ہے۔مجھ پر اپنا فضل بہادے، اپنی رحمت پھیلا دے اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرمادے (الترغیب والترہیب، جلد اول، ص 64، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

حدیث شریف 22: حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ابا جان! میں سنتا ہوں کہ آپ روزانہ صبح کو یوں دعا مانگتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ عافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ تُعِیْدُھَا

اے اللہ تعالیٰ! میرے جسم کو سلامت رکھ، اے اللہ تعالیٰ! میرے کانوں کو سلامت رکھ۔

اے اللہ تعالیٰ! میری آنکھوں کو سلامت رکھ، نہیں ہے کوئی معبود تیرے سوا۔

صبح کے وقت اسے تین دفعہ کہتے اور شام کے وقت بھی تین دفعہ کہتے۔ فرمایا میں نے ان الفاظ کے ساتھ رسول پاک ﷺ کو دعا کرتے ہوئے سنا ہے۔ لہذا میں آپ کی سُنّت کو بہت پسند کرتا ہوں (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 1651، ص 598، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 23: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول پاک ﷺ نے داؤد علیہ السلام کی یہ دعا آپ عرض کرتے تھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ یُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَ مَالِیْ وَ اَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے تیری محبت اور تیرے محبوبوں کی محبت مانگتا ہوں اور وہ عمل مانگتا ہوں جو تیری محبت تک پہنچادے۔ الٰہی! مجھے اپنی محبت کو میری جان و مال گھر بار اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب بنادے (مرأۃ المناجیح، شرح مشکٰوۃ المصابیح، حدیث 2382، ص 92، جلد چہارم، مطبوعہ قادری پبلشرز اردو بازار لاہور)

اس دعا کو پڑھنے والے کو کوئی چیز
نقصان نہیں پہنچاسکتی

حدیث شریف 24: حضرت سہیل بن ابوصالح رضی اللہ عنہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ قبیلہ

اسلم کے ایک آدمی نے کہا۔ میں رسول پاک ﷺ کے حضور بیٹھا ہوا تھا کہ آپ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک حاضر بارگاہ ہوکر عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ ﷺ رات مجھے ڈنگ مارا گیا جس کے باعث میں صبح تک سو نہ سکا۔ فرمایا کس چیز نے؟ عرض کی کہ بچھو نے۔ فرمایا کہ اگر شام کے وقت تم نے کہا ہوتا:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی مخلوق کی برائی سے

تو ان شاءاللہ تمہیں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی (ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الطب، حدیث 500، مطبوعہ فرید بک لاہور)

معوذتین پڑھ کر دم کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف 25: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے نبی پاک ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول پاک ﷺ کو جب کوئی تکلیف ہوتی تو معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے۔ جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں بھی آپ پر پڑھتی اور اپنا ہاتھ آپ ﷺ پر پھیرا کرتی، برکت کی امید رکھتے ہوئے (ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الطب، حدیث 505، ص 180، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 26: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ صبح اور شام کو ان دعائیہ الفاظ کا کبھی ناغہ نہیں کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةِ فِيْ دِيْنِي وَ دُنْيَایَ وَاَهْلِيْ

وَمَالِيَ اللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْرَتِيْ

اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں سلامتی مانگتا ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے گھر والوں اور اپنے مال اور عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ! میری پردہ پوشی فرمایا۔ راوی حضرت عثمان نے کہا کہ میرے عیبوں کو چھپا اور میرے دل کو اطمینان بخش دے۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْقِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ

اے اللہ تعالیٰ! میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اوپر کی جانب سے میری حفاظت فرما اور میں نیچے دھنس جانے سے تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں

(ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 1639 ص 592، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 27: حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے رسول پاک ﷺ کو (یہ دعا) فرماتے سنا:

اللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ، وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ، وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ، وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ

اے اللہ تعالیٰ! میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو دکھلاوے سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو بددیانتی سے پاک رکھ کیونکہ تو جانتا ہے خیانت والی آنکھ کو اس کے

جسے سینے چھپاتے ہیں (بیہقی فی الدعوات الکبیر) (مرأۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد چہارم، حدیث 3387، ص96، مطبوعہ قادری پبلشرز، اردو بازار لاہور)

حدیث شریف 28: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ جب گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا مانگتے:

اَللّٰھُمَّ لا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ ، وَلا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

یا اللہ! ہمیں اپنے عذاب سے بھی ہلاک نہ کر ہمارے سابقہ گناہ معاف فرما (ترمذی جلد دوم، حدیث 1377، ص600، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 29: حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم نور مجسم ﷺ نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا مانگتے:

اَللّٰھُمَّ اَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالإِيمَانِ ، وَالسَّلامَةِ وَالإِسْلامِ ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ

الٰہی! اس (چاند) کا طلوع ہونا ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کا ذریعہ بنا (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے) (ترمذی، جلد دوم، حدیث 1378، ص600، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 30: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں کی عادت تھی کہ نیا پھل دیکھتے تو رسول پاک ﷺ کی خدمت میں لاتے۔ آپ ﷺ اسے ہاتھ میں پکڑ کر دعا مانگتے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا

یا اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما۔ ہمارے شہر کو ہمارے لئے بابرکت بنا۔ ہمارے صاع اور مد (ناپ کے دو پیمانے ہیں) برکت فرما (ترمذی، جلد دوم، حدیث 1381، ص 602، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 31: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی پاک ﷺ نے بہت سی دعائیں مانگیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہ رہا۔ ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے بہت سی دعائیں مانگیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں تمام دعاؤں کی جامع دعا نہ بتاؤں۔ تم یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

یا اللہ! ہم تجھ سے اس بہتر چیز کا سوال کرتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی ﷺ نے مانگی اور اس بری چیز سے پناہ چاہتے ہیں جس سے تیرے نبی ﷺ نے پناہ مانگی۔ تجھ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے اور گناہوں سے باز رہنے اور نیکی کرنے کی قوت بھی تیری طرف سے ہے (ترمذی، جلد دوم، حدیث 1447، ص 628، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 32: حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور ﷺ کون سی دعا فرماتے تھے؟ تو آپ نے بتایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ مَا عَمِلۡتُ، وَمِنۡ شَرِّ مَالَمۡ أَعۡمَلۡ

اے اللہ! میں ان اعمال کی برائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو بھی کر چکا۔ اور میں نے ابھی تک نہیں کئے (نسائی، جلد سوم، حدیث 5532، ص 500، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 33: حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول پاک ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

اللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّی وَالۡھَدَمِ وَالۡغَرَقِ وَالۡحَرِیۡقِ وَاَعُوۡذُبِكَ اِنۡ یَتَخَبَّطِنِیۡ الشَّیۡطَانُ عِنۡدَالۡمَوۡتَ اَعُوۡذُبِكَ اَنۡ اَمُوۡتُ فِیۡ سَبِیۡلِكَ مُدۡبِراً وَاَعُوۡذُبِكَ اَنۡ اَمُوۡتُ لَدِیۡغًا

یااللہ! میں اوپر سے گر پڑنے سے پناہ مانگتا ہوں جیسے پہاڑ یا مکان سے گر پڑتے ہیں۔ مکان گرنے سے (اس کے نیچے آ کر دب کر مرجانے سے) پانی میں ڈوبنے، آگ میں جلنے، مرتے وقت شیطان کے بہکانے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے وقت پیٹھ موڑ کر واپس آنے اور سانپ و بچھو کے زہر سے مرنے کی تیری پناہ طلب کرتا ہوں (نسائی، جلد سوم، حدیث 5536، ص 500، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 34: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے ایک رات سرور عالم ﷺ کو آپ کے بستر میں تلاش کیا تو نہ پایا۔ میں نے بستر پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ اور میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلوے مبارک پر لگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ سجدہ فرما رہے ہیں۔ آپ یہ دعا مانگ رہے تھے۔

اَعُوْذُبِكَ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ

اے اللہ! میں تیرے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور تیرے غضب سے تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں (نسائی، جلد سوم، حدیث 5539، ص 501، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 35: حضرت عاصم بن حمید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول پاک ﷺ رات کی نماز کس دعا سے شروع فرمایا کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ تم نے مجھ سے ایسی بات دریافت کی جو کسی نے نہیں پوچھی، آپ دس بار تکبیر کہتے۔ دس دفعہ سبحان اللہ ارشاد فرماتے اور دس بار استغفار فرماتے تھے اور دعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَيَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ کو ہدایت دے۔ مجھے رزق اور روزی دے، مجھے تندرست وصحت مند رکھ اور آپ قیامت کے دن کی تنگی سے اللہ کی پناہ طلب کرتے تھے (نسائی، جلد سوم، حدیث 5540، ص 501، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 36: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول پاک ﷺ پریشانی کے وقت یہ کلمات پڑھتے تھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ

الْعَظِيْمُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ ، وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ

اللہ تعالیٰ بردبار اور حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں، آسمانوں اور زمین کے رب کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عزت والے، عرش کا رب ہے (ترمذی، جلد دوم، حدیث 1361، ص 594، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 37: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ آندھی دیکھ کر یہ دعا مانگتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَافِيْهَا وَخَيْرَمَا اُرْسِلَتْ بِهٖ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَافِيْهَا وَ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ

الٰہی میں تجھ سے اس کی بھلائی جو کچھ اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ اس کی برائی جو کچھ اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی، اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں (ترمذی، جلد دوم، حدیث 1376، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 38: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يَسْمَعُ.

یااللہ! میں اس علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو فائدہ نہ دے۔ اس دل سے پناہ مانگتا ہوں

جس میں خدا کا ڈر ہو اور اس جی سے جو نہ بھرے اور دعا سے جو نہ سنی جائے (نسائی، جلد سوم، حدیث 5542، ص 502، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف 39: رسول اللہ ﷺ جب آئینے میں اپنا رخ روشن دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی سَوّٰی خَلْقِی فَعَدَلَهُ ، وَ کَرَّمَ صُورَةَ وَجْهِی فَحَسَّنَهَا ، وَجَعَلَنِی مِنَ الْمُسْلِمِینَ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے درست طریقے سے میری تخلیق فرمائی۔ میرے چہرے کو مکرم اور خوبصورت بنایا اور مجھے مسلمانوں میں شامل رکھا (معجم الاوسط، جلد اول، حدیث 787، ص 230)

حدیث شریف 40: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب ان کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میں اپنا مال کتابت ادا کرنے کی طاقت سے عاجز ہو گیا ہوں۔ میری مدد فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا۔ میں تمہیں وہ کلمات دعا سکھا دیتا ہوں جو مجھے رسول پاک ﷺ نے سکھائے تھے۔ اگر تجھ پر صبیر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ ادا (کرنے کا سامان) کر دے گا یہ پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اَکْفِنِی بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِی بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

اے اللہ! مجھے حلال دے کر حرام سے میرے لئے کافی ہو جا اور اپنے فضل سے اپنے سوا ہر کسی سے مجھے غنی کر دے (الترغیب والترہیب، جلد اول، ص 720، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

حدیث شریف 41: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا کہ۔ آپ ﷺ ایک مجلس میں سو مرتبہ یہ استغفار پڑھا کرتے تھے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

(ادب المفرد، حدیث 642، ص 296، مطبوعہ ادارہ پیغام القرآن، اردو بازار لاہور)

کن کن ایام میں نفلی روزے رکھنا سُنّت ہیں

حدیث شریف 1: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ حضر یا سفر کے دوران، کسی بھی حالت میں ایام بیض (ہر اسلامی ماہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کے روزے ترک نہیں کرتے تھے (ریاض الصالحین، جلد دوم، باب استحباب صوم ثلاثۃ ایام من کل شہر، حدیث 1269، ص 160، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

حدیث شریف 2: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے یوم عاشورا کا روزہ خود بھی رکھا اور لوگوں کو یہ روزہ رکھنے کا حکم دیا (الترغیب والترہیب، جلداول، ص 408، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

حدیث شریف 3: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے عاشورا کے دن اپنے اہل و عیال پر کشادگی کے ساتھ مال خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ پورا سال اس پر وسعت و کشادگی رکھے گا (الترغیب والترہیب، جلداول، ص 409، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

حدیث شریف 4: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ آپ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں (کیا وجہ ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ پیر اور جمعرات ایسے دن ہیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرما دیتا ہے سوائے (دنیاوی) عداوت رکھنے والے کے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انہیں چھوڑ دو حتی کہ صلح کر لیں (الترغیب والترہیب، جلد اول، ص 416، مطبوعہ فرید بک لاہور)

فائدہ: سال میں خصوصا ہر اسلامی ماہ کی تیرہ چودہ، پندرہ تاریخ، یوم عاشورا ہر پیر اور ہر جمعرات کے دن روزہ رکھنا سُنّت ہے۔

کھجور سے روزہ افطار کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نماز مغرب ادا کرنے سے پہلے تر کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کرتے۔ تر کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوریں استعمال فرمالیتے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے (الترغیب والترہیب، جلد اول، ص 429، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

نظر بد سے حفاظت کے لئے دعا یا تعویذ سُنّت ہے

حدیث شریف حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی پاک ﷺ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو پناہ میں دیا کرتے تھے (یا تعویذ باندھا کرتے) کہ میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں جو مکمل ہیں ہر شیطان اور موذی سے اور لگ جانے والی نظر سے، پھر فرمایا کرتے کہ تمہارے باپ (حضرت ابراہیم) بھی ان الفاظ کے ساتھ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحٰق علیہم السلام کو پناہ میں دیا کرتے تھے (ابو داؤد، جلد سوم، حدیث 1310، ص 484، مطبوعہ فرید بک لاہور)

غصہ ختم کرنے کے دو علاج

حدیث شریف: حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول پاک ﷺ کے نزدیک دو اشخاص آپس میں جھگڑے۔ ان میں سے ایک شخص کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور اس کے گلے کی رگیں پھول گئیں۔ چنانچہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ مجھے ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ اسے کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے وہ اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم پڑھے۔ اس شخص نے کہا۔ کیا مجھے پاگل سمجھتے ہو؟ (ابو داؤد، جلد سوم، حدیث 1354، ص 505، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف: حضرت حرب بن اسود رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ہم سے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، اگر اس کا غصہ جاتا رہے تو بہتر ورنہ لیٹ جائے (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 1355، ص 505، مطبوعہ فرید بک لاہور)

رضاعی والدین اور بھائی کی عزت وتکریم سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عمرو بن حارث نے حضرت عمر بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ رسول پاک ﷺ ایک روز بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کے رضاعی والد آ گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے لئے کپڑے کا ایک حصہ بچھا دیا تو وہ اس پر بیٹھ گئے، پھر آپ ﷺ کی رضاعی ماں آئیں تو ان کے لئے آپ ﷺ نے کپڑے کا دوسرا حصہ بچھا دیا تو وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ پھر آپ ﷺ کے رضاعی بھائی تشریف لائے تو رسول پاک ﷺ کھڑے ہو گئے اور اسے اپنے سامنے بٹھا لیا (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 1704، ص 616، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف: حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضور ﷺ کو جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم فرماتے ہوئے دیکھا۔ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان دنوں میں لڑکا تھا اور اونٹوں کی ہڈیاں اٹھایا کرتا تھا۔ اسی دوران ایک عورت آئی، یہاں تک کہ نبی پاک ﷺ کے قریب پہنچی تو آپ ﷺ نے اس کے لئے اپنی چادر بچھا دی۔ کسی نے کہا۔ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ حضور ﷺ کی ماں ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا (ابوداؤد، جلد سوم، حدیث 1704، ص 616، مطبوعہ فرید بک لاہور)

بیٹی کی عزت وتکریم سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ ﷺ ان کے لئے کھڑے ہوتے۔ان کے ہاتھ کو بوسہ دیتے اور اپنے پاس بٹھاتے۔جب حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ ﷺ کے لئے کھڑی ہوجاتیں۔دست اقدس کو پکڑ کر اسے بوسہ دیتیں اور اپنے پاس بٹھالیتیں۔(ابوداؤد،جلدسوم،حدیث 1776،ص 639،مطبوعہ فرید بک لاہور)

سفر کی سنتیں اور آداب

جمعرات کوسفر کی ابتداء کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک کے لئے جمعرات کے دن روانہ ہوئے اور آپ ﷺ جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند فرماتے تھے (بخاری و مسلم)

سرکار ﷺ سواری پر کس طرح سوار ہوتے تھے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ایک سواری آئی۔ آپ اس پر سوار ہونے لگے۔ جب اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو کہا ''بسم اللہ'' جب سوار ہوئے تو کہا ''الحمد للہ'' پھر یہ دعا پڑھی:

سُبحٰنَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّالَہٗ مُقرِنِیْنَ O وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

اس دعا کے پڑھنے کے بعد الحمد للہ اور اللہ اکبر تین تین بار کہا۔ پھر یہ دعا پڑھی:

سُبْحٰنَکَ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاْغفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

جب یہ دعا پڑھ چکے تو مولا علی رضی اللہ عنہ ہنسے۔ عرض کیا گیا یا امیر المومنین! آپ کس وجہ سے ہنسے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سرور کونین ﷺ کو دیکھا آپ نے ایسا ہی کیا تھا۔ جیسا کہ میں نے کیا (یعنی سوار ہونے کے بعد اس طرح دعائیں پڑھ کر ہنسے تھے) میں نے عرض کیا۔ سرکار ﷺ! آپ ﷺ کو کس چیز نے ہنسایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب بندہ بارگاہ الٰہی میں

عرض کرتا ہے یا اللہ جل جلالہ! میرے گناہ معاف فرمادے تو اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ گناہ بخشنے والا میں ہی ہوں (مشکوٰۃ شریف)

بلندی سے اترتے اور چڑھتے وقت کی سُنّت

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب پست (ڈھلان والی) جگہ سے اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے (بخاری شریف)

فائدہ: جب ہم سیڑھیوں پر چڑھیں یا اونچی جگہ کی طرف چلیں، یا ہماری بس وغیرہ کسی ایسی سڑک سے گزرے جو اونچائی کی طرف جارہی ہو تو اللہ اکبر کہنا سُنّت ہے اور جب سیڑھیوں سے اتریں یا ڈھلان کی طرف چلیں تو سبحان اللہ کہنا سُنّت ہے۔

مسافر کو اپنے لئے دعا کا کہنا سُنّت ہے

حدیث شریف حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے تاجدار کائنات ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی اور فرمایا۔ میرے بھائی ہمیں اپنی دعا میں فراموش نہ کرنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ایسی بات ہے کہ اگر مجھے اس کے بدلے ساری دنیا مل جاتی تو بھی میں خوش نہ ہوتا (ترمذی)

سفر سے واپسی پر مسجد میں دوگانہ پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم نور مجسم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور وہاں دو رکعت (نماز نفل) ادا فرماتے (بخاری و مسلم)

خچر پر سواری کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں ایک سفید خچر پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اس کو کھینچتے ہوئے چلے (نسائی، جلد سوم، حدیث 5437، ص 477، مطبوعہ فرید بک لاہور)

لشکر کو الوداع کہتے وقت یہ کلمات کہنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی لشکر کو الوداع کہتے تھے تو فرمایا کرتے تھے "میں تمہارے دین، امانت اور اختتامی اعمال کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں" (ریاض الصالحین، جلد اول، حدیث 719، ص 435، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

بروز ہفتہ قباء شریف پیدل یا سواری پر جانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ سوار ہو کر اور پیدل قباء جایا کرتے تھے اور وہاں (مسجد قباء میں) دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی پاک ﷺ مسجد قباء میں ہر ہفتے سوار ہو کر یا پیدل تشریف لے جایا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایسا ہی کیا کرتے تھے (ریاض الصالحین جلد 1، حدیث 377، ص 255، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

نماز استسقاء کے بعد اس طرح دعا مانگنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا (عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کو لے کر بارش کے لئے باہر تشریف لائے۔ دو رکعت نماز

جہری قرأت سے پڑھائی اور چادر کو الٹایا، ہاتھوں کو اٹھا کر بارش کے لئے دعا مانگی درآں حالیکہ آپ ﷺ قبلہ کی طرف متوجہ تھے (ترمذی، جلد اول، باب ماجاء فی صلوٰۃ الاستسقاء، حدیث 540، ص326، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نمازِ نبوی ﷺ احادیث کی روشنی میں

تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت انگوٹھے کانوں کی لو تک لگانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا۔ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہوتے اور انگوٹھے کانوں سے لگ جاتے تو تکبیر کہا کرتے (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ، حدیث نمبر 724، ص 114، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ف: نماز شروع کرتے وقت تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھوں کے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کی لو تک لگانا سُنّت ہے۔

صرف تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو اٹھانا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں تمہاری موجودگی میں سرورِ کونین ﷺ کی طرح نماز پڑھتا ہوں۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی تو ہاتھ صرف ایک بار (صرف تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت) اٹھائے (سنن نسائی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 1059، ص 146، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نماز میں ایک ہتھیلی کا دوسری پر ناف کے نیچے رکھنا سُنّت ہے (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 756،

ص118، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد ثناء پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب حضورﷺ نماز شروع فرماتے تھے تو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھتے (ترمذی، جلد اول، ابواب الصلوٰۃ، حدیث 231، ص185، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

امام اور مقتدیوں کا آہستہ آمین کہنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول پاکﷺ نے جب غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ پڑھا تو آپﷺ نے آہستہ آواز میں آمین کہی (ترمذی شریف، جلد اول، باب ماجاء فی التامین، حدیث 236، ص188، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

رکوع و سجود کی تسبیح پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک انہوں نے سرکار اعظمﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس رسول پاکﷺ اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھتے (ترمذی، ابواب الصلوٰۃ، جلد اول، حدیث 248، ص192، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

التحیات پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا جب نبی پاک ﷺ کے ساتھ نماز میں ہوتے تو (سلام پھیرنے سے قبل) یہ کہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ پر سلام فلاں اور فلاں پر سلام تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ پر سلام نہ کہو۔ اس لئے کہ وہ بذات خود ہی سلام ہے لیکن یہ کہو (اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ) کہا تو یہ دعا ہر بندہ خواہ آسماں میں ہو یا آسمان اور زمین کے درمیان ہوگا، اس کو پہنچ جائے گی۔

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اور اس کے بعد جو دعا تجھے اچھی لگے، وہ پڑھ لے (بخاری، کتاب الاذان، حدیث 835، ص 135، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

شہادت کی انگلی اٹھانا سُنّت ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی پاک ﷺ تشہد میں تشریف فرما ہوتے تو اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھ لیتے اور دائیں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھ لیتے (انگلیوں کو موڑ کر) پچاس اور تین کا زاویہ بناتے ہوئے شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے (مسلم شریف، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، حدیث 1310، ص 235، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

شہادت کی انگلی اٹھا کر اسے ہلایا نہ جائے

حدیث شریف: حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ (التحیات میں) جب دعا فرماتے تو آپ ﷺ جب دعا فرماتے تو آپ ﷺ اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے لیکن آپ ﷺ اس کو حرکت نہ دیتے (سنن نسائی، کتاب الصلوٰۃ، باب بسط الیسریٰ علی الرکبۃ، حدیث 1271، ص 177، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَه، لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡر، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعۡطَيۡتَ وَلَا مُعۡطِيَ لِمَا مَنَعۡتَ وَلَا يَنۡفَعُ ذَا الۡجَدِّ مِنۡكَ الۡجَدُّ

(مسلم شریف، کتاب المساجد وتواضع الصلوٰۃ، حدیث 1338، ص 239، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ہاتھوں کو اٹھا کر دعا مانگ کر چہرہ پر ملنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی پاک ﷺ جب دعا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور چہرۂ انور پر مل لیتے (ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 1492، ص 221، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

فرض نماز کے بعد بلند آواز سے کلمہ پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد تہلیل اس طرح فرماتے لاالٰہ الااللہ آخر تک اور فرماتے کہ نبی پاک ﷺ انہی کلمات کو نماز کے بعد پڑھتے (سنن نسائی، جلد اول، باب عدد التہلیل والذکر بعد التسلیم، حدیث 1343، ص412، مطبوعہ فرید بک لاہور)

چھوٹی چٹائی پر نماز ادا کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ چھوٹی چٹائی پر نماز ادا فرمایا کرتے تھے (بخاری، کتاب الصلوٰۃ، جلد سوم، حدیث 371، ص219، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

امام کا نماز پڑھا کر مقتدیوں کی طرف منہ کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ جب کوئی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو اپنا منہ ہماری طرف کر لیتے (بخاری، کتاب الصلوٰۃ، جلد سوم، حدیث 802، ص372 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

فجر کی دو سنتوں میں سورۂ کافرون واخلاص پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ نے فجر کی دو سنتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص پڑھی (ریاض الصالحین، جلد دوم، باب تاکید رکعتی سنۃ الصبح، حدیث 1112، ص103، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

حدیث شریف: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں ایک مہینے تک نبی

پاک ﷺ کی نماز کا جائزہ لیتا رہا۔ آپ ﷺ فجر کے پہلے کی دو رکعت (سنتوں) میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص پڑھا کرتے تھے (ریاض الصالحین، جلد دوم، باب تاکید رکعتی سنۃ الصبح، حدیث 1112، ص 103، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ظہر سے قبل چار اور بعد دو سنتیں پڑھنا سُنّت ہیں

حدیث شریف: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ظہر سے پہلے چار (سنتیں) اور بعد میں دو رکعتیں (فرض کے بعد دو سُنّت) پڑھا کرتے تھے (ترمذی، ابواب الصلوٰۃ، حدیث 424، ص 115، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

نبی پاک ﷺ ظہر سے قبل کی چار سنتیں کبھی ترک نہ فرماتے

حدیث شریف: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی پاک ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعت (سنتیں) کبھی بھی ترک نہیں کیا کرتے تھے (ریاض الصالحین، جلد دوم، باب سنۃ الظہر، حدیث 1118، ص 105، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

سنتیں گھر پر ادا کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول پاک ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت (سنتیں) ادا کیا کرتے تھے پھر آپ ﷺ تشریف لے جاتے تھے۔ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے پھر اندر تشریف لاتے ہیں اور دو رکعت (سُنّت) ادا کیا کرتے تھے (ریاض الصالحین، جلد دوم، باب سنۃ الظہر، حدیث 1119، ص 105، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ظہر کی سُنّت قبلیہ اگر رہ جائیں تو فرض کے بعد پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول رحمت ﷺ جب کبھی ظہر سے پہلے چار سنتیں نہ پڑھتے تو انہیں بعد میں پڑھ لیتے (ترمذی، ابواب الصلوٰۃ، حدیث 426، ص 115، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ظہر کی دو سُنّت اور دو نفل کی فضیلت

حدیث شریف: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا جس نے ظہر سے پہلے چار (سنتیں) اور بعد میں چار رکعت (دو سُنّت اور دو نفل) کی حفاظت کی، اس پر جہنم کی آگ کو حرام کیا گیا (ترمذی، جلد اول، ابواب الصلوٰۃ، حدیث 411، ص 270، مطبوعہ فرید بک لاہور)

عصر سے قبل چار سنتیں پڑھنا سُنّت ہیں

حدیث شریف: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں (سنتیں) ادا کرتے تھے اور ان میں ایک سلام کے ذریعے فصل کیا کرتے تھے۔ یہ سلام مقربین فرشتوں اور ان کے متبعین مسلمانوں اور مومنوں کے لئے ہوتا (ترمذی، جلد اول، ابواب الصلوٰۃ، حدیث 412، ص 272، مطبوعہ فرید بک لاہور)

مغرب کے بعد دو رکعت پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے بارہا آنحضرت ﷺ کو مغرب کے بعد دو رکعت (سنتیں) اور صبح کی سنتوں میں سورۂ کافرون اور سورۂ

اخلاص پڑھتے ہوئے سنا (ترمذی، ابواب الصلوٰۃ، حدیث 431، ص 116، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

عشاء کی دو سنتیں گھر میں پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول پاک ﷺ لوگوں کوعشاء کی نماز پڑھاتے تھے اور پھر میرے گھر میں داخل ہوکر دو رکعت (سُنّت) ادا کر لیتے تھے (ریاض الصالحین، جلد دوم، باب سنۃ الظہر، حدیث 1119، ص 105، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

تین وتر میں یہ سورتیں پڑھنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات ﷺ وتر کی تین رکعتیں ادا فرماتے۔ آپ ﷺ پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ دوسری رکعت میں قل یاایھا الکافرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھتے (سنن نسائی، جلد اول، حدیث 1705، ص 541، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نعت خوانی کا اہتمام کرنا سُنّت ہے

حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول پاک ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر رکھواتے تو وہ اس پر کھڑے ہوکر ان کی ہجو کرتے، جنہوں نے رسول پاک ﷺ کی توہین کی ہوتی۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ بے شک روح القدس (جبریل امین) بھی حسان کے ساتھ ہے، جب تک رسول اللہ ﷺ کی طرف سے لڑتے رہیں گے (ابوداؤد، جلد سوم، کتاب الادب، حدیث 1580، ص 570، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ف: نعت خوانی کا اہتمام کرنا سُنّت مصطفی ﷺ ہے۔

سرکارِ اعظم ﷺ کے عطا کردہ علاج

نظر بد دور کرنے کا وظیفہ

1: حضرت جبریل علیہ السلام نے نظر بد دور کرنے کا ایک خاص وظیفہ حضور اکرم ﷺ کو بتایا اور فرمایا کہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما پر پڑھ کر دم کیا کرو۔

ابن عساکر میں ہے کہ جبریل علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ اس وقت غمزدہ تھے۔ سبب پوچھا تو فرمایا کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو نظر لگ گئی ہے۔ فرمایا یہ سچائی کے قابل چیز ہے، نظر واقعی لگتی ہے۔

آپ ﷺ نے یہ کلمات پڑھ کر انہیں پناہ میں کیوں نہ دیا؟ حضور ﷺ نے پوچھا وہ کلمات کیا ہیں؟ فرمایا یوں کہو

اَللّٰھُمَّ ذَا السُّلْطَانِ الْعَظِیمِ، وَ الْمَنِّ الْقَدِیمِ، ذُو الْوَجْهِ الْکَرِیمِ، وَلِیَّ الْکَلِمَاتِ التَّامَّاتِ، وَالدَّعْوَاتِ الْمُسْتَجَابَاتِ عَافِ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ مِنْ اَنْفُسِ الْجِنِّ وَاَعْیُنِ الْاِنْسِ

حضور ﷺ نے یہ دعا پڑھی۔ وہیں دونوں بچے اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے کھیلنے کودنے لگے۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ لوگو! اپنی جانوں کو، اپنی بیویوں کو اور اپنی اولاد کو اسی پناہ کے ساتھ پناہ دیا کرو، اس جیسی اور کوئی پناہ کی دعا نہیں (تفسیر ابن کثیر، جلد 5، ص 416)

غمگین کے کان میں اذان دینا

2: جو شخص کسی رنج وغم میں مبتلا ہو، اس کے کان میں اذان دینے سے اس کا رنج وغم دور ہوجاتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے مجھے غمگین دیکھ کر فرمایا۔ ابن ابی طالب! میں تمہیں غمگین دیکھ رہا ہوں؟ میں نے کہا۔ جی ہاں۔ آپﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے گھر والوں میں سے کسی سے کہو کہ وہ تمہارے کان میں اذان دے کیونکہ یہ غم کا علاج ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ عمل کیا تو میرا غم دور ہوگیا۔ اسی طرح حدیث کے تمام راویوں نے آزما کر دیکھا تو سب نے اس کو مجرب پایا (کنزالعمال، جلد 2، ص 658)

ظالم کے ظلم سے حفاظت کا نبوی نسخہ

3: حضرت ابورافع علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے (مجبور ہوکر) حجاج بن یوسف سے اپنی بیٹی کی شادی کی اور بیٹی سے کہا کہ جب وہ تمہارے پاس اندر آئے تو تم یہ دعا پڑھنا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم اور کریم ہے اللہ پاک ہے جو عظیم عرش کا رب ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب حضورﷺ کو کوئی سخت امر پیش آتا تو یہ دعا پڑھتے جب اس نے یہ دعا پڑھی جس کی وجہ سے حجاج اس کے قریب نہ آسکا۔

ہر بلا سے حفاظت

4: مسند بزار میں اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص شروع دن میں آیۃ الکرسی اور سورۂ مومن (کی پہلی تین آیتیں حم سے الیہ المصیر تک) پڑھ لے گا تو وہ اس دن ہر برائی اور تکلیف سے محفوظ رہے گا۔اس کو ترمذی نے بھی روایت کیا ہے جس کی سند میں ایک راوی متکلم فیہ ہے (تفسیر ابن کثیر، جلد 4، ص 69)

دشمن سے حفاظت

5: ابو داؤد اور ترمذی میں باسناد صحیح حضرت مہلب بن ابی صفرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے ایسے شخص نے روایت کی جس نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ (کسی جہاد کے موقع پر رات میں حفاظت کے لئے) فرما رہے تھے کہ اگر رات میں تم پر چھاپہ مارا جائے تو تم **حٰم لاینصرون** پڑھ لینا۔جس کا حاصل لفظ حٰم کے ساتھ یہ دعا کرنا ہے کہ ہمارا دشمن کامیاب نہ ہو اور بعض روایت میں **حٰم لاینصروا** بغیر نون کے آیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ جب تم حٰم کہو گے تو دشمن کامیاب نہ ہوگا۔اس سے معلوم ہوا کہ حٰم دشمن سے حفاظت کا قلعہ ہے (ابن کثیر)

لاعلاج امراض کا علاج

6: بغوی اور ثعلبی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان کا گزر ایک ایسے بیمار کے پاس سے ہوا جو شخص امراض میں مبتلا تھا۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے کان میں سورۂ مومنون کی درج ذیل آیتیں پڑھیں، وہ اسی وقت اچھا ہو گیا۔

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۝ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ

لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَ ۝ وَقُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ

(سورۃ المومنون، 118,115)

ترجمہ: ہاں تو کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یوں ہی مہمل پیدا کر دیا ہے؟ اور تمہارے پاس پھر کر نہ آ ؤ گے؟ سو اللہ تعالیٰ بہت ہی عالی شان ہے جو حقیقی بادشاہ ہے اس کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں (اور وہ) عرش عظیم کا مالک ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت کرے کہ جس کے (معبود ہونے) پر اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، سو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہوگا۔ بے شک کافروں کا بھلا نہ ہوگا، اور آپ یوں کہا کریں، اے میرے رب! مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے اس کے کان میں کیا پڑھا تھا۔ آپ نے عرض کیا کہ یہ آیتیں پڑھی تھیں۔ سرکار ﷺ نے فرمایا! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر کوئی آدمی جو یقین رکھنے والا ہو، یہ آیتیں پہاڑ پر پڑھ دے تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے (قرطبی، مظہری)

قرآن کریم کی ایک خاص آیت عزت دلانے والی

7: امام احمد علیہ الرحمہ نے مسند میں نیز طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ شَرِیۡکٌ فِی

الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا

(سورۂ بنی اسرائیل 111)

ترجمہ: تمام خوبیاں اسی اللہ (پاک) کے لئے (خاص) ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ اس کا کوئی سلطنت میں شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی مددگار ہے اور اس کی خوب بڑائیاں بیان کیا کیجئے۔

یہ آیت، آیت عزت ہے (تفسیر مظہری، جلد 7، ص 66)

شیطان کے پریشان کرنے اور ڈرانے کے وقت اذان کہنا

8: جب شیطان کسی کو پریشان کرے اور ڈرائے اس وقت بلند آواز سے اذان کہنی چاہئے۔ کیونکہ شیطان اذان سے بھاگتا ہے۔ حضرت سہیل بن ابی صالح کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بنوحارثہ کے پاس بھیجا، اور میرے ہمراہ ایک بچہ یا ساتھی تھا۔ دیوار کی طرف سے کسی پکارنے والے نے اس کا نام لے کر آواز دی اور اس شخص نے جو میرے ہمراہ تھا، دیوار کی طرف دیکھا، اس کو کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ پھر میں نے اپنے والد صاحب سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا۔ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تمہیں یہ بات پیش آئے گی تو میں تم کو نہ بھیجتا۔

لیکن (یہ بات یاد رکھو کہ) جب تم کوئی آواز سنو تو بلند آواز سے اذان کہو، کیونکہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم ﷺ کی یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے۔ (مسلم شریف، جلد 1، ص 167)

غول بیابانی (بھوتوں) کو دیکھ کر اذان کہنا

9: اگر کوئی شخص بھوت پریت دیکھے تو اس کو بلند آواز سے اذان کہنی چاہیے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

إِذَا تَغَوَّلَتْ لَكُمُ الْغِيلَانُ فَأَذِّنُوا

(مصنف عبدالرزاق جلد 5، ص 163)

ترجمہ: جب تمہارے سامنے بھوت پریت مختلف شکلوں میں نمودار ہوں تو اذان کہو۔

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی ایک خاص دعا

10: سُبْحَانَ الْأَبَدِيِّ الْأَبَدِ،

پاکی ہے اس ذات کے لئے جو ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے

سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ

پاکی ہے اس ذات کے لئے جو ایک اور یکتا ہے

سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ

پاکی ہے اس ذات کے لئے جو تنہا اور بے نیاز ہے

سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَاءِ بِغَيْرِ عَمَدٍ

پاکی ہے اس ذات کے لئے جو آسمان کو بغیر ستون کے بلند کرنے والا ہے

سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْأَرْضَ عَلَى مَاءٍ جَمَدٍ

پاکی ہے اس ذات کے لئے جس نے بچھایا زمین کو برف کی طرح جمے ہوئے پانی پر

سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَأَحْصَاهُمْ عَدَدًا

پاکی ہے اس ذات پاک کے لئے جس نے پیدا کیا مخلوق کو، پس ضبط کیا اور خوب جان لیا ان کو گن کر

سُبْحَانَ مَنْ قَسَّمَ الرِّزْقَ وَلَمْ يَنْسَ اَحَدًا

پاکی ہے اس ذات پاک کے لئے جس نے روزی تقسیم فرمائی اور کسی کو نہ بھولا

سُبْحَانَ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

پاکی ہے اس ذات پاک کے لئے جس نے نہ بیوی اپنائی نہ بچے

سُبْحَانَ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّه، كُفُوًا أَحَدٌ

پاکی ہے اس ذات کے لئے جس نے نہ کسی کو جنا نہ وہ جنا گیا اور نہیں اس کے جوڑ کا کوئی ہے

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے مندرجہ بالا دعا کا اہتمام کیجئے۔ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو سو (100) مرتبہ خواب میں دیکھا۔ جب سوویں مرتبہ خواب میں دیکھا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ یا اللہ! تیرے بندے تیرا قرب حاصل کرنے کے لئے کیا پڑھیں۔ تو یہ دعا اللہ تعالیٰ نے خواب میں بتلائی (شامی جلد 1 ص 144)

پاؤں کی تکلیف دور کرنے کا نبوی نسخہ

11: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک جماعت یمن بھیجی اور ان میں سے ایک صحابی کو ان کا امیر بنایا جن کی عمر سب سے کم تھی، وہ لوگ کئی روز تک وہاں ہی ٹھہرے اور نہ جا سکے۔ اس جماعت کے ایک آدمی سے حضور ﷺ کی ملاقات ہوئی۔

حضورﷺ نے فرمایا! اے فلانے! تمھیں کیا ہوا؟ تم ابھی تک کیوں نہیں گئے؟ اس نے عرض کیا یارسول اللہﷺ! ہمارے امیر کے پاؤں میں تکلیف ہے۔ چنانچہ آپﷺ اس امیر کے پاس تشریف لے گئے۔ اور بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا فِیْھَا
سات مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کیا وہ آدمی (اسی وقت) ٹھیک ہوگیا)

جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے

اس کو یہ دعا پڑھنے کی توفیق ہوتی ہے

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کو آپﷺ نے فرمایا کہ اے بریدہ! جس نے ساتھ اللہ پاک خیر کا ارادہ فرماتے ہیں، اس کو مندرجہ ذیل کلمات سکھا دیتے ہیں۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّنِي رِضَاكَ ضُعْفِي ، وَخُذْ إِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِي ، وَاجْعَلِ الإِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِي ، اَللّٰھُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّنِي ، وَإِنِّي ذَلِيلٌ فَأَعِزَّنِي ، وَإِنِّي فَقِيرٌ فَأَغْنِنِي يَآ أَرْحَمَ الرّٰحِمِينَ

آگے آپﷺ نے فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ یہ کلمات سکھاتا ہے پھر وہ مرتے دم تک نہیں بھولتا (احیاء العلوم، ج 1، ص 277)

قبولیت دعا

13: حضرت سعید بن جبیر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مجھے قرآن کریم کی ایک ایسی آیت معلوم ہے کہ اس کو پڑھ کر آدمی جو دعا کرتا ہے، قبول ہوتی ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

قُلِ اللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ

وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ

(سورۂ زمر 46)(قرطبی)

حضرت عیسٰی علیہ السلام کی دعا

14: حضرت عیسٰی علیہ السلام جب ارادہ کرتے کہ کسی مردے کو زندہ کریں تو دو رکعت نماز پڑھتے، پہلی رکعت میں (تبارك الذی بيده الملك... الخ) اور دوسری رکعت میں (الم تنزیل) پڑھتے، پھر اللہ کی حمد وثناء کرتے، پھر یہ سات اسماء باری باری پڑھتے یَاقَدِیْمُ، یَاخَفِیُّ، یَادَائِمُ، یَافَرْدُ، یَاوَتْرُ، یَااَحَدُ، یَاصَمَدُ اور اگر کوئی سخت پریشانی لاحق ہو جاتی تو یہ سات نام لے کر دعا کرتے

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَااَللّٰهُ یَارَحْمٰنَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالاِکْرَامِ یَانُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمَ یَارَبِّ

یہ زبردست اثر والے نام ہیں

(تفسیر ابن کثیر جلد 2 ص 36)

دعا کی قبولیت کے لئے چند کلمات

حضرت سعید بن مسیب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مسجد میں آرام کر رہا تھا اچانک غیب سے آواز آئی اے سعید! مندرجہ ذیل کلمات پڑھ کر تو جو دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ مَلِیْکٌ مُّقْتَدِرٌ مَا تَشَآءُ مِنْ اَمْرٍ یَّکُوْنُ

فائدہ: حضرت سعید بن مسیب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان جملوں کے بعد میں نے جو دعا مانگی ہے، وہ قبول ہوئی ہے (روح المعانی فی تفسیر ملیک مقتدر)

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ مَلِیْکٌ مُّقْتَدِرٌ مَاْ تَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ یَّکُوْنُ فَاَسْعِدْنِیْ فِیْ الدَّارَیْنَ وَ کُنْ لِّیْ وَلَاتَکُنْ عَلَیَّ وَآتِنِیْ فِیْ الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِیْ الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

مذکور دعا اللہ تعالیٰ میرے لئے میرے بیوی بچوں کے لئے اور پوری امت کے لئے قبول فرمائے۔ آمین

جنات کی شرارت سے بچنے کا نبوی نسخہ

16: ابن ابی حاتم میں ہے کہ ایک بیمار شخص جسے کوئی جن ستا رہا تھا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے درج ذیل آیت پڑھ کر اس کے کان میں دم کیا۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعَالَی اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ وَمَن یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَا لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکَافِرُوْنَ وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ

(سورۂ مومنون آیت 115 تا 118)

وہ اچھا ہو گیا۔ جب نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ عبداللہ تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا تھا۔ آپ نے بتلا دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ تم نے یہ آیتیں اس کے کان میں پڑھ کر اسے جلا دیا۔ واللہ ان آیتوں کو اگر کوئی باایمان شخص بالیقین کسی پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائے (تفسیر ابن کثیر، جلد 3، ص 474)

سفر میں نکل کر صبح وشام مذکورہ دعا پڑھے

17: ابو نعیم نے روایت نقل کی ہے کہ ہمیں رسول کریم ﷺ نے ایک لشکر میں بھیجا اور فرمایا کہ ہم صبح وشام مذکورہ آیت تلاوت فرماتے رہیں۔

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَّأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ

(سورۂ مومنون آیت 115)

ہم نے برابر اس کی تلاوت دونوں وقت جاری رکھی۔ الحمدللہ! ہم سلامتی اور غنیمت کے ساتھ واپس لوٹے۔

ڈوبنے سے بچنے کا نبوی نسخہ

18: حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ میری امت کو ڈوبنے سے بچنے کے لئے کشتیوں میں سوار ہونے کے وقت یہ کہنا ہے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهٖ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا

يُشْرِكُونَ ○ (سورۂ زمر، 67)

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا ۚ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (سورہ ہود 41)

(تفسیر ابن کثیر جلد 3، ص 474، پارہ 18، سورہ مومنون)

بے خوابی کا بہترین علاج

طبرانی میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ راتوں کو میری نیند اچاٹ ہو جایا کرتی تھی، تو میں نے نبی کریم ﷺ سے اس امر کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُومُ وَهَدَأَتِ الْعُيُونُ وَاَنْتَ حَيٌّ يَاقَيُّومُ وَاَنِمْ عَيْنِي وَاهْدِئْ لَيْلِي (تفسیر ابن کثیر 4/168)

پریشانیوں سے نجات کا نبوی نسخہ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی مصیبت یا پریشانی میں گرفتار ہو، اسے چاہئے کہ اذان کے وقت منتظر رہے اور اذان کا جواب دینے کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھے اور اس کے بعد اپنی حاجت اور خوش حالی کی دعا کرے تو اس کی دعا ضرور قبول ہوگی۔ دعائے مبارک یہ ہے

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعوَةِ الصَّادِقَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا دَعوَةِ

الْحَقِّ وَ كَلِمَةِ التَّقْوٰى اَحْيِنَا عَلَيْهَا وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَّ اَمْوَاتًا ۝ (حصن حصین ص118)

جنات کے شر سے بچنے کا بہترین نسخہ

21: موطا امام مالک میں بروایت یحیٰی بن سعید رضی اللہ عنہ (مرسلا) نقل کیا ہے کہ جس رات رسول اللہ ﷺ کو سیر کرائی گئی تو آپ ﷺ نے جنات میں سے ایک عفریت کو دیکھا جو آگ کا شعلہ لئے ہوئے آپ ﷺ کا پیچھا کر رہا تھا۔ آپ جب بھی (دائیں بائیں) التفات فرماتے وہ نظر پڑ جاتا تھا۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ کیا میں آپ کو ایسے کلمات نہ بتادوں کہ ان کو آپ پڑھ لیں گے تو اس کا شعلہ بجھ جائے گا اور یہ اپنے منہ کے بل گر پڑے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں بتادو۔ اس پر جبرئیل امین نے کہا کہ یہ کلمات پڑھیں

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ اللَّاتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَشَرِّ مَا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ وَشَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتَنِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ

سانپ بچھو وغیرہ سے بچنے کی نبوی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور

شکایت کی کہ مجھے بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم شام کو یہ دعا پڑھ لیتے تو وہ تم کو ضرر نہیں پہنچا سکتا تھا۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

ترجمہ: اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ مخلوق کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں

(عمل الیوم، ص 388، مسلم ص 247، ابن ماجہ، ص 251)

پیشاب کی بندش اور پتھری کا نبوی علاج

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور یہ کہا کہ اس کے والد کا پیشاب رک گیا ہے اور پیشاب میں پتھری آ گئی ہے۔ انہوں نے درج ذیل دعا سکھائی جو انہوں نے رسول پاک ﷺ سے حاصل کی تھی۔

رَبَّنَا اَلَّذِیْ فِی السَّمَاءِ ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ ، اَمْرُكَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتُكَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجْهِ

ترجمہ: ہمارا رب جو آسمان میں ہے، مقدس ہے تیرا نام، تیرا حکم زمین و آسمان میں ہے جس طرح تیری رحمت آسمان میں ہے، پس ڈال دے اپنی رحمت زمین میں، ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں معاف فرما، تو ہی پاکیزہ ہستیوں کا رب ہے، اپنی شفاء سے شفاء اور اپنی رحمت سے رحمت، بیماری پر نازل فرما (عمل الیوم نسائی ص 566، ابوداؤد ص 543)

امام نسائی علیہ الرحمہ نے بیان کیا کہ وہ دو شخص عراق سے کسی کے پیشاب کی شکایت لے کر آئے۔ لوگوں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی نشاندہی کی تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول پاک ﷺ سے سنا ہے کہ جسے یا جس کے بھائی کو یہ شکایت ہو، اسے پڑھے (عمل الیوم، ص 567)

فائدہ: بیمار اس دعا کو پڑھتا رہے یہ نہ ہو سکے تو کوئی دوسرا شخص پڑھ کر اس پر دم کرے یا کاغذ پر لکھ کر اس کا پانی پلایا جائے

پریشانی اور غم دور کرنے کا ایک اور نبوی نسخہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو داہاں ہاتھ اپنے سر پر پھیرتے اور فرماتے:

بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ لَآاِلٰہَ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمِّ وَالْحُزْنَ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ بڑا مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ اے اللہ! تو ہر فکر اور غم کو مجھ سے دور فرما دے۔

ایک اور روایت میں یہ ہے کہ اپنا دایاں ہاتھ اپنی پیشانی پر پھیرتے اور فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی اَللّٰھُمَّ وَالْحُزْنِ

ترجمہ: اے اللہ! تو ہر فکر اور غم کو مجھ سے دور فرما دے۔

اپنے بیوی بچوں کو اللہ کی حفاظت میں

دینے کا ایک نبوی نسخہ

25: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! میں اپنی جان، اپنے اہل وعیال اور مال کے بارے میں بہت ڈرتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ''صبح وشام یہ کلمات کہا کرو''

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَوَلَدِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ

ترجمہ: میں اپنے دین پر اپنی جان پر، اپنی اولاد پر، اپنے گھر والوں پر اور اپنے مال پر اللہ کا نام لیتا ہوں

اس آدمی نے یہ کلمات کہنے شروع کر دیئے اور پھر حضور ﷺ کی خدمت میں آیا۔ حضور ﷺ نے اس سے پوچھا۔ تمہیں جو ڈر لگتا تھا اس کا کیا ہوا؟ اس نے کہا اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا، وہ ڈر بالکل جاتا رہا۔

بنی امیہ کے بعض مکانات میں چاندی کا ایک ڈبہ ملا جس پر سونے کا تالا لگا ہوا تھا اور اس پر لکھا ہوا تھا ''ہر بیماری سے شفا اس ڈبہ میں ہے''

امام شافعی علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ بنی امیہ کے بعض مکانات میں چاندی کا ایک ڈبہ ملا جس پر سونے کا تالا لگا ہوا تھا اور اس پر لکھا ہوا تھا ''ہر بیماری سے شفا اس ڈبہ میں ہے'' اس میں یہ دعا لکھی ہوئی تھی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اُسْکُنْ اَیُّھَا الْوَجْعُ سَکَّنْتُکَ

بِالَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلاَّ بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اُسْكُنْ اَیُّهَا الْوَجْعُ سُكُنْتِكَ بِالَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلاَ وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ م بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْماً غَفُوْرًا

امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی طبیب کا محتاج نہیں ہوا۔ یہ دعا دردسر کے لئے مفید ومجرب ہے (حیاۃ الحیوان، جلد 1، ص 40)

آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو

قرض ادا کرنے کی دعا سکھائی

27: سوتے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھنا مسنون ہے، لہٰذا اپنے متعلقین اور متعلقات کو یہ دعا سکھا دیجئے۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ دعا پڑھنے کی تاکید فرمائی تھی۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ مُنَزِّلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ، فَالِقَ الْحُبِّ وَالنَّوٰی أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْءٍ، اَنْتَ

آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللّٰهُمّ أَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ

(صحیح مسلم،تفسیر مسجد نبوی ص532)

ترجمہ: اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں کے اور عرشِ عظیم کے رب! اے ہمارے اور ہر چیز کے رب! اے تورات وانجیل اور قرآن کے اتارنے والے! اے دانوں اور گٹھلیوں کے اگانے والے! تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، میں تیری پناہ میں آتا ہوں، ہر اس چیز کی برائی سے کہ اس کی چوٹی تیرے ہاتھ میں ہے، تو اول ہے کہ تجھ سے پہلے کچھ نہ تھا، تو ہی آخر ہے کہ تیرے بعد کچھ نہیں، تو ظاہر ہے کہ تجھ سے اونچی کوئی چیز نہیں، تو باطن ہے کہ تجھ سے چھپی ہوئی کوئی چیز نہیں، ہمارے قرض ادا کردے اور ہمیں فقیری سے غنا دے۔

حضرت ابو صالح علیہ الرحمہ اپنے متعلقین کو یہ دعا سکھاتے اور فرماتے، سوتے وقت دہنی کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھ لیا کرو (تفسیر ابن کثیر، جلد5، ص268)

امام حسن رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے خواب میں عجیب دعا سکھائی

28: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا وظیفہ مقرر تھا ایک لاکھ درہم۔ ایک ماہ وظیفہ آنے میں دیر ہوگئی اور بڑی تنگی آئی تو خیال آیا کہ خط لکھ کر یاد دلاؤں، قلم اور دوات منگوایا پھر یکدم چھوڑ دیا۔ قلم کاغذ سرہانے رکھ کر سو گئے۔ خواب میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا، حسن! میرے بیٹے ہو کر مخلوق سے مانگتے ہو؟ کہا: تنگی آ گئی ہے تو فرمایا: تو

میرے اللہ سے کیوں نہیں مانگتا؟ کہا: کیا مانگوں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں مندرجہ ذیل دعا سکھائی۔

اَللّٰھُمَّ اقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رَجَاءَكَ وَاقْطَعْ رَجَائِیْ عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰی لَا اَرْجُو اَحَدًا غَیْرَكَ اللّٰھُمَّ وَ مَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِیْ وَقَصَرَ عَنْهُ عَمَلِیْ وَلَمْ تَنْتَهِ اِلَیْهِ رَغْبَتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْاَلَتِیْ وَلَمْ یَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مِمَّا اَعْطَیْتَ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْیَقِیْنِ فَخَصِّنِیْ بِهٖ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ○

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے دل کو اپنی امیدوں سے وابستہ فرما اور اپنے علاوہ سب سے ہماری امیدیں ختم فرما، یہاں تک کہ تیرے علاوہ کسی سے امید نہ ہو۔ اے اللہ! میری قوت کمزور ہوگئی، امید ختم ہوگئی اور میری رغبت تیری طرف ختم نہیں ہوئی، نہ میرا سوال تجھ تک پہنچ سکا اور میری زبان پر وہ یقین نہ جاری ہوسکا جو تو نے اولین و آخرین کو دیا۔ اے رب العالمین مجھے بھی اس کے ساتھ خاص کردے۔

کیا زبردست دعا ہے۔ بیٹا یہ دعا مانگ۔ چند دن کے بعد ایک لاکھ کے بجائے پندرہ لاکھ پہنچ گیا (ابن ابی الدنیا، 86/3)

والدین کا فرمانبردار بننے کا طریقہ

29: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ رَبِّ السَّمٰوٰاتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ

الْعٰلَمِیْنَ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ الْعٰلَمِيْنَ وَلَهُ الْعَظَمَةُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ هُوَ الْمَلِكُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَهُ النُّوْرُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

علامہ عینی علیہ الرحمہ نے شرح بخاری میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ یہ کلمات کہے اور اس کے بعد یہ دعا کرے کہ "یا اللہ اس کا ثواب میرے والدین کو پہنچا دے۔ اس نے والدین کا حق ادا کر دیا اور تین مرتبہ قل ہو اللہ، تین مرتبہ الحمد للہ شریف اور تین مرتبہ درود شریف بھی شامل کرلیں تو والدین کا فرمانبردار شمار ہوگا۔ حدیث میں ہے کہ آدمی اگر کوئی نفل صدقہ کرے تو اس میں کیا حرج ہے کہ اس کا ثواب والدین کو بخش دیا کرے، بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں، اس صورت میں ان کو ثواب پہنچ جائے گا اور صدقہ کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی (کنز العمال)

نوٹ: اوزاعی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص اپنے والدین کی زندگی میں نافرمان ہو، پھر اس کے انتقال کے بعد ان کے لئے استغفار کرے، اگر ان کے ذمہ قرض ہو تو اس کو ادا کرے اور ان کو برا نہ کہے تو وہ فرمانبرداروں میں شمار ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص والدین کی زندگی میں فرمانبردار تھا لیکن ان کے مرنے کے بعد ان کو برا بھلا کہتا ہے، ان کا قرض بھی ادا نہیں کرتا اور ان کے لئے استغفار بھی نہیں کرتا، وہ نافرمان شمار ہو جاتا ہے (درمنثور)

بے خوابی (نیند نہ آتی ہو) کا علاج

30: اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنِ وَمَا اَقَلَّتْ وَ رَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَبْغِیَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

(ترمذی، جلد دوم، حدیث 1449، ص 629، مطبوعہ فرید بک لاہور)

جسے رات کو نیند نہ آتی ہو، وہ سونے سے قبل ایک مرتبہ اس دعا کو پڑھ لے